ماہ صیام کے فضائل پر جلیل القدر محدثین کے رسائل کا مجموعہ

رسائل رمضان در فضائل رمضان

الامام ابوالیمن عبد الصمد بن عبد الوہاب ابن عساکر شافعی

۶۱۴ھ - ۶۸۲ھ

محدث کبیر الحافظ ابی بکر بن ابی الدنیا

۵۴۱ھ - ۶۰۰ھ

الحافظ تقی الدین ابی محمد عبد الغنی بن عبد الواحد المقدسی

تصنیف

ابن عساکر مقدسی، ابن ابی الدنیا

مترجم

مفتی محمد عرفان قادری

پروگریسو بکس

تصنیف

ابن عساکر مقدسی، ابن ابی الدنیا

مترجم

مفتی محمد عرفان قادری

رسائل رمضان در فضائل رمضان

تصنیف
ابن عساکر مقدسی، ابن ابی الدنیا
مترجم
مفتی محمد عرفان قادری

بار اول	مئی 2016
پرنٹرز	آصف صدیق، پرنٹرز
سرورق	النافع گرافکس
تعداد	600/-
ناشر	چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	=/ روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0323-8436776

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5۔ مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ۰ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ۰ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

حسن ترتیب

❀❀❀❀❀❀❀❀❀

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو اپنی

والدہ محترمہ مرحومہ مغفورہ

کے نام کرتا ہوں

جن کا ایک جملہ ہمارے تعلیمی سفر کی منزل ٹھہرا۔

جب جمعہ کے روز جامعہ سے چھٹی ہوتی تو وہ کہتیں

”بھلا پڑھائی دی وی کوئی چھٹی ہوندی اے“

اللہ کریم ہماری والدہ محترمہ کو

جنت الفردوس کی بہاریں نصیب فرمائے۔

عبد ذی المنن

ابوالحیاء محمد عرفان قادری

حیاء اسلامک سنٹر چائنہ سکیم لاہور

الجزء فيه

احادیث شهر رمضان

فی فضل صیامه و قیامه

تصنیف

الشیخ امین الدین ابوالیمن

عبد الصمدبن عبد الوهاب

الدمشقی المعروف بابن عساکر الشافعی، رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم

محمد عرفان طریقتی القادری

حیاء اسلامک سنٹر لاہور

☆......مصنف پر ایک نظر......☆

آپ کا نام عبد الصمد، والد کا نام عبد الوہاب ہے۔ کنیت ابو الیمن اور ''ابن عساکر شافعی'' کے نام سے معروف ہیں۔ آپ کا پورا نام ونسب یہ ہے:

الشیخ امین الدین ابو الیمن عبد الصمد بن عبد الوہاب بن الحسن بن محمد بن الحسن ہبۃ اللہ الدمشقی المعروف بابن عساکر الشافعی، رحمہ اللہ تعالیٰ۔

آپ نے ۱۹ ربیع الاول بروز پیر ۶۱۴ھ میں عالم رنگ و بو کو رونق بخشی۔

آپ نے اپنے دادا زین الامناء ابو البرکات الحسن ابن عساکر سے حدیث کی سماعت کی۔ ان کے علاوہ امام موفق الدین ابن قدامہ، مجد محمد بن الحسین القزوینی، ابو القاسم صصری، ابو محمد المنی سے بھی سماعت کی سعادت پائی۔ دمشق، قاہرہ، اسکندریہ اور بغداد میں بھی محدثین کی جماعت سے فیض حدیث حاصل کیا۔

مؤید بن محمد الطوسی، ابو روح عبد المعز بن محمد الہروی، ابو محمد القاسم بن عبد اللہ الصفار، اسماعیل بن عثمان القاری، عبد الرحیم بن ابی سعد السمعانی اور زینب بنت عبد الرحمٰن الشعری نے اجازتِ حدیث کی دولت سے نوازا۔

آپ کے شاگردوں میں خلق کثیر شامل ہے، ان میں الرضی بن خلیل المکی، علاء الدین بن العطار، قطب الحلبی، جمال المطری اور بدر الدین محمد بن احمد بن

خالد الفارقی جیسی شخصیات کے نام سرفہرست ہیں۔

بے شمار اعیان امت نے آپ کی توثیق کی اور تعریف میں رطب اللسان ہوئے۔ آپ کو جاننے والے ہر شخص نے آپ کی تعریف کی ہے اور زہد و ورع دینداری اور عبادت و اخلاص میں آپ کی جد و جہد کو بیان کیا ہے۔ آپ اپنے وقت میں حجاز مقدس کے شیخ مانے جاتے تھے۔ علامہ ابن رُشید نے موصوف کے متعلق قدرے تفصیل سے بیان کیا ہے، آپ رقمطراز ہیں:

آپ کے والد آپ کو ساتھ لے کر (۶۳۴ھ میں) عراق روانہ ہوئے اور آپ نے اپنے والد کے ساتھ وہاں پر حدیث کی سماعت کی، پھر بغداد سے (۶۳۵ھ میں) حج کے ارادے سے نکلے اور وہاں سے شام چلے گئے۔ شام میں اور پھر مصر میں آپ کو بلند مرتبہ حاصل ہوا اور سلطان کی نظر میں عزت و عظمت کا ستارہ بنے رہے۔ ۶۴۷ھ تک یہی حالت رہی حتی کہ دشمن نے مصر پر حملہ کر دیا۔ آپ اپنے ایک ساتھی کے ساتھ وہیں منصورہ محلے میں مقیم رہے۔ جب دشمن کی یلغار سخت ہوئی تو آپ اور آپ کا ساتھی اس بات پر متفق ہوئے کہ ہم اپنی جان کو اللہ کے سپرد کر کے جہاد کریں گے حتی کہ راہِ خدا میں شہید ہو جائیں۔ دونوں نکلے اور جہاد کرتے رہے حتی کہ آپ کا ساتھی مرتبہ شہادت پا گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا لیا کیوں کہ آپ سے دین کی مزید خدمت لینا مقدر ہو چکا تھا۔ جب دشمن کا معاملہ ٹھنڈا ہوا تو آپ حرم خدا (مکہ مکرمہ) چلے گئے اور اس کو اپنا وطن بنا لیا۔ اس

کے بعد آپ کبھی بھی وہاں سے نہیں نکلے، بادشاہوں کے بلاوے اور شام ویمن کے وڈیروں کے وفود بھی آپ کو حرم شریف سے نہ نکال سکے، آپ صرف حضور نبی کریم ﷺ کے روضہ اطہر کی زیارت کیلئے جاتے اور حاضری دے کر واپس لوٹ آتے۔ (الرحلۃ، جلد: ۵، صفحہ: ۱۴۵۔۲۳۱)

آپ نے متعدد قلمی نوادرات امت کے لئے یادگار چھوڑے ہیں، ان میں سے معدودے چند درج ذیل ہیں:

☆ ......فضائل الصلاۃ علی الرسول ﷺ

☆ ...... الجزء فی جبل حراء

☆ ...... احادیث عید الفطر

☆ ...... فضائل ام المؤمنین خدیجۃ رضی الله عنها

☆ ...... اتحاف الزائر و اطراف المقیم السائر

☆ ...... تمثال نعل النبی ﷺ

☆ ...... الجزء فیه احادیث السفر۔

آپ کا وصال جمادی الاولیٰ کے وسط میں ۶۸۶ھ میں ہوا۔ اور دنیا ایک علم وحکمت کے تاجور سے محروم ہوگئی۔

☆☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى اٰلِه۔

جنت کے دروزے کھل جاتے ہیں

۱۔ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ، فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔ (۱)

۱: حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ماہ رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔ اور شیطان کو پابند سلاسل کردیا جاتا ہے۔

---

(۱)......الغیلانیات، لابی بکر الشافعی، حدیث نمبر: ۱۶۷ ...... الصحیح للبخاری، حدیث نمبر: ۱۷۹۹و ۱۸۰۰ ......والصحیح للمسلم، حدیث نمبر: ۱۰۷۹ ...... السنن للنسائی، جلد: ٤،صفحہ: ۱۲۷ ...... المسند للامام احمد، جلد: ۲،صفحہ: ۳۷۸ ...... السنن للدارمی، جلد: ۱،صفحہ: ۳۵۷...... الصحیح لابن خزیمۃ، جلد: ۳،صفحہ: ۱۸۸ ......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد: ٤،صفحہ: ۲۰۳ ...... شرح السنۃ للبغوی، جلد: ٦،صفحہ: ۲۱٤

٢ ۔ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ، قَالَ اِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، صُفِدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ۔ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ۔وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجِنَانِ ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ۔ وَنَادَى مُنَادٍ: يَابَاغِیَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِیَ الشَّرِّ أَقْصِرْ ، وَلِلّٰهِ عُتَقَاء مِنَ النَّارِ، وَذٰلِكَ فِیْ كُلِّ لَيْلَةٍ(٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: جب ماہ رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور مردود جنوں کو قید کر دیا جاتا ہے ۔جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور ان میں سے کسی دروازے کو کھولا نہیں جاتا۔اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جن میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا ایک ندا کرنے والا پکارتا ہے اے خیر کے طالب آگے آ، اے شر کے طالب کمی کر اور اللہ تعالی لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔اور ایسا ماہ رمضان کی ہر رات میں ہوتا ہے۔

---

(٢)......الجامع للترمذی ، حديث نمبر: ٦٨٢ ...... شرح السنة ، جلد: ٦ ،صفحه: ٢١٥ ...... السنن لابن ماجه ، حديث نمبر: ١٦٤٢ ...... الصحيح لابن خزيمه ، جلد: ٣ ،صفحه: ١٨٨ ......المستدرك للحاكم ،جلد: ١ ،صفحه: ٤٢١ ...... الامالی للشجری ، جلد: ٢ ،صفحه: ٤١ ...... فضائل الاوقات للبيهقی، حديث نمبر: ٣٣

روزے دار کے تمام گناہوں کی معافی

٣۔ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبٍ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، ، غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔(٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے بحالت ایمان ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا اس کے گذشتہ گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کو قیام کیا اس کے بھی پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

حضور ﷺ خوشخبری سناتے

٤۔ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ ، قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ قَدْ جَآءَ كُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ ، اِفْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيْهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغَلَّقُ فِيْهِ

(٣)......الصحيح للبخاری ، حديث نمبر: ٢٠١٤ ...... الصحيح للمسلم ، جلد: ١ ،صفحه: ٥٢٣ ...... المسند للحميدی ، حديث نمبر: ٩٥٠ ...... السنن للنسائی ، حديث نمبر: ٢٢٠١ ...... المسند للامام احمد ، حديث نمبر: ٧٢٨٤ ...... السنن لابی داؤد، حديث نمبر: ١٣٧٢ ...... الصحيح لابن خزيمه، حديث نمبر: ١٨٩٤

أَبْوَابُ الْجَحِيْمِ، وَتُغَلُّ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ، فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا، فَقَدْ حُرِمَ۔(٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ اکرام کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا:

تمہارے پاس ماہ رمضان آیا ہے جو باکرامت مہینہ ہے۔اس کے روزے اللہ تعالی نے تم پر فرض کیۓ ہیں۔اس مہینے میں جنتوں کے دروازے کھول دیۓ جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیۓ جاتے ہیں۔اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔اس مہینے میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔جو اس کی بھلائی سے محروم رہ گیا۔دراصل وہ ہی محروم ہے۔

مومنوں کے لئے اس سے بہتر کوئی مہینہ نہیں

٥۔ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرُكُمْ هٰذَا، بِمَحْلُوْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ :مَا دَخَلَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ شَهْرٌ

---

(٤)……السنن للنسائی ، حديث نمبر: ٢١٠٦ ……المسند للامام احمد ، جلد: ٢،صفحه: ٢٣٠ …… المصنف لابن ابی شيبة ،جلد: ٣،صفحه: ١ ……المسند لعبد بن حميدمع المنتخب،حديث نمبر:١٤٢٧ …… فضائل القرآن لابن ابی الدنيا ، حديث نمبر: ١٣و١٥ ……الشعب الايمان للبيهقی، حديث نمبر: ٣٦٠٠ …… فضائل الاوقات ، حديث نمبر: ٣٤

خَيْرٌ لَّهُمْ مِنْهُ، وَمَا دَخَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ شَهْرٌ شَرٌّ لَّهُمْ مِنْهُ۔ (٥)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(اے لوگو) تم پر تمہارا یہ مہینہ (رحمت بن کر) چھایا ہے۔ اس خدا کی قسم مومنوں پر اس مہینے سے بہتر کوئی مہینہ نہیں آیا۔ اور منافقوں پر اس سے سخت مہینہ کوئی نہیں آیا۔

ایک فرض کا ثواب ستر فرضوں کے برابر

٦۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ، فَقَالَ: اِنَّ رَمَضَانَ اِفْتَرَضَ اللّٰهُ۔ عَزَّوَجَلَّ۔ صِيَامَهُ، وَاِنِّيْ سَنَنْتُ لِلْمُسْلِمِيْنَ قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا، خَرَجَ مِنَ الذُّنُوْبِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، وَمَنْ أَدّٰى فَرِيْضَةً

---

(٥)...... الغيلانيات لابی بكر الشافعی، حديث نمبر: ١٨٦ ...... الصحيح لابن خزيمة، جلد: ٣، صفحه: ١٨٨ ...... المسند للامام احمد، جلد: ٢، صفحه: ٣٧٤ ...... المصنف لابن ابی شيبة، جلد: ٣، صفحه: ٢۔٣ ...... الضعفاء للعقيلی، جلد: ٣، صفحه: ٢٦٠ ...... الترغيب والترهيب للاصبهانی، حديث نمبر: ١٧٥٥ ...... المعجم الاوسط، جلد: ١٠، حديث نمبر: ٩٠٠٤ ...... السنن الكبرىٰ للبيهقی، جلد: ٤، صفحه: ٣٠٤ ...... الشعب الايمان، حديث نمبر: ٣٣٣٥

فِيْهِ كَانَ كَمَنْ أَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ۔ (٦)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول ﷺ نے ماہ رمضان کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

بے شک ماہ رمضان کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے اور اس کی (راتوں میں) قیام (نوافل پڑھنا نماز تراویح) کرنا میں نے مسلمانوں کے لئے سنت قرار دیا۔ سو جس شخص نے اس مہینے کا روزہ رکھا اور (اس کی رات کو) قیام جبکہ وہ مومن اور ثواب کا طلبگار ہے تو وہ گناہوں سے یوں نکلا جیسے اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ جس نے اس مہینے میں ایک فرض ادا کیا ایسے ہے جیسے باقی مہینوں میں اس نے ستر (۷۰) فرض ادا کئے ہوں۔

فضائل رمضان المبارک پر عظیم خطبہ

۷۔ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔، قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ، فَقَالَ

أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيْهِ

(٦)......السنن للنسائی، حدیث نمبر: ۲۲۱۰ ...... المسند للامام احمد، حدیث نمبر: ۱۶۶۰ ...... المسند لعبد بن حمید، حدیث نمبر: ۱۸۵ ...... المسند للبزار، حدیث نمبر: ۱۰۴۸ ...... المسند لابی یعلی، حدیث نمبر: ۸۶۳ ......الصحیح لابن خذیمه، حدیث نمبر: ۲۲۰۱

لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ شَھْرٍ، جَعَلَ اللّٰہُ صِیَامَہٗ فَرِیْضَۃً، وَقِیَامَ لَیْلِہٖ تَطَوُّعًا، مَنْ تَقَرَّبَ فِیْہِ بِخَصْلَۃٍ مِنَ الْخَیْرِ، کَانَ کَمَنْ اَدّٰی فَرِیْضَۃً فِیْمَا سِوَاہُ، وَمَنْ اَدّٰی فَرِیْضَۃً فِیْہِ، کَانَ کَمَنْ اَدّٰی سَبْعِیْنَ فَرِیْضَۃً فِیْمَا سِوَاہُ، وَھُوَ شَھْرُ الصَّبْرِ، وَالصَّبْرُ ثَوَابُہُ الْجَنَّۃُ، وَشَھْرُ الْمُوَاسَاۃِ، وَشَھْرٌ یُزَادُ فِیْ رِزْقِ الْمُؤْمِنِ، مَنْ اَفْطَرَ فِیْہِ صَائِمًا کَانَ لَہٗ مَغْفِرَۃٌ مِنْ ذُنُوْبِہٖ، وَعِتْقُ رَقَبَۃٍ مِنَ النَّارِ، وَکَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِوَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اَجْرِوشی۔

قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیْسَ کُلُّنَا یَجِدُ مَا یُفْطِرُ الصَّائِمَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:

یُعْطِی اللّٰہُ ھٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا عَلٰی مَذْقَۃِ لَبَنٍ، اَوْ تَمْرَۃٍ، اَوْ شُرْبَۃٍ مِنْ مَاءٍ، وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا، سَقَاہُ اللّٰہُ مِنْ حَوْضِیْ شَرْبَۃً لَا یَظْمَأُ حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّۃَ۔ وَھُوَ شَھْرٌ اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ، اَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ، وَاٰخِرُہٗ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ، مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْکِہٖ فِیْہِ۔ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ۔ وَاَعْتَقَہٗ مِنَ النَّارِ، فَاسْتَکْثِرُوْا فِیْہِ مِنْ اَرْبَعِ خِصَالٍ خَصْلَتَانِ تَرْضَوْنَ بِھِمَا رَبَّکُمْ ۔عَزَّوَجَلَّ ۔، وَخَصْلَتَانِ لَا غِنٰی بِکُمْ عَنْھُمَا، اَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تَرْضَوْنَ بِھِمَا رَبَّکُمْ: فَشَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَتَسْتَغْفِرُوْنَہٗ، وَاَمَّا اللَّتَانِ لَا غِنٰی بِکُمْ عَنْھُمَا: فَتَسْاَلُوْنَ اللّٰہَ

الْجَنَّةَ، وَتَعُوْذُوْنَ بِهٖ مِنَ النَّارِ۔(۷)

حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں شعبان کے آخری روز خطبہ دیا اور فرمایا:

اے لوگو! تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے، وہ مبارک مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے روزے فرض کئے اور اس کی رات کو قیام کرنا نفل قرار دیا۔ جس نے اس مہینے میں بھلائی کی ایک خصلت کے ساتھ قرب حاصل کیا (یعنی ایک نفلی عبادت کی) وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا ہو۔ اور جس نے ماہِ رمضان میں ایک فرض ادا کیا وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے غیر رمضان میں ستر 70 فرض ادا کئے۔ اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ اور یہ ایک دوسرے کا غم بانٹنے کا مہینہ ہے، اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جس نے اس مہینے میں کسی روزہ دار کو روزہ افطار کروایا، اس کیلئے گناہوں کی بخشش ہے اور اس کی گردن دوزخ سے آزاد کر دی جائے گی۔ اور روزہ افطار کروانے والے کو روزے دار جتنا ثواب ملے گا اور اس کے ثواب میں

(۷)......الشعب الایمان للبیقهی، حدیث نمبر: ۳۳۳۶......الصحیح لابن خزیمة، حدیث نمبر: ۱۸۸۷ ...... فضائل الاوقات، حدیث نمبر: ۳۷......الترغیب والترهیب للاصبهانی، حدیث نمبر: ۱۷۵۳

کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر کسی کے پاس اتنا نہیں کہ وہ روزہ افطار کرواسکے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس آدمی کو بھی عطا فرمائے گا جو کسی کو دودھ کے ایک گھونٹ یا ایک کھجور کے ساتھ یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کروائے۔اور جو کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے سیراب کرے گا اور وہ پھر پیاسا نہ رہے گا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔یہ مہینہ ہے جس کا اول رحمت ہے، درمیان مغفرت ہے اور آخر جہنم سے آزادی ہے۔جس نے اس مہینے میں اپنے غلام پر نرمی کی، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا اور اس کو جہنم سے آزاد کر دے گا۔تم لوگ اس مہینے میں چار چیزوں کی کثرت کرو، دو کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کرلو گے اور دو ایسی ہیں جن سے تم بے نیاز نہیں رہ سکتے۔پہلی دو ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه'' اور ''استغفار'' ہیں اور دوسری دو، جنت میں جانے کی دعا اور جہنم سے آزادی کی دعا ہیں۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت کعب کا مکالمہ

٨۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: اجْتَمَعَ كَعْبٌ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ، فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ لِكَعْبٍ أَتَجِدُوْنَ هَذَا الشَّهْرَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ۔ عَزَّوَجَلَّ۔؟ فَقَالَ كَعْبٌ: بَلْ أَنْتَ، فَأَخْبِرْنَا مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْهِ، فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: صَدَقْتَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (۸)

محمد بن منکدر کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ اور کعب رضی اللہ عنہما ایک جگہ اکھٹے ہوئے تو حضرت ابو ہریرہ نے کعب سے پوچھا کیا تم یہ مہینہ (رمضان) کتاب اللہ میں پاتے ہو؟ انہوں نے کہا آپ ہم سے بہتر جانتے ہیں۔آپ خبر دیجئے کہ رسول اللہ ﷺ اسکے متعلق کیا فرمایا کرتے تھے۔تو ابو ہریرہ نے کہا تم نے صحیح کہا۔میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

جس نے حالت ایمان میں ثواب کی نیت کے ساتھ رمضان المبارک کا روزہ رکھا اور اس (کی راتوں میں) قیام کیا تو اس کے پچھلے سب گناہ بخش دیئے گئے۔

پانچ چیزیں جو پہلی امتوں کو عطا نہیں ہوئیں

۹۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

أُعْطِیْتُ أُمَّتِیْ فِیْ رَمَضَانَ خَمْسُ خِصَالٍ۔ لَمْ تُعْطِهِنَّ أُمَّةً كَانَتْ قَبْلَهُمْ۔: خَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ عِنْدَ اللّٰهِ، أَطْیَبُ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ، وَیَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰی یُفْطِرُوْا، وَتُصْفَدُ مَرَدَّةُ

(۸)......مشکل الآثار للطحاوی ، حدیث نمبر: ۲۳۵۲ ......التاریخ الکبیر للبخاری ، جلد:۱، حدیث نمبر: ۳۸۱۱ ...... الشعب الایمان ، حدیث نمبر: ۳۳۴٤

الشَّيَاطِيْنِ، فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَى مَاكَانُوْايَصِلُوْنَ اِلَيْهِ، وَيُزَيِّنُ اللّٰهُ جَنَّتَهُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ، فَيَقُوْلُ: يُوْشَكُ عِبَادِيْ الصَّالِحُوْنَ أَنْ يُلْقُوْا عَنْهُمُ الْمَوُوْنَةَ وَالْاَذَى، وَيَصِيْرُوْا اِلَيْكَ، وَيَغْفِرُ لَهُمْ فِيْ آخِرِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ۔ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ: لَا ، وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا يُوَفِّيْ أَجْرَهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ عَمَلِهِ۔(٩)

قَوْلُهُ: خُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ ۔ يَعْنِي: تَغَيُّرَ رَائِحَةَ فَمِهِ۔ يُقَالُ: خَلَفَ فُوْهُ۔ اِذَا تَغَيَّرَ۔ ايَخْلِفُ خُلُوْفًا۔

وَمِنْهُ: نَوْمَةُ الضُّحَى مُخَلِّفَةٌ لِلْفَمِ، أَيْ: مُغَيِّرَةٌ لَهُ۔ وَمِنْهُ حَدِيْثُ عَلِيٍّ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ وَسُئِلَ عَنْ قُبْلَةِ۔الصَّائِمِ ۔، فَقَالَ: مَاأَرَبُكَ اِلَى خُلُوْفِ فِيْهَا۔؟!

يَعْنِيْ وَمَا حَاجَتُكَ اِلَى تَقْبِيْلِ فِيْهَا، وَرَائِحَتُهُ قَدْ تَغَيَّرَتْ بِالصَّوْمِ؟اوَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

---

(٩)......المسند للامام احمد ، حديث نمبر: ٧٩٠٤ ...... المسند للبزار ، حديث نمبر: ٩٦٣ ...... الشعب الايمان ، جلد: ٣،صفحه: ٣٠٢ ...... فضائل الاوقات للبيهقى ،حديث نمبر: ٣٥ ...... مشكل الآثار ، جلد: ٤ ،صفحه: ١٤٢ ...... الترغيب والترهيب ، حديث نمبر: ١٧٥٧ ...... قيام رمضان للمروزى ، حديث نمبر: ٤٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کو ماہِ رمضان میں پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو اس سے پہلی امتوں کو عطانہیں ہوئیں۔

(۱) روزہ داروں کے منہ کی خوشبو اللہ عزوجل کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار ہے۔

(۲) اور فرشتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ روزہ نہ افطار کرلیں۔

(۳) سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور وہ وہاں تک نہیں پہنچ سکتے جہاں تک پہنچ جایا کرتے تھے۔

(۴) اللہ تعالیٰ ہر روز جنت کو سجاتا ہے، پھر فرماتا ہے:

قریب ہے کہ میرے صالح بندوں پر سے اذیت وتکلیف کو ہٹا دیا جائے اور وہ تجھ میں داخل ہوں۔

(۵) رمضان المبارک کی آخری رات کو ان کی بخشش کردی جاتی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ ''شب قدر'' ہے؟ فرمایا، نہیں بلکہ جب مزدور اپنا کام مکمل کرتا ہے تو اس کو اس کی مزدوری دی جاتی ہے۔ (یعنی ماہِ رمضان کی آخری رات مزدوری لینے کی رات ہے، کیونکہ اس رات ماہِ رمضان کی عبادات ختم ہوتی ہیں۔)

آپ کے فرمان ''خلوف فم الصائم'' کا معنی ہے روزہ دار کے منہ کا ذائقہ متغیر ہونا: اسی سے ہے ''نومة الضحی مخلفة للفم'' صبح کے وقت کی نیند منہ کا

ذائقہ بدل دیتی ہے۔اسی معنی میں حضرت علی کی حدیث ہے۔ان سے روزے دار (کا اپنی بیوی کا) بوسہ لینے کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا: تجھے بدلی ہوئی بو والی کی کیا حاجت ہے؟ یعنی تجھے بوسہ لینے کی کیا ضرورت ہے جبکہ اس کے منہ کی بو بھی روزے کی وجہ سے متغیر ہو چکی ہوگی۔

روزہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا

۱۰۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

يَقُوْلُ اللّٰهُ۔ عَزَّوَجَلَّ۔: الصَّوْمُ لِیْ وَأَنَا أُجْزِیْ بِهِ ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ مِن أَجَلِیْ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ۔ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ اِفْطَارِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ۔ عَزَّوَجَلَّ۔ وَلَخُلُوْفُ فِیْهِ، أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رَائِحَةِ الْمِسْكِ۔ (۱۰)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزاء دوں گا (☆) بندے نے میری خاطر شہوت اور کھانے پینے کو ترک کیا۔

---

(۱۰)......الصحیح للبخاری ، حدیث نمبر: ۷۴۹۲...... الصحیح للمسلم ،حدیث نمبر: ۱۱۵۱

(☆)......اللہ تعالیٰ نے روزے کی اضافت اپنی طرف کی ہے اور فرمایا "روزہ میرا ہے" یا

''روزہ بالخصوص میرے لئے ہے'' حالآنکہ تمام عبادات ہی اللہ تعالیٰ کیلئے ہوتی ہیں، اس خصوصیت کی علماء نے متعدد وجوہ بیان فرمائی ہیں۔

☆......پہلی وجہ یہ ہے کہ روزے میں ریاکاری نہیں ہوسکتی اس لئے یہ عبادت خاص اللہ تعالیٰ کیلئے ہے بخلاف باقی عبادات کے کہ ان میں ریاکاری بھی ہوسکتی ہے۔

☆......باقی عبادات ظاہرہ کو فرشتے لکھ لیتے ہیں لیکن روزے کو فرشتے نہیں لکھتے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''روزہ میرے لئے ہے۔''

☆......روزہ رکھنے سے بندے کو دنیا میں کوئی ظاہری فائدہ حاصل نہیں ہوتا بلکہ اس کا اجر اللہ تعالیٰ بروز محشر خاص طور پر عطا فرمائے گا، اس لئے فرمایا ''روزہ میرے لئے ہے۔''

☆......استغناء (بے پرواہ ہونا) اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے، جب بندہ دن بھر کھانے پینے اور جماع سے بے پرواہ رہتا ہے تو اللہ کی صفت استغناء کا مظہر بن جاتا ہے، اس لئے فرمایا ''روزہ میرے لئے ہے۔''

☆......باطل اور جھوٹے خداؤں کی عبادت، رکوع، سجود، طواف اور نذر و نیاز وغیرہم طریقوں سے کی گئی لیکن کسی جھوٹے خدا کی عبادت روزہ رکھ کر نہیں کی گئی، اس لئے فرمایا ''روزہ میرے لئے ہے۔''

☆......روزے کا خصوصی ثواب اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم سے عطا فرمائے گا، اس لئے فرمایا ''روزہ میرے لئے ہے۔''

☆......روزے کی جزاء اللہ تعالیٰ خود ہوگا یعنی روزے دار کو اللہ تعالیٰ اپنے دیدار

(حضور ﷺ نے فرمایا) روزہ ڈھال ہے (☆☆) اور روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی روزہ افطار کرتے وقت ملتی ہے دوسری خوشی اسے اپنے رب کے دیدار کے وقت ملے گی اور روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ اور پاکیزہ ہے۔

سے مشرف فرمائے گا، اس لئے فرمایا ''روزہ میرے لئے ہے۔''

☆......روزہ باقی عبادات میں سے زیادہ محبوب عمل ہے، اس لئے فرمایا ''روزہ میرے لئے ہے۔''

☆......جس طرح ''ناقۃ اللہ'' اور ''بیت اللہ'' میں ناقہ (اونٹنی) اور بیت (گھر) کی نسبت اللہ کی طرف ہے جس سے ان کی بزرگی اور شرف ظاہر ہوتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے روزہ کی اضافت اپنی طرف کی ہے تاکہ اس کی بزرگی اور شرف کا اظہار ہو سکے، ''روزہ میرے لئے ہے۔''

☆...... بروز قیامت جب لوگوں کے حقوق کی وجہ سے بندے کی نیکیاں حقداروں کو دے دی جائیں گی تو روزہ واحد عبادت ہو گی جو کسی کو نہ دی جائے گی، اس لئے فرمایا: ''روزہ میرے لئے ہے۔'')

(☆☆)......حضور سرور عالم ﷺ کا فرمان ''روزہ ڈھال ہے''، علماء کرام نے اس کی متعدد تشریحات بیان فرمائی ہیں:

☆...... جب روزہ دار کو گالی دی جائے یا اس سے جھگڑا ہو تو وہ روزے دار کیلئے حکم ہے کہ وہ کہے ''میں روزے سے ہوں'' تو گویا گالی گلوچ یا لڑائی جھگڑے سے روزہ اس

ماہ رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھنا ممنوع ہے

۱۱ ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ:

صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَكُمْ غَيْمٌ، أَوْ سَحَابٌ، أَوْ ظُلْمَةٌ، أَوْ هَبْوَةٌ، فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ۔ لَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اِسْتِقْبَالًا ، وَلَا تَصِلُوا رَمَضَانَ بِيَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ۔ (۱۱)

کیلئے ڈھال بن جاتا ہے۔

☆……روزے دار کے سامنے جب کوئی ایسا کام آتا ہے جو اس کو گناہ پر ابھار سکے تو روزہ اس کیلئے ڈھال بن جاتا ہے اور اسے گناہ سے بچالیتا ہے۔

☆……روزہ، روزے دار کیلئے جہنم سے ڈھال بن جاتا ہے اور اسے دوزخ کی آگ سے بچالیتا ہے اور اس کی بخشش کروادیتا ہے۔

☆……روزے کے سبب بندہ اپنے نفس کے شر سے بچتا ہے اور بدن اور زبان کو گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب)

(۱۱)……المسند للامام احمد ، حدیث نمبر: ۱۹۸۵ …… السنن للدارمی ، حدیث نمبر: ۱۶۸۳ …… السنن للنسائی ، جلد: ٤ ،صفحہ: ۱۳٦ …… السنن الکبریٰ للبیھقی، جلد: ٤ ،صفحہ: ۲۰۷ …… المسند طیالسی ، حدیث نمبر: ۲٦۷۱ …… المصنف لابن ابی شیبۃ ، جلد: ۳ ،صفحہ: ۲۰ …… السنن للترمذی ، حدیث نمبر: ٦۸۸ …… الصحیح لابن خزیمہ ، حدیث نمبر: ۱۹۱۲ …… الصحیح لابن حبان ، حدیث نمبر: ۳۵۹۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی عید کرو اگر تمہارے اور چاند کے درمیان اندھیرا ہو یا غبار وغیرہ حائل ہو جائے تو تیس کی گنتی پوری کرلو۔ مہینہ شروع ہونے سے پہلے روزہ نہ رکھو اور رمضان سے ایک دن پہلے شعبان کا روزہ ساتھ نہ ملاؤ۔

میری امت کبھی رسوا نہیں ہوگی

۱۲۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ أُمَّتِیْ لَنْ یَّخْزُوْا أَبَدًا، مَا أَقَامُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ۔

وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَا خِزْیُهُمْ فِیْ إِضَاعَتِهِمْ شَهْرَ رَمَضَانَ؟! فَقَالَ:

اِنْتِهَاكُ الْمَحَارِمِ، مِنْ عَمَلٍ سُوْءٍ أَوْ زَنَی، أَوْ سَرَقَ، فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ شَهْرُ رَمَضَانَ ، وَلَعَنَهُ الرَّبُّ۔ عَزَّوَجَلَّ۔

وَالْمَلَائِکَةُ إِلَی مِثْلِهَا مِنَ الْحَوْلِ، فَإِنْ مَاتَ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْیُبَشِّرْ بِالنَّارِ، فَاتَّقُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ ، فَإِنَّ الْحَسَنَاتِ تُضَاعَفُ فِیْهِ، وَکَذٰلِكَ السَّیِّئَاتُ۔(۱۲)

---

(۱۲)...... جمع الجوامع ،جلد:۸،صفحہ: ۴۸۰ ...... تاریخ جرجان ، صفحہ: ۲۹۹ ...... الدر المنثور ، جلد:۱ ،صفحہ: ۴۵۵۔ =

حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری امت کبھی رسوانہ ہوگی جب تک رمضان کے مہینے کو قائم رکھے۔

ایک انصاری نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ماہ رمضان کو ضائع کرنے میں ان کی کیارسوائی ہے؟ فرمایا:

محارم کے ساتھ چال چلن میں خرابی جس شخص نے براعمل کیا۔زنا کیا یا چوری کی تواس سے ماہ رمضان (کی عبادت) قبول نہیں کی جائے گی۔اوراس پر اگلارمضان آنے تک اللہ اور فرشتوں کی لعنت ہے۔اگروہ آدمی ماہ رمضان آنے سے قبل مرگیا تو اسے جہنم کی خوشخبری ہو۔ماہ رمضان سے ڈرو اس میں نیکیاں دگنی ہوتی ہیں تو ساتھ ساتھ گناہ بھی دگنے ہوتے ہیں۔

حضور ﷺ نے تاحیات اعتکاف فرمایا

۱۳۔ عَنْ عَائِشَةَ ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

= مذکورہ روایت کوحضرت ام ہانی سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

المعجم الصغير للطبراني ، حديث نمبر: ٦٩٧ ...... المعجم الاوسط، حديث نمبر: ٤٨٢٧ ...... تاريخ بغداد ، جلد: ١٠ ، صفحه: ٤٢٩ ...... العلل المتناهية لابن الجوزي ، جلد: ٢ ،صفحه: ٤٧-٤٨ ، ......تاريخ جرجان ، صفحه: ٢٩٣ ...... الكامل لابن عدى ،جلد:٥ ،صفحه: ١٨٩٦

وَكَانَ أَزْوَاجُهُ يَعْتَكِفْنَ بَعْدَهُ۔(۱۳)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے حتی کے اللہ نے ان کو اپنے پاس بلا لیا اور آپ کے بعد آپ کی ازواج اعتکاف کرتی رہیں۔

شب قدر کی تلاش

۱٤۔ عَنْ أَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔، قَالَ:
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، فَاعْتَكَفَ عَامًا، حَتّٰى إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ۔ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ يَخْرُجُ مِنْ صَبِيْحَتِهَا مِنْ اِعْتِكَافِهِ۔ ،فَقَالَ:
مَنْ كَانَ اِعْتَكَفَ مَعِيْ، فَلْيَعْتَكِفْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَقَدْ رَأَيْتُ هٰذَا اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا، وَقَدْ رَأَيْتُنِيْ أَسْجُدُ مِنْ صَبِيْحَتِهَا فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ، فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَالْتَمِسُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ۔
قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: وَأَمْطَرَتِ السَّمَاءُ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ، فَوَكَفَ ، فَأَبْصَرَتْ عَيْنَایَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

---

(۱۳)...... الصحیح للبخاری ، حدیث نمبر: ۲۰۲٦ ...... الصحیح للمسلم ، حدیث نمبر: ۱۱۷۲

اِنْصَرَفَ، وَعَلَى جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صَبِيْحَةِ اِحْدَى وَعِشْرِيْنَ-(١٤)

حضرت ابوسعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ ماہ رمضان کے درمیانی دس دنوں میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ایک سال آپ نے اعتکاف فرمایا حتیٰ کے جب اکیسویں رات آئی (اس رات آپ اعتکاف سے اٹھا کرتے تھے)تو فرمایا: جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا تھا وہ آخری عشرے میں بھی اعتکاف کر لے بے شک میں نے اس رات (شب قدر) کو دیکھا تھا پھر میں بھول گیا اور میں نے خود کو اس رات کی صبح میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔سوتم اس رات کو آخری عشرے میں تلاش کرو اور طاق راتوں میں ڈھونڈو۔

حضرت ابوسعید فرماتے ہیں۔اس رات بارش ہوئی تھی اور مسجد کی چھت گھاس پھوس کی تھی جو ٹپکنے لگی۔پس میری آنکھوں نے اکیسویں رات کو رسول اللہ ﷺ کو نفل پڑھتے دیکھا اور آپ کی پیشانی مبارک پر پانی اور مٹی (کیچڑ) لگا ہوا تھا۔

---

(١٤)......الصحیح للبخاری ، حدیث نمبر: ٦٦٩ ...... الصحیح للمسلم ، حدیث نمرب: ١١٦٧ ...... الصحیح لابن خزیمة ، حدیث نمبر: ٢١٧١ ...... الامالی للمحاملی، باب: روایة ابن مهدی الفارسی

راتوں میں عبادت جبکہ صوم وصال سے ممانعت

١٥ عَنْ أَنَس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّ فِيْ رَمَضَانَ، فَجِئْتُ، فَقُمْتُ خَلْفَهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ آخَرَ فَقَامَ إِلَى جَنْبِيْ، حَتَّى كُنَّا رَهْطًا، فَلَمَّا أَحَسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا خَلْفَهُ تَجُوْزُ فِيْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ، فَصَلَّى صَلَاةً لَا يُصَلِّيْهَا مَعَنَا، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَطِنْتَ لَنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، هُوَ۔ وَاللّٰهِ۔ الَّذِيْ حَمَلَنِيْ عَلَى مَافَعَلْتُ، وَذَلِكَ فِيْ آخِرِ الشَّهْرِ۔ ثُمَّ أَخَذَ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يُوَاصِلُوْنَ، فَقَالَ ﷺ: مَابَالَ رِجَالٌ يُوَاصِلُوْنَ؟ أَنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِيْ، أَمَا وَاللّٰهِ لَوْ تَمَادَّى بِيْ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ۔ (١٥)

حضرت انس ﷜ بیان فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ماہ رمضان میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ (تو ایک مرتبہ) میں آیا اور آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ پھر ایک شخص آیا اور وہ میرے پہلو میں کھڑا ہو گیا (لوگ اسی طرح آتے گئے) حتیٰ کے ہم چند لوگوں پر مشتمل ایک جماعت بن گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ کو محسوس ہوا کہ ہم آپ کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو آپ نے نماز کو ہلکا کر دیا (یعنی جلدی جلدی

(١٥) ...... الصحیح للمسلم، حدیث نمبر: ١١٠٤، اس حدیث کو امام بخاری نے تعلیقاً روایت کیا ہے۔ دیکھئے: الصحیح، حدیث نمبر: ٧٢٤١

پڑھ لیا) پھر آپ گھر تشریف لے گئے اور ایسی نماز ادا کی جو ہمارے ساتھ نہ کی تھی ۔جب صبح ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ہم کو جان گئے تھے؟ فرمایا: ہاں اللہ کی قسم یہ تمہارا فضل ہی تھا جس کے سبب میں نے کیا جو کیا۔اور یہ مہینے کا آخر تھا۔تو پھر کچھ صحابہ نے صوم وصال رکھنا شروع کر دیئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ان لوگوں کا کیا حال ہے۔جو صوم وصال (بغیر افطار کئے لگا تار روزے) رکھ رہے ہیں۔تم میری مثل نہیں ہو۔سنو اللہ کی قسم اگر یہ مہینہ میرے لئے لمبا ہو جائے۔تو میں وصال کے اتنے روزے رکھوں کہ ضدی لوگ اپنی ضد چھوڑ دیں۔

بیس رکعت تراویح

١٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعَشْرِيْنَ رَكْعَةً، وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ۔ (١٦)

حضرت ابن عباس ﷺ بیان فرماتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ ماہ رمضان میں بیس رکعت (نماز تراویح) اور تین رکعت

---

(١٦)...... المصنف لابن ابی شیبة ، جلد: ٢ ،صفحه: ٣٩٤ ......المعجم الكبير ، حديث نمبر: ١٢١٠٢ ...... المعجم الاوسط ، جلد: ١ ،صفحه: ٤٦ ...... الكامل لابن عدی ، جلد: ١ ،صفحه: ٢٤٠ ...... الموضح للخطيب ، جلد: ١ ،صفحه: ٢١٩ ...... السنن الكبرىٰ ، جلد: ٢ ،صفحه: ٢٩٦

نماز وتر پڑھا کرتے تھے۔

۱۷۔عَنْ أَبِیْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيْهِ ،قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاِحْتِسَابًا، خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔(۱۷)

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے رمضان کا روزہ رکھا حالت ایمان میں ثواب پانے کی نیت سے،تو وہ گناہوں سے یوں صاف ہوگیا جیسا والدہ کے جنم دیتے ہوئے تھا۔

حضرت جبریل علیہ السلام قرآن مجید کا دور کرنے کیلئے حاضر ہوتے

۱۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ ، وَأَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِیْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ

(۱۷)......المسند للامام احمد ، حديث نمبر: ۱۶۶۰ ...... السنن لابن ماجه ، حديث نمبر: ۱۳۲۸ ...... السنن للنسائی ،جلد: ٤،صفحه: ۱۵۸ ...... الصحيح لابن خزيمه ، حديث نمبر: ۲۲۰۱ ...... المصنف لابن ابی شيبة ، جلد: ۲،صفحه: ۳۹۵...... المسند لابی يعلی ، حديث نمبر: ۸۶۳

الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔(۱۸)

حضرت ابن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے۔اور جب ماہ رمضان میں حضرت جبرائیل آپ سے ملاقات فرماتے تو آپ اور زیادہ سخاوت کرنے لگتے۔حضرت جبرائیل ہر رات آپ کے پاس آیا کرتے تھے اور قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔جب جبرائیل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ علیہ السلام تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔

سب سے پہلا شخص جس نے حضرت عمر کو تراویح کیلئے تیار کیا

۱۹۔ عَنْ عَلِيٍّ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔قَالَ:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ نَشَطَ عُمَرَ لِقِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، لِحَدِيْثٍ حَدَّثَنِيْ بِهِ، فَقِيْلَ: مَاهُوَ يَا أَبَا الْحَسَنِ؟ فَقَالَ:

اِنَّ لِلّٰهِ حَظِيْرَةً فَوْقَ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ، يُقَالُ لَهَا: الْقُدُسُ، فِيْهَا خَلْقٌ كَخَلْقِ الْآدَمِيِّيْنَ رُوْحَانِيُّوْنَ، أُعْطُوْا مِنْ حُسْنِ الْاَصْوَاتِ مَالَمْ يُعْطَ أَحَدٌ، فَإِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ اُذِنَ لَهُمْ فِي النُّزُوْلِ، فَنَزَلُوْا فِيْ طُرُقِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَصَلُّوْا فِيْ مَسَاجِدِ جَمَاعَتِهِمْ، مَنْ مَسُّوْهُ أَوْ مَسَّهُمْ سَعِدَهُ۔

---

(۱۸)......الصحیح للبخاری، حدیث نمبر: ٦،الصحیح لمسلم،حدیث نمبر: ۲۳۰۸

قَالَ اَفَلَا نُقِيْمُ لِمَنْ لَايَقْرَأُ وَلَا يُقْرِئُ اِمَامًا ؟ قَالَ: بَلٰى فَفَعَلَ۔(۱۹)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں:

میں پہلا شخص ہوں جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ماہ رمضان میں تراویح کے لئے تیار کیا۔ اوراس کی بنیاد وہ حدیث مبارک تھی جو مجھ سے بیان کی گئی تھی۔لوگوں نے عرض کیا اے ابوالحسن! وہ کیا ہے؟ ساتوں آسمان سے اوپر اللہ تعالیٰ نے ایک خاص گوشہ تیار فرمایا ہے جس کو جنت القدس کہا جاتا ہے اس میں انسانوں کی طرح ایک روحانی مخلوق ہے انہیں خوبصورت آوازوں سے مزین کیا گیا ہے جو کسی اور کو عطا نہیں ہوئیں۔

جب لیلۃ القدر آتی ہے تو ان کو اترنے کا حکم دیا جاتا ہے وہ مسلمانوں کے راستے میں اترتے ہیں۔جن مسجدوں میں نماز ہوتی ہے وہاں نماز ادا کرتے ہیں جس بندے کو وہ چھو جائیں یا جوان کو چھو جائے وہ سعادت مند ہو جاتا ہے۔ میں نے (حضرت عمر سے) کہا ہم ایسے لوگوں کے لئے امام مقرر نہ کردیں جو تلاوت کلام نہیں کرتے یا نہیں کر سکتے؟ تو آپ نے فرمایا کیوں نہیں پھر ایسا کر دیا گیا۔

روزے دار کا جنتی حوروں کے ساتھ نکاح

۲۰۔ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ:

(۱۹)......الشعب الایمان للبیقهی، حدیث نمبر: ۳۴۲۳

اِذَا هَلَّ رَمَضَانُ هَبَّتْ رِيْحٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ ، فَصَفَقَتْ وَرَقُ الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ الْحُوْرُ الْعَيْنُ اِلَى ذٰلِكَ، فَيَقُلْنَ يَا رَبِّ ! اِجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ أَزْوَاجًا تَقَرُّ أَعْيُنُهُمْ بِنَا، وَتَقَرُّ أَعْيُنُنَا بِهِمْ، قَالَ: فَمَامِنْ عَبْدٍ صَامَ رَمَضَانَ، اِلَّا زَوَّجَهُ اللّٰهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعَيْنِ، مِمَّانَعَتَ اللّٰهُ۔ ﴿حُوْرٌ مَقْصُوْرَاتٌ فِيْ الْخِيَامِ﴾[الرحمن : ٧٦] لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُوْنَ أَلْف وَصِيْفٌ، وَسَبْعُوْنَ أَلْفْ وَصِيْفَةٌ لِحَاجَتِهَا، وَلِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ لَوْنٌ مِنَ الطِيْبِ، وَلِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَلْفُ وَصِيْفٍ، فِيْ يَدِ كُلِّ وَصِيْفٍ صَحْفَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيْهَا لَوْنٌ مِنَ الطَّعَامِ، يَجِدُ لِاٰخِرِ لُقْمَةٍ مِنْهَا مَا يَجِدُ لِأَوَّلِهَا، وَيُعْطِي زَوْجَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ عَلَى سَرِيْرٍ مِنْ يَاقُوْتٍ، عَلَيْهِ أَكْلِيْلٌ مِنْ يَاقُوْتٍ ، فِيْ سُوَّارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، هٰذَا لِكُلِّ يَوْمٍ صَامَهُ مِنْ رَمَضَانَ سِوَى مَا عَمِلَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ۔(٢٠)

حضرت ابو مسعود ﷛ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

---

(٢٠)......المسند لابی یعلیٰ حدیث نمبر: ٥٢٧٣ ......الصحیح لابن خزیمۃ ،حدیث نمبر: ١٨٨٦ ...... فضائل الاوقات للبیقھی ، حدیث نمبر: ٤٦ ...... الترغیب والترھیب للاصبھانی ، حدیث نمبر: ١٧٦٥

جب ماہِ رمضان المبارک کا چاند نظر آتا ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے اور جنت کے پتوں کو ہلاتی ہے تو بڑی آنکھوں والی حوریں اس کو دیکھ کر عرض کرتی ہیں، اے ہمارے رب! اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے ہمارے لئے شوہر بنا جن کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں اور ہماری آنکھیں ان سے ٹھنڈی ہوں۔ (حضور ﷺ نے فرمایا) جو بھی بندہ ماہِ رمضان المبارک کا روزہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ ان حوروں کے ساتھ اس کا نکاح کر دیتا ہے جن کی تعریف خود اس نے بیان فرمائی ہے ﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ (بڑی آنکھوں والی حوریں جو خیموں میں پردہ نشین ہیں۔ سورۃ الرحمٰن، آیت:72) ان میں سے ہر عورت کیلئے حاجت برآری کے واسطے ستر ہزار خدمت گزار لڑکے اور ستر ہزار خدمت گزار لڑکیاں ہیں۔ اور ان میں سے ہر عورت کیلئے مختلف قسم کی خوشبوئیں ہیں۔ اور ہر عورت کیلئے ایک ہزار خدمت گزار لڑکے ہیں جن میں سے ہر کسی کے ہاتھ میں سونے کا بڑا سا پیالہ ہے جس کے اندر مختلف قسم کے کھانے ہیں۔ آدمی اس میں سے آخری لقمے سے وہی (راحت ولذت) پائے گا جو پہلے لقمے سے پاتا ہے۔ اور ان عورتوں (حوروں) کے شوہر کو اسی کی مثل عطا کیا جائے گا، اور وہ یاقوت کے تخت پر ہوگا اور اس کے سر پر یاقوت کا تاج ہوگا اور اس کے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہونگے۔ اور یہ سب کچھ ماہِ رمضان کے ہر روزے کا بدلہ ہے اور روزے کے علاوہ جو نیکیاں وہ کرے گا وہ اس کے علاوہ اجر رکھتی ہیں۔

۲۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ [ﷺ] كَانَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ، وَيَقُوْلُ مَنْ صَامَ

رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنْ خِلَافَةِ أَبِيْ بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ۔ (۲۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ماہ رمضان میں سختی کیے بغیر قیام کی ترغیب دیا کرتے تھے اور فرماتے:

جس نے باحالت ایمان ثواب کی نیت سے ماہ رمضان کا روزہ رکھا اس کے پچھلے سب گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔ حتی کے رسول اکرم ﷺ وفات پا گئے۔ اور یہ معاملہ اسی طرح رہا اور پھر حضرت ابو بکر صدیق کے زمانہ خلافت اور حضرت عمر کے زمانہ خلافت کا کچھ حصہ اس طرح رہا۔

اگر زمین وآسمان بولتے تو کیا کہتے؟

۲۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

لَوْ أَنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِلسَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ أَنْ تَتَكَلَّمَا لَبَشَّرَتَا مَنْ صَامَ رَمَضَانَ بِالْجَنَّةِ۔ (۲۲)

---

(۲۱)……الصحیح لمسلم، حدیث نمبر: ۷۵۹

(۲۲)……الکامل لابن عدی، جلد: ۱، صفحہ: ۲۱۲…… المشیخة لابن ابی الصقر، حدیث نمبر: ۳۴……الامالی للشجری، جلد: ۲، صفحہ: ۴۱۔

۔ اس حدیث کو دو اور طرق سے بھی حضرت انس سے روایت کیا گیا ہے۔ =

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اگر اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کو کلام کرنے کی اجازت عطا فرمائے تو وہ رمضان کا روزہ رکھنے والوں کو جنت کی بشارت دیں۔

سحری میں برکت ہے

۲۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تَسَحَّرُوْا، فَإِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً۔(۲۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
سحری کھایا کرو بے شک سحری میں برکت ہے۔

۲٤۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ:
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، فَعَرَفَ حُدُوْدَهُ، وَحَفِظَ لَهُ مَايَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يَتَحَفَّظَ فِيْهِ، كُفِّرَ مَاقَبْلَهُ۔(۲٤)

= (۱) نافع بن عبداللہ عن انس: الکامل لابن عدی، جلد: ۷، صفحہ: ٤۹ ...... الامالی للشجری، جلد: ۱، صفحہ: ۲٦۸۔

(۲) ابو عمرو عن انس: الضعفاء للعقیلی، جلد: ۳، صفحہ: ٦۸ ...... الموضوعات لابن الجوزی، جلد: ۲، صفحہ: ۱۹۲

(۲۳) ...... الصحیح للبخاری، حدیث نمبر: ۱۸۲۳ ...... الصحیح لمسلم، حدیث نمبر: ۱۰۹٥ ...... المسند البزار معه الکشف، حدیث نمبر: ۹۷٦ ......>

حضرت ابوسعید خدری ﷛ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

جس نے ماہ رمضان کا روزہ رکھا اور اس کی حدود کو پہچانا اور جہاں تک ممکن تھا اس میں (خود کو گناہوں سے) محفوظ رکھا تو اس کے پچھلے گناہوں کو مٹا دیا گیا۔

ایک روزہ ترک کرنے کا گناہ

۲۵۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

مَنْ أَفْطَرَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ، لَمْ یَقْضِ عَنْهُ صِیَامُ الدَّهْرِ، وَإِنْ صَامَهُ۔ كَذَاوَرَدَ فِیْ هٰذِهِ الرِّوَایَةِ ۔ ذَكَرَ الْفِطْرَ فِیْ رَمَضَانَ مُطْلَقًا، مِنْ غَیْرِ ذِكْرِ الْعُذْرِ أَوْلِرُخْصَةٍ۔ وَقَدْ رَوَیْنَاهُ مِنْ وُجُوْهٍ اٰخَرَ مُفِیْدًا، مِنْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ، عَنْ حَبِیْبٍ، عَنْ أَبِی الْمُطَوِّسِ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

---

(٢٤)......السنن الكبرىٰ ، جلد: ٤، صفحه: ٣٠٤ ......الشعب الايمان ، حديث نمبر: ٣٦٢٣ ...... فضائل الاوقات ، حديث نمبر: ٥٣ ......المسند للامام احمد ، حديث نمبر: ١١٥٢٤ ...... الصحيح لابن حبان ، حديث نمبر: ٣٤٣٣ ......المسند لابى يعلىٰ حديث نمبر: ١٠٥٨ ...... الحلية لابى نعيم ، جلد: ٨، صفحه: ١٨٠ ......الزهد لابن المبارك ، حديث نمبر: ٩٨ ...... تاريخ بغداد ، جلد: ٨، صفحه: ٣٩٢

مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ، مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ وَلَا رُخْصِيَّةٍ۔ لَمْ يَقْضِهِ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ، وَإِنْ صَامَهُ۔(٢٥)

وَهُوَ مَحْمُولٌ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ عَلَى تَعْظِيمِ اِثْمِ مَنْ أَفْطَرَ مُتَعَمِّدًا لِإِنْتِهَاكِهِ حُرْمَةَ الشَّهْرِ۔ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ۔

وَقَدْ رُوِيَ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَّلَا رُخْصَةٍ، كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَّصُومَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا، وَمَنْ أَفْطَرَ يَوْمَيْنِ، كَانَ عَلَيْهِ سِتِّيْنَ يَوْمًا، وَمَنْ أَفْطَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، كَانَ عَلَيْهِ تِسْعِيْنَ يَوْمًا۔(☆) وَهُوَ غَرِيْبٌ۔ وَالْمَحْفُوْظُ فِيْ هَذَا الْبَابِ مَاقَدَّمْنَا ذِكْرَهُ۔ والله سبحانه اعلم۔

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جس نے ماہ رمضان کا کوئی روزہ چھوڑ دیا تو ساری زندگی کے روزے

---

(٢٥)...... المسند للامام احمد، جلد: ٢، صفحه: ٤٧٠ ...... السنن الكبرىٰ للنسائى، حديث نمبر: ٣٢٧٩ ...... الجامع للترمذى، حديث نمبر: ٧٢٣ ...... السنن لابى داؤد، حديث نمبر: ٢٣٩٧ ...... السنن للدارمى، حديث نمبر: ١٧٢١ ...... شرح السنة للبغوى، جلد: ٦، صفحه: ٢٨٩ ...... السنن لابن ماجه، حديث نمبر: ١٦٧٢

(☆) السنن دارقطنى، جلد: ٢، صفحه: ٢١١

بھی اس کی قضا کو پورا نہیں کر سکتے۔

اس روایت میں مطلقاً ماہ رمضان کے روزے کو چھوڑنے کا ذکر ہے، عذر یا رخصت کی قید نہیں ہے۔ہم نے یہ روایت ایک اور سند سے بھی روایت کی ہے سفیان اپنی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان کا کوئی روزہ بغیر مرض اور رخصت کے قضاء کر دیا تو وہ ساری زندگی بھی روزے رکھے تو اس ایک روزے کا نقصان پورا نہیں کر سکتا۔علماء کے نزدیک یہ روایت اس بات پر محمول ہے جان بوجھ کر رمضان کا روزہ چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ اس سے رمضان کی بے آبروئی ہوتی ہے۔

واللہ اعلم

(اس حدیث کو) اس طرح بھی روایت کیا گیا ہے کہ جس نے رمضان کا ایک روزہ چھوڑا بغیر کسی عذر اور رخصت کے تو اس پر تیس روزے رکھنا لازم ہیں اور جس نے تین روزے چھوڑ دیئے اس پر نوے روزے رکھنے لازم ہیں۔

٢٦۔عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ قَدْ جَاءَ كُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، اِفْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ صِیَامَهُ، تُفْتَحُ فِیْهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ فِیْهِ أَبْوَابُ الْجَحِیْمِ، وَتُغَلُّ فِیْهِ الشَّیَاطِیْنُ، فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ، خَیْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ۔(٢٦)

(٢٦)......دیکھئے حدیث نمبر:٣

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ اکرام کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا:

تمہارے پاس ماہ رمضان آیا ہے جو باکرامت مہینہ ہے۔اس کے روزے اللہ تعالی نے تم پر فرض کئے ہیں۔اس مہینے میں جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔اس مہینے میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔جو اس کی بھلائی سے محروم رہا۔دراصل وہ ہی محروم ہے۔

لیلۃ القدر ستائیسویں شب ہے

۲۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ جَلَسَ فِی رَھْطٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ۔ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ۔ فَذَکَرُوْا لَیْلَةَ۔الْقَدْرِ ، فَتَکَلَّمَ مِنْھُمْ مَنْ سَمِعَ فِیْھَا شَیْأً مِمَّا سَمِعَ بِہٖ، وَتَرَاجَعَ الْقَوْمُ فِیْھَا الْکَلَامَ، فَقَالَ عُمَرُ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ یَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَمَا لَکَ صَامِتٌ لَا تَتَکَلَّمُ ؟! فَلَا تَمْنَعُکَ الْحَدَاثَۃُ!۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :۔ فَقُلْتُ ۔ یَا أَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ اللّٰہَ۔عَزَّوَجَلَّ۔وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ، فَجَعَلَ أَیَّامَ الدُّنْیَا تَدُوْرُ عَلٰی سَبْعٍ، وَخَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ سَبْعٍ ، وَجَعَلَ أَرْزَاقَنَا مِنْ سَبْعٍ، وَخَلَقَ

فَوْقَنَا سَمَاوَاتٍ سَبْعًا، وَخَلَقَ تَحْتَنَا أَرْضِينَ سَبْعًا، أَعْطَى مِنَ الْمَثَانِيْ سَبْعًا، وَنَهَى فِيْ كِتَابِهِ عَنْ نِكَاحِ الْاَ قْرَبِيْنَ عَنْ سَبْعٍ، وَقَسَّمَ الْمِيْرَاثَ فِيْ كِتَابِهِ عَلَى سَبْعٍ، وَيَقَعُ السُّجُوْدُ مِنْ أَجْسَادِنَا عَلَى سَبْعٍ، وَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَبْعًا، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا، وَرَمْيُ الْجِمَارِ سَبْعٌ، لِإِقَامَةِ دِيْنِ اللّٰهِ۔ عَزَّوَجَلَّ ۔ مِمَّا ذَكَرَ اللّٰهُ۔ عَزَّوَجَلَّ ۔ فِيْ كِتَابِهِ، فَأَرَاهَا فِيْ السَّبْعِ الْاَ وَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

قَالَ فَعَجَبَ عُمَرُ۔ رضی اللہ عنہ۔، وَقَالَ بِمَا وَافَقَنِيْ فِيْهَا أَحَدٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا هٰذَا الْغُلَامُ، الَّذِيْ لَمْ تستور سوون راسوه ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِلْتَمِسُوْا لَهَا فِي الْعَشْرِ الْاَ وَاخِرِ۔ ثُمَّ قَالَ: يَاهٰؤُلَاءِ! مَنْ يُؤَدِّيْ فِيْ هَذَا كَأَدَاءِ ابْنِ عَبَّاسٍ؟!۔(٢٧)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین صحابہ کرام کے جھرمٹ میں تشریف فرماتھے کہ لیلۃ القدر کا ذکر چھڑ گیا تو جس نے بھی

(٢٧)......حلية الاولياء ، جلد:١ ،صفحه: ٣١٦ ...... الدر المنثور ، جلد:٨ ،صفحه: ٥٧٨ ...... الصحيح لابن خزيمه ، حديث نمبر: ٢١٧٢ ...... السنن الكبرىٰ للبيهقى ، حديث نمبر: ٣١٣ ...... المستدرك للحاكم ،جلد: ١ ،صفحه: ٤٣٧

کچھ سنا تھا اس نے گفتگو کی۔ لوگوں نے اس بارے میں بات کرتے ہوئے الٹ پھیر کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن عباس آپ خاموش ہیں بات نہیں کر رہے۔ یہ بحث و مباحثہ آپ کو بات کرنے سے نہ روک دے۔

ابن عباس کہتے ہیں میں نے جواب دیا اے امیر المومنین! بے شک اللہ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند فرماتا ہے (بے شک اللہ نے دنیا کے دن بنائے اور ان کا دور سات کے عدد پر مکمل ہوتا ہے) (سات کا عدد طاق ہے) بے شک اللہ نے ایام دنیا کو پیدا فرمایا تو وہ سات کے عدد پر ہی گھومتے رہتے ہیں۔ اور انسان کو سات سے پیدا فرمایا۔ ہمارے لئے سات چیزوں میں رزق پیدا فرمایا ہمارے اوپر سات آسمان بنائے اور سات ہی زمینیں بنائیں ہمیں سبع مثانی (سورۃ فاتحہ کی سات آیات) عطا فرمائی۔ اپنی کتاب میں سات قرابت داروں سے نکاح کرنے سے منع فرمایا۔ اپنی کتاب میں میراث کو سات حصوں میں تقسیم فرمایا۔ ہم اپنے جسم کے سات اعضاء پر سجدہ کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے سات بار کعبہ معظمہ کا طواف کیا، اور صفا مروہ کے درمیان سات بار سعی کی، جمرات پر سات مرتبہ رمی کی جاتی ہے اقامت دین کے لئے، یہ ان میں سے ہے جن کا اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ لہذا میں بھی لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری راتوں میں دیکھتا ہوں، باقی اللہ بہتر جانتا ہے حضرت عمر کو تعجب ہوا آپ نے فرمایا: اس مسئلہ میں میرے ساتھ اس کے علاوہ کسی نے موافقت نہیں کی جس کے سر کی

کھوپڑی کا ابھی جوڑا بھی مکمل نہیں ہوا۔

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیلۃ القدر کو آخری عشرے میں تلاش کرو۔ پھر فرمایا: اے لوگو! ابن عباس کی طرح اس کو کون بیان کرسکتا ہے؟

۲۸۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم :اِلْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْبَاقِيَاتِ مِنْ رَمَضَانَ،فِی التَّاسِعَةِ، وَالسَّابِعَةِ، أَوِالْخَامِسَةِ۔(۲۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی انتیسویں، ستائیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو۔

ماہِ رمضان تمام مہینوں کا سردار ہے

۲۹۔عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ:
سَيِّدُ الشُّهُوْرِ رَمَضَانُ،وَسَيِّدُ الْاَ يَامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ۔(۲۹)

---

(۲۸)......الجزء للحسن بن عرفة، حديث نمبر: ٤٤ ...... تاريخ بغداد ، جلد:١٢ ، صفحه: ٢٥٢

(۲۹)......الغيلانيات ، حديث نمبر: ١٨٤ ......الشعب الايمان ، حديث نمبر: ٣٦٣٨ ...... المصنف لابن ابی شيبة ، حديث نمبر: ٥٥٠٩ ...... المعجم الكبير ، جلد: ٩،صفحه: ٢٣٢

حضرت ابن مسعود ﷺ فرماتے ہیں:

رمضان مہینوں کا اور جمعہ دنوں کا سردار ہے۔

٣٠۔قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ غَالِبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَطِيَّةَ الْمُحَارَبِيّ لِنَفْسِهِ:

اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْ السَّمْعِ مِنِّيْ تَصَامِمُ

وَفِيْ بَصَرِيْ غُضٌ وَفِيْ مَنْطَقِيْ صَمْتٌ

فَحَظِّى اِذَا مِنْ صَوْمِيْ الْجوْعُ وَالظَّمَأُ

وَاِنْ قُلْتُ اَنِّيْ صُمْتُ يَوْمًا فَمَا صُمْتُ

عبدالرحمٰن بن عطیہ محاربی نے اپنے لئے شعر کہے:

جب میرے کانوں میں بہرا پن نہ پیدا ہوا اور آنکھیں نیچی نہ ہوں اور زبان خاموش نہ رہے تو میرے روزے سے میرا حصہ **فقط بھوک** اور پیاس ہے۔ اگر چہ میں خود کو روزہ دار کہتا رہوں۔

☆☆☆☆☆

فضائل

شهر رمضان

تصنیف

محدث کبیر الحافظ الامام ابی بکر

عبد اللہ بن محمد ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ۔ تخریج۔ تحقیق

ابو الحیاء محمد عرفان طریقتی القادری

حیاء اسلامک سنٹر چائنہ سکیم لاہور

امام ابن ابی الدنیا ایک نظر میں (۱)

نام ونسب:

آپ کا اصل نام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن سفیان القرشی البغدادی ہے۔ لیکن آپ امام ابن ابی الدنیا کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کی ولادت ۲۰۸ھ میں ہوئی۔

آپ کے اساتذہ کرام:

آپ نے اپنے والد، احمد بن ابراہیم الموصلی، احمد بن ابراہیم الدورقی، علی ابن الجعد، ابراہیم بن المنذر الحزامی، خلف بن ہشام، زہیر بن حرب، عبد اللہ بن عون الخزار، سریج بن یونس، سعید بن سلیمان واسطی، کامل بن طلحہ الجحدری، امام محمد بن اسماعیل بخاری، امام ابو داؤد السجستانی اور دیگر بے شمار علماء ومحدثین سے احادیث روایت کی ہیں۔

آپ کے تلامذہ:

امام ابن ابی الدنیا سے، امام ابن ماجہ، ابراہیم بن الجنید، حارث بن ابی اسامہ (اور یہ امام کے شیوخ سے ہیں)، عبد الرحمٰن بن ابی حاتم، ابو علی بن خزیمہ،

(۱) سیر اعلام النبلاء، ۳۹۷/۱۳

ابوالعباس بن عقدہ، عبداللہ بن اسماعیل بن بریہ الھاشمی، ابوبشر الدولابی سمیت کثیر محدثین نے احادیث روایت کیں اور آپ کی شاگردی کا شرف حاصل کیا۔

آپ کی تصانیف:

آپ کی تصانیف کی تعداد بہت زیادہ ہے۔آپ نے زیادہ تر اصلاحی موضوعات پر قلم چلایا اور ایک صوفی کے جیسی خدمت انجام دی۔آپ کی تصانیف میں سے چند کے نام حسب ذیل ہیں:

الادب، الاخوان، الامر بالمعروف، التھجد، التوبہ، التوکل، الجھاد، الجوع، الجیران، حسن الظن، الحلم، الحوائج، الخمول والتواضع، دلائل النبوۃ، فضائل القرآن، الفرج بعد الشدۃ، فضل رمضان، قضاء الحوائج، مجابی الدعوۃ، محاسبۃ النفس، من عاش بعد الموت، النوادر، الھواتف، الوجل، الورع، الیقین۔وغیرھم۔

آپ کے متعلق علماء کے اقوال:

ابوحاتم نے کہا: بغدادی صدوق ہیں۔(۲)

امام ابن جوزی نے کہا: آپ صاحب مروت، ثقہ اور صدوق ہیں۔(۳)

امام مزی نے کہا: حافظ الحدیث، صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔(۴)

---

(۲)......الجرح والتعدیل ۱۶۳/۵ (۳)......المنتظم ۱۴۸/۵

(۴)......تہذیب الکمال، ق ۳۶۷

امام ذہبی نے کہا: محدث، عالم اور صدوق ہیں۔ انکی تصانیف کثیر ہیں جن میں تعجب خیز معلومات ہیں۔(۵)

امام ابن کثیر نے کہا: حافظ الحدیث، ہر فن کے مصنف، نفع بخش مشہور و معروف کتابوں کے مصنف ہیں۔(۶)

امام ابن حجر نے کہا: صدوق، حافظ اور صاحب تصانیف ہیں۔(۷)

علامہ ابن تغری بردی نے کہا: آپ عالم، زاہد، متقی اور عبادت گزار ہیں۔ ان کی بہترین تصنیفات ہیں، آپ نے ایسے ایسے فنون پر کتابیں تحریر کیں کہ بعد کے لوگ ان فنون میں ان کے خوشہ چین ہیں۔ خلق کثیر نے ان سے احادیث روایت کیں ہیں اور علماء کرام ان کے ثقاہت، سچائی اور امانت داری پر متفق ہیں۔(۸)

وفات:

۲۸۱ھ میں آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور بغداد کے مغربی جانب شونیزیہ نامی جگہ پر مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔

---

(۵) [illegible] الحفاظ ۲/۶۷۷ وسیر اعلام النبلاء ۱۳/۳۹۹

(۶) البدایۃ والنہایۃ ۱۱/۷۱

(۷) التقریب ۳۵۹۱

(۸) النجوم الزاہرۃ ۳/۸۶

بسم الله الرحمن الرحيم

رجب میں استقبال رمضان کی تیاریاں

١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَجَبَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔(١)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رجب المرجب کا مہینہ آتا تو رسول اللہ ﷺ یوں دعا فرماتے:

اے اللہ! ہمارے لئے رجب اور شعبان کو بابرکت کر دے اور ہمیں (ماہِ) رمضان تک پہنچا۔

شب برأت مغفرت اور بخشش کی رات

٢۔ عَنْ أَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى یَنْزِلُ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْیَا فَیَغْفِرُ لِكُلِّ بَشَرٍ مَا خَلَا مُشْرِكًا أَوْ إِنْسَانٌ فِیْ قَلْبِهِ شَحْنَاءُ۔(٢)

(١)......المسند للامام احمد ٢٣٤٦ ...... المسند للبزار ٩٦١ ...... الدعاء للطبرانی ٩١١ ...... المعجم الاوسط ٢٣٤/١ ......عمل اليوم والليلة ٦٥٩ ......الحلية الاولياء ٢٦٩/٦ ......فضائل الاوقات، حديث نمبر: ١٤ ......لطائف المعارف، صفحه: ٢٣٤ ......مجمع الزوائد ١٦٥/٢

(٢)...... مسند بزار ٨٠ ...... كتاب السنة لابی عاصم، حديث نمبر: ٥٠٩ ......>

حضرت ابو بکر صدیق ﷛ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نصف شعبان (شب برأت) کو پہلے آسمان پر نزول اجلال فرماتا ہے اور مشرک اور کینہ پرور انسان کے علاوہ سب کو بخش دیتا ہے۔

مسندابی بکرللمروزی، حدیث نمبر: ۱۰٤ ...... الکامل لابن عدی، ۵/۳۰۹

ابن عدی نے کہا: یہ حدیث منکر ہے۔

میں کہتا ہوں محدثین کرام کا اصول ہے کہ جب حدیث منکر کے شواہد مل جائیں تو اس کی نکارت زائل ہو جاتی ہے اور اس حدیث کے متعدد شواہد موجود ہیں۔

(۱) اس حدیث کو معاذ بن جبل سے روایت کیا گیا ہے۔

السنۃ لابن ابی عاصم، حدیث نمبر: ۵۱۲ ...... المعجم الکبیر للطبرانی، جلد: ۲۰، صفحہ: ۱۰۸ ...... الصحیح لابن حبان، حدیث نمبر: ۵۶۶۵ ...... حلیۃ الاولیاء، جلد: ۵، صفحہ: ۱۹۱۔

(۲) حضرت ابو موسیٰ اشعری سے بھی مروی ہے۔

السنن لابن ماجہ، حدیث نمبر: ۱۳۹۰ ...... السنۃ لابی عاصم، حدیث نمبر: ۵۱۰

(۳) حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا گیا ہے:

المسند البزار، حدیث نمبر: ۲۰۴۶

(۴) ابو ثعلبہ خشنی سے روایت کی گئی

السنۃ لابن ابی عاصم، حدیث نمبر: ۵۱۱

(۵) عوف بن مالک سے بھی مروی ہے۔

٣۔ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: أَدْرَكْتُ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُحَدِّثُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا لَمْ أَنْسَهُ، إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ لِكُلِّ عَبْدٍ، إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ۔

حضرت کثیر بن مرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اصحاب رسول ﷺ و رضی اللہ عنہم کو ایسی حدیث بیان کرتے ہوئے پایا جسے میں بھولا نہیں (اور وہ یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات کو ہر (مومن) بندے کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور بدعتی کے۔

المسند للامام احمد، حدیث نمبر: ۱۶۶۵۳

(٦) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔

الجامع للترمذی، حدیث نمبر: ۷۳۹......السنن لابن ماجہ، حدیث نمبر: ۱۳۸۹......المسند للامام احمد، حدیث نمبر: ۲۶۰۷۷

غیر مقلدین کے اب تک کے سب سے بڑے محدث شیخ ناصر الدین البانی رقمطراز ہیں:

و جملة القول ان الحديث بمجموع هذه الطرق صحيح بلا ريب الصحة تثبت باقل منها عددا ما دامت سالمة من الضعف الشديد كما هو الشأن في هذا الحديث ۔(سلسلة الاحاديث الصحيحة، زیر حدیث نمبر: ۱۱۴۴)

یعنی خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان طرق کے سبب بلا شک و ریب یہ حدیث صحیح ہے۔ صحت تو اس سے بہت کم طرق سے ثابت ہو جاتی ہے جب کہ حدیث شدید قسم کے ضعف سے سلامت ہو جیسا کہ یہ حدیث سلامت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

٤ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: ذَكَرَ النِّصْفَ مِنْ شَعْبَانَ، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ الذُّنُوْبَ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ۔(٤)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پندرھویں شعبان کا ذکر کیا تو فرمایا:

اس رات اللہ تعالیٰ بنوکلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

٥ـ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ فِيْهِ مِنَ الذُّنُوْبِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ، قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ،سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يُفَسِّرُ الْمَشَاحِنَ، فَقَالَ: كُلُّ صَاحِبِ بِدْعَةٍ فَارَقَ عَلَيْهَا أُمَّتَهُ۔(٥)

کثیر بن مرہ کہتے ہیں کہ اس رات اللہ تعالیٰ مشرک اور بدعتی کے سوا سب لوگوں کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں میں نے امام اوزاعی کو مشاحن کا معنی بیان کرتے ہوئے سنا کہ مشاحن ہر وہ بدعتی ہے جس کی وجہ سے

---

(٤)......السنن لابن ماجه،حديث نمبر: ١٣٨٩ ......المسند للامام احمد ، حديث نمبر:٢٦٠٧٧ ۔ حدیث صحیح ہے اس کی تحقیق ہم حدیث نمبر دو کے تحت کر آئے ہیں۔)

(٥)......امام دارقطنی نے اس اثر کو"النزول، حدیث نمبر:٨٣" کے تحت روایت کیا ہے۔ یہ اثر کثیر بن مرۃ پر موقوف ہے لیکن یہ روایت مرفعا پہلے گزر چکی ہے۔

امت میں افتراق پیدا ہو۔

شب برأت میں پورے سال کے امور لکھے جاتے ہیں

٦۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنَ أَبِیْ الْمُغِیْرَةَ بْنِ الْاَخْنَسِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تُقْطَعُ الْاٰجَالُ مِنْ شَعْبَانَ اِلٰی شَعْبَانَ حَتّٰی اِنَّ الرَّجُلَ لَیَنْکِحُ وَیُوْلَدُ لَهٗ وَقَدْ خَرَجَ اسْمُهٗ فِی الْمَوْتٰی۔(٦)

عثمان بن ابوالمغیرہ بن الاخنس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک کی اموات کو لکھا جاتا ہے حتی کہ ایک آدمی نکاح کرتا ہے، اس کے اولاد ہوتی ہے حالآنکہ اس کا نام مردوں کی فہرست میں لکھا ہوتا ہے۔

٧۔ عَنْ عِکْرِمَةَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی:﴿فِیْهَا یُفْرَقُ کُلُّ أَمْرٍ حَکِیْمٍ﴾قَالَ: لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ یُدَبِّرُ أَمْرَ السَّنَةِ، وَیُنْسَخُ الْاَمْوَاتُ مِنَ الْاَحْیَاءِ وَیُکْتَبُ الْحَاجُ فَلَا یَنْقُصُ مِنْهُمْ وَلَا یَزِیْدُ فِیْهِمْ أَحَدٌ۔(٧)

---

(٦)......حدیث مرسل: تفسیر ابن کثیر: ٤/ ١٢٤ ......لطائف المعارف لابن رجب، صفحہ: ٢٥٦ ......تفسیر ابن جریر ١٣/ ١٠٩ ......الشعب الایمان، حدیث نمبر: ٣٨٣٩ ......تفسیر بغوی، ٧/ ٢٢٨ ...... کنز العمال ٤٢٧٨٠ ...... اتحاف السادة المتقین ١٠/ ٢٨١

(٧)......تفسیر ابن جریر ١٣/ ١٠٩، الترغیب والترہیب للاصبہانی، حدیث نمبر: ١٨٥٥

حضرت عکرمہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

شعبان کی پندرھویں رات میں پورے سال کے کاموں کی تدبیر کی جاتی ہے اور زندوں کی موت اور حاجیوں کی قسمت میں حج لکھ دیا جاتا ہے اور پھر اس میں کمی بیشی نہیں کی جاتی۔

٨۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِيْ شَعْبَانَ، وَذَلِكَ لِأَنَّهُ يُنْسَخُ فِيْهِ آجَالُ مَنْ يَمُوْتُ إِلَى الْعَامِ الْمُقْبِلِ۔(٨)

عطا بن یسار کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (رمضان شریف کے علاوہ) شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہ رکھا کرتے تھے کیونکہ اس مہینے میں آئندہ سال مرنے والوں کی موت مقدر کر دی جاتی ہے۔

---

(٨)……المصنف لابن ابی شیبة، حدیث نمبر: ٩٧٦٤

ابو یعلیٰ نے مسند، حدیث نمبر ۴۹۱۱ کے تحت حضرت عائشہ صدیقہ سے ایک روایت کی ہے جو اس حدیث کی ہم معنی ہے۔ آپ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ روزے رکھنے کیلئے آپ کے نزدیک سب سے محبوب مہینہ شعبان ہے، (ایسا کیوں ہے؟) فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس سال (میں ہونے والی) اموات کو لکھ دیتا ہے لہذا مجھے یہ پسند ہے کہ جب میری وفات کا وقت لکھا جائے تو میں روزہ دار رہوں۔ واللہ اعلم

موت سے قبل جنت کی خوشخبری

۹۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَفَعَهُ، قَالَ: مَنْ صَلَّى لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ رَمَضَانَ وَلَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ مِأَةَ رَكْعَةٍ يَقْرَأُ فِيْهَا ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ أَلْفَ مَرَّةٍ، لَمْ يَمُتْ حَتَّى يُبَشَّرُ بِالْجَنَّةِ۔

حضرت محمد بن علی مرفوعا بیان کرتے ہیں کہ جس نے رمضان المبارک اور شعبان المعظم کی پندرھویں رات کو سو رکعت نوافل ادا کیے اور ان میں ہزار مرتبہ ''قل هو الله احد'' (پوری سورت) تلاوت کی تو جب تک اسے جنت کی خوشخبری نہ مل جائے موت نہیں آئے گی۔

ماہِ رمضان اور اس کی فضیلت کا بیان

۱۰۔عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاِحْتِسَابًا، غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا، غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔(۱۰)

---

(۱۰)……المسند للامام احمد، حديث نمبر: ۱۰۱۲۳ …… المسند الطيالسهی، حديث نمبر: ۲۳۶۰ …… الصحيح للبخاری، حديث نمبر: ۱۹۰۱ ……الصحيح لمسلم، حديث نمبر: ۷۶۰

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کے ساتھ ماہِ رمضان کا روزہ رکھا تو اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کے ساتھ لیلۃ القدر میں قیام کیا (نمازِ تراویح اور نوافل ادا کئے) اس کے بھی گذشتہ تمام گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

۱۱۔ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، وَعَرَفَ حُدُوْدَهُ، وَحَفِظَ مَا یَنْبَغِیْ لَهُ أَنْ یَتَحَفَّظَ، کُفِّرَ مَاقَبْلَهُ۔(۱۱)

حضرت ابو سعید خدری ﷛ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جس نے رمضان کے روزے رکھے، اس کی حدود کو پہچانا اور جن کاموں سے محفوظ رہنا تھا ان سے محفوظ رہا تو اس کے پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیا گیا۔

۱۲۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا

---

(۱۱)......المسند للامام احمد، حدیث نمبر:۱۱۵۲٤......المسند لابی یعلیٰ، حدیث نمبر:۱۰۵۸......الصحیح لابن حبان، حدیث نمبر: ۳٤۳۳......الحلیلة لابی نعیم، جلد:۸،صفحہ:۱۸۰......الشعیب الایمان، حدیث نمبر: ۳٦۲۳......فضائل الاوقات،حدیث نمبر: ۵۳

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔(۱۲)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کے ساتھ ماہِ رمضان کا روزہ رکھا تو اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیئے گئے۔ اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کے ساتھ لیلۃ القدر میں قیام کیا (نمازِ تراویح اور نوافل ادا کئے) اس کے بھی گذشتہ تمام گناہوں کو معاف کر دیا گیا۔

۱۳۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ: قَدْ جَاءَ کُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ، اِفْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ صِیَامَهُ، تُفْتَحُ فِیْهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ فِیْهِ أَبْوَابُ الْجَحِیْمِ، وَیُغَلُّ فِیْهِ الشَّیَاطِیْنُ، فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَیْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ۔(۱۳)

---

(۱۲)......الصحیح للبخاری، حدیث نمبر: ۲۰۱۴...... المسند للحمیدی، حدیث نمبر: ۹۵۰......السنن للنسائی، حدیث نمبر: ۲۲۰۱...... المسند للامام احمد، حدیث نمبر: ۷۶۸٤......السنن لابی داود، حدیث نمبر: ۱۳۷۲......الصحیح لابن خزیمة، حدیث نمبر: ۱۸۹٤

(۱۳)......الترغیب والترهیب ۹۸/۲...... المصنف لابن ابی شیبة، حدیث نمبر: ۸۸٦۷......المسند للامام احمد، حدیث نمبر: ۷۱۵۱......>

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کے ساتھ ماہِ رمضان کا روزہ رکھا تو اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کے ساتھ لیلۃ القدر میں قیام کیا (نمازِ تراویح اور نوافل ادا کئے) اس کے بھی گذشتہ تمام گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

۱۱۔ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، وَعَرَفَ حُدُوْدَهُ، وَحَفِظَ مَا یَنْبَغِیْ لَهُ أَنْ یَتَحَفَّظَ، کُفِّرَ مَاقَبْلَهُ۔ (۱۱)

حضرت ابو سعید خدری ﷛ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جس نے رمضان کے روزے رکھے، اس کی حدود کو پہچانا اور جن کاموں سے محفوظ رہنا تھا ان سے محفوظ رہا تو اس کے پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیا گیا۔

۱۲۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا

---

(۱۱)......المسند للامام احمد، حدیث نمبر:۱۱۵۲٤......المسند لابی یعلیٰ، حدیث نمبر:۱۰۵۸...... الصحیح لابن حبان، حدیث نمبر: ۳٤۳۳ ...... الحلیلة لابی نعیم، جلد:۸، صفحه:۱۸۰...... الشعیب الایمان، حدیث نمبر: ۳٦۲۳......فضائل الاوقات، حدیث نمبر: ۵۳

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔(۱۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کے ساتھ ماہِ رمضان کا روزہ رکھا تو اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیئے گئے۔ اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کے ساتھ لیلۃ القدر میں قیام کیا (نمازِ تراویح اور نوافل ادا کئے) اس کے بھی گذشتہ تمام گناہوں کو معاف کر دیا گیا۔

۱۳۔ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ: قَدْ جَاءَ كُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ، اِفْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ صِیَامَهُ، تُفْتَحُ فِیْهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ فِیْهِ أَبْوَابُ الْجَحِیْمِ، وَیُغَلُّ فِیْهِ الشَّیَاطِیْنُ، فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَیْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ۔(۱۳)

---

(۱۲)......الصحیح للبخاری، حدیث نمبر: ۲۰۱۴ ...... المسند للحمیدی، حدیث نمبر: ۹۵۰ ......السنن للنسائی، حدیث نمبر: ۲۲۰۱ ...... المسند للامام احمد، حدیث نمبر: ۷۶۸۴ ......السنن لابی داود، حدیث نمبر: ۱۳۷۲ ......الصحیح لابن خزیمة، حدیث نمبر: ۱۸۹۴

(۱۳)......الترغیب والترهیب ۲/۹۸ ...... المصنف لابن ابی شیبة، حدیث نمبر: ۸۸۶۷ ......المسند للامام احمد، حدیث نمبر: ۷۱۵۱ ......>

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو ماہِ رمضان کی آمد پر خوشخبری سناتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تمہارے پاس ماہِ رمضان آرہا ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض قرار دیئے ہیں۔ اس مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو باندھ دیا جاتا ہے۔ اس مہینے میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس کی خیر سے محروم رہا وہ محروم ہی ہے۔

١٤ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔(١٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کے ساتھ ماہِ رمضان کا

السنن للنسائی، حدیث نمبر: ٢١٠٥......فضائل الاوقات، حدیث نمبر: ٣٤......الشعب الایمان، حدیث نمبر: ٣٦٠٠

(١٤)...... المصنف، حدیث نمبر: ٨٨٧٥......المسند للامام احمد، حدیث نمبر: ٧١٧٣......الصحیح للبخاری، حدیث نمبر: ٣٨......السنن للنسائی، حدیث نمبر: ٢٢٠٣......السنن لابن ماجه، حدیث نمبر: ١٦٤١......الصحیح لابن حبان، حدیث نمبر: ٣٤٣٢۔

روزہ رکھا تو اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

١٥۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ: قَدْ جَاءَ كُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ، اِفْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيْهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ فِيْهِ أَبْوَابُ الْجَحِيْمِ، وَيُغَلُّ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ، فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ۔(١٥)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو ماہِ رمضان کی آمد پر خوشخبری سناتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارے پاس ماہِ رمضان آرہا ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض قرار دیئے ہیں۔اس مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو باندھ دیا جاتا ہے۔اس مہینے میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔جو اس کی خیر سے محروم رہا وہ محروم ہی ہے۔

ماہِ رمضان میں مومن اور منافق کا فرق

١٦۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِيْ يَحْلِفُ بِهِ، لَقَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ مَا أَظَلَّ شَهْرٌ قَطُّ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْهُ، وَلَا أَتَى عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ شَهْرٌ قَطُّ أَضَرُّ عَلَيْهِمْ مِنْهُ، إِنَّ اللّٰهَ لَيَكْتُبُ نَوَافِلَهُ

(١٥)......دیکھئے حدیث نمبر: ١٣ کی تخریج۔

وَأَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهُ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَعُدُّ فِيهِ الْقُوَّةَ لِلْعِبَادَةِ، وَإِنَّ الْمُنَافِقَ لَيَعُدُّ فِيهِ الْغَفَلَاتُ ، فَهُوَ غَنَمٌ لِلْمُؤْمِنِ، وَوِزْرٌ عَلَى الْمُنَافِقِ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَ هَا۔(١٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس ذات کی قسم جو قسم کے لائق ہے، تم پر ایسا مہینہ (رحمت بن کر) چھایا ہے جس سے بہتر کوئی مہینہ مومنوں پر نہیں آیا۔ اور منافقوں پر اس سے سخت مہینہ کوئی نہیں ۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ اس کے نوافل اور اس کے اجر کو شروع ہونے سے پہلے ہی لکھ دیتا ہے۔ اور کوئی شک نہیں کہ مومن میں اس مہینے میں عبادت کی قوت لوٹائی جاتی ہے اور منافق میں غفلت، اور مومن کیلئے یہ مہینہ غنیمت اور منافق کیلئے بوجھ ہے۔ (راوی کہتے ہیں) یا اس سے ملتا جلتا کوئی جملہ ارشاد فرمایا۔

١٧ ۔عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ، قَالَ، قُلْتُ لِاَبِيْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدِّثْنِيْ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِيكَ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْكُمْ صِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَسَنَّ لَكُمْ قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا ، خَرَجَ مِنَ الذُّنُوْبِ كَيَوْمِ

(١٦)...... المصنف لابن ابی شیبة، حدیث نمبر: ٨٨٧٦ ...... المسند للامام احمد ،حدیث نمبر:٨٨٧٩......الصحیح لابن خزیمة، حدیث نمبر: ١٨٨٤...... فضائل رمضان ٢٤ و ٢٥......فضائل الاوقات، ٥٤

وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔(۱۷)

نضر بن شیبان بیان کرتے ہیں میں نے سلمہ بن عبدالرحمٰن سے کہا مجھے کوئی ایسی بات سناؤ جو تم نے اپنے والد سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تو انہوں نے یہ حدیث بیان کی:

بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اور اس میں قیام کو سنت قرار دیا ہے۔ جس نے اس ماہِ مبارک کے روزے رکھے اور ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کے ساتھ اس میں قیام کیا تو وہ گناہوں سے یوں پاک ہو گیا جیسے اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

ماہِ رمضان میں امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ خصوصیات

۱۸۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أُعْطِیَتْ أُمَّتِیْ فِیْ رَمَضَانَ خَمْسُ خِصَالٍ۔ لَمْ تُعْطِهِنَّ أُمَّةٌ کَانَتْ قَبْلَهُمْ۔: خَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ عِنْدَ اللّٰهِ، أَطْیَبُ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ، وَیَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْمَلَائِکَةُ حَتّٰی یُفْطِرُوْا، وَتُصْفَدُ مَرَدَّةُ الشَّیَاطِیْنِ، فَلَا یَصِلُوْنَ اِلٰی مَا کَانُوْا یَصِلُوْنَ اِلَیْهِ، وَیُزَیِّنُ اللّٰهُ جَنَّتَهُ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ، فَیَقُوْلُ:

---

(۱۷)......السنن للنسائی، حدیث نمبر: ۲۲۰۷ ......السنن لابن ماجه، حدیث نمبر: ۱۳۲۸ ......المسند للامام احمد ، حدیث نمبر: ۱۲۲۰ ......الصحیح لابن خزیمة ، حدیث نمبر: ۲۲۰۱ ......فضائل رمضان لابن شاهین ، حدیث نمبر: ۲۸ ......فضائل الاوقات للبیهقی، حدیث نمبر: ۴۲۔

يُوْشَكُ عِبَادِيْ الصَّالِحُوْنَ أَنْ يُلْقَوْا عَنْهُمُ الْمَؤُوْنَةَ وَالْأَذَى، وَيَصِيْرُوْا اِلَيْكَ، وَيَغْفِرُ لَهُمْ فِيْ آخِرِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ۔

فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ لَا ، وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا يُوَفّٰى أَجْرَهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ عَمَلِهِ۔(۱۸)

حضرت ابوہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری امت کو ماہِ رمضان میں پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو اس سے پہلی امتوں کو عطا نہیں ہوئیں۔

(۱) روزہ داروں کے منہ کی خوشبو اللہ عزوجل کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار ہے۔

(۲) اور فرشتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ روزہ نہ افطار کرلیں۔

(۳) سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور وہ وہاں تک نہیں پہنچ سکتے

---

(۱۸)......المسند للامام احمد، حدیث نمبر: ۷۹۲۲......قیام رمضان للمروزی معه مختصره للمقریزی، حدیث نمبر: ۴۸...... المسند للبزار، حدیث نمبر: ۹۶۳......مشکل الاثار للطحاوی ۴ /۱۴۶...... الترغیب والترهیب للاصبهانی ، حدیث نمبر: ۱۷۵۷ ...... فضائل الاوقات للبیهقی، حدیث نمبر: ۳۵

جہاں تک پہنچ جایا کرتے تھے۔

(۴) اللہ تعالیٰ ہر روز جنت کو سجاتا ہے، پھر فرماتا ہے: قریب ہے کہ میرے صالح بندوں پر سے اذیت وتکلیف کو ہٹا دیا جائے اور وہ تجھ میں داخل ہوں۔

(۵) رمضان المبارک کی آخری رات کو ان کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ ''شب قدر'' ہے؟ فرمایا، نہیں بلکہ جب مزدور اپنا کام مکمل کرتا ہے تو اس کو اس کی مزدوری دی جاتی ہے۔ (یعنی ماہِ رمضان کی آخری رات مزدوری لینے کی رات ہے، کیونکہ اس رات ماہِ رمضان کی عبادات ختم ہوتی ہیں۔)

کچھ جنتیں خاص طور پر تیار کی گئی ہیں

۱۹۔ عَنْ أَبِی بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ اللّٰہَ۔ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی۔ بَنٰی جِنَانًا کُلُّھَا مِنْ یَاقُوْتٍ أَحْمَرَ، أَسَاسُھَا وَأَعَالِیْھَا شَبَکٌ بِالذَّھَبِ، عَلَیْھَا سُتُوْرُ السُّنْدُسِ وَالْاِسْتَبْرَقِ، وَکُلُّ جَنَّةٍ طُوْلُھَا مِائَةُ عَامٍ وَعَرْضُھَا مِائَةُ عَامٍ، فِیْ کُلِّ جَنَّةٍ مِائَةُ أَلْفِ قَصْرٍ، فِیْ کُلِّ قَصْرٍ قُبَّةٌ بَیْضَاءُ، سَمَاؤُھَا زَبَرْجَدُ الْأَخْضَرِ، اَلْأَنْھَارُ تَطَّرِدُ فِیْ حِیْطَانِھَا، وَالْأَشْجَارُ دَانِیَةٌ عَلَیْھَا، یَقُوْلُ: ھٰذِہِ الْجَنَّةُ صَاحِبُھَا یَنْعَمُ فَلَا یَأْسَ، وَیَخْلُدُ لَایَمُوْتُ، لَاتَبْلٰی ثِیَابُكَ، وَلَا یَفْنٰی شَبَابُكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: تِلْكَ جِنَانٌ بُنِیَتْ لِمَنْ صَامَ شَھْرَ رَمَضَانَ، یَھَبُھَا اللّٰہُ لِأَھْلِھَا

یَوْمَ الْفِطْرِ۔(۱۹)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسی جنتیں تیار فرمائی ہیں جو تمام کی تمام سرخ یاقوت سے بنی ہیں، ان کی بنیادوں اور دیواروں پر سونا چڑھایا گیا ہے، ان کی چھتیں سندس اور استبرق کی بنی ہیں۔ ہر جنت کی لمبائی سو سال کی مسافت جتنی ہے۔ ہر جنت میں ایک لاکھ محلات ہیں اور ہر محل میں نورانی منبر ہے۔ ان کی چھتیں سبز زبرجد کی بنی ہیں۔ ان کے صحنوں میں نہریں بہتی ہیں اور ان پر درختوں نے سایے کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "یہ جنتیں ہیں جن میں داخل ہونے والا آسائشوں میں رہے گا کبھی مایوس نہ ہوگا، ہمیشہ رہے گا کبھی موت نہ آئے گی" نہ تیرے کپڑے پھٹیں گے اور نہ تیری جوانی زائل ہوگی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جنتیں ماہِ رمضان کا روزہ رکھنے والے کیلئے بنائی گئی ہیں۔ فطر کے روز اللہ تعالیٰ یہ روزے داروں کو ہبہ کردیتا ہے۔

ماہِ رمضان کی خاص دعا

۲۔ عَنْ أَبِیْ جَعْفَرٍ، قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم، إِذَا اسْتَهَلَّ هِلَالَ شَهْرِ رَمَضَانَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، وَالْعَافِيَةِ الجلة،

(۱۹)…… کنز العمال، حدیث نمبر: ۲۴۲۶۶

وَرَفْعِ الْاَسْقَامِ، وَالْعَوْنِ عَلَى الصِّيَامِ وَالصَّلٰوةِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، اَللّٰهُمَّ سَلِّمْنَا لِرَمَضَانَ وَسَلِّمْهُ لَنَا، وَتُسَلِّمُهُ مِنَّا حَتّٰى يَخْرُجَ رَمَضَانُ وَقَدْ غَفَرْتَ لَنَا وَرَحِمْتَنَا وَعَفَوْتَ عَنَّا! ثُمَّ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ، فَيَقُوْلُ: اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ هٰذَا اَبْوَابُ الْجِنَانِ، وَنَادٰى مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطٰى؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرُ لَهٗ؟ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ كُلَّ مُنْفِقٍ خَلَفًا وَعَجِّلْ لِكُلِّ مُمْسِكٍ تَلَفًا، حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: اَلْيَوْمُ يَوْمُ الْجَائِزَةِ، فَاَغْدُوْا فَبَادِرُوْا خُذُوْا جَوَائِزَكُمْ۔ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ: جَوَائِزُ۔ لَا تُشْبِهُ جَوَائِزَ الْاُمَرَاءِ۔(۲۰)

---

(۲۰)…… کنز العمال، حدیث نمبر: ۲٤۲۸۸

اس حدیث کے بعض اجزاء کے شواہد موجود ہیں جن سے اس کا حسن ہونا ثابت ہے۔ صحیح ابن حبان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب چاند دیکھتے تو دعا فرماتے ''اے اللہ! اس چاند کو ہمارے لئے امن اور ایمان والا، سلامتی اور اسلام والا بنادے۔''

دوسرا فقرہ امام طبرانی نے ''الدعاء'' میں روایت کیا ہے، حضرت عبادہ بن صامت ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ کلمات تعلیم فرماتے:

''اے اللہ! مجھے رمضان (میں عبادات کرنے کیلئے) سلامتی عطا فرما۔ اور رمضان کو میرے لئے سلامتی والا بنا اور میری طرف سے اسے قبول فرما……>

حضرت امام ابوجعفر (امام محمد باقر) رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رمضان کا مبارک مہینہ آتا تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے: اے اللہ اس چاند کو ہمارے لئے امن وامان، سلامتی، اسلام، عافیت، بیماریاں رفع کرنے والا، نماز اور تلاوت پر مددگار بنادے۔ اے اللہ ہمیں رمضان کیلئے اور اس کو ہمارے لئے سلامت رکھ۔ اور اس کے گزر جانے تک ہمیں تندرستی نصیب فرما۔ بے شک تو نے ہمیں بخشا، ہم پر رحمت کی اور درگزر فرمایا۔ پھر آپ ﷺ لوگوں کی طرف چہرے کر کے فرماتے۔ اے لوگو! یہ جنتوں کے دروازے ہیں اور ایک منادی ندا دے رہا ہے۔ ہے کوئی سوال کرنے والا کہ اسے عطا کیا جائے، ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ اسے بخش دیا جائے۔ اے اللہ ہر خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ عطا فرما اور ہر روک لینے والے کے (اجر کو) تلف کرنے میں جلدی فرما۔

حتیٰ کہ جب عید کا دن ہوتا ہے تو آسمان سے ندا دینے والا ندا دیتا ہے اور کہتا ہے آج مہمان نوازی کا دن ہے پس تم صبح سویرے اٹھو اور مہمانی میں جلدی کرو۔ ابوجعفر کہتے ہیں یہ امراء کی مہمانی کی طرح نہیں ہے۔

۲۱۔ عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أَتَى عَلَيْهِ شَهْرُ رَمَضَانَ صَحِيْحًا مُسْلِمًا صَامَ نَهَارَهُ، وَصَلَّى وِرْدًا مِنْ

اور تیسرا فقرہ جنت کے دروازے کھلنے، جہنم کے بند ہونے اور شیاطین کے جکڑے جانے کے متعلق حدیث صحیح سے ثابت اور معروف ومشہور ہے۔

لَيْلِهِ، وَغَضَّ بَصَرَهُ، وَحَفِظَ فَرْجَهُ وَلِسَانَهُ وَيَدَهُ، وَحَافَظَ عَلَى صَلَاتِهِ مَجْمُوْعَةً، وبَكَّرَ إِلَى جَمْعِهِ، فَقَدْ صَامَ الشَّهْرَ وَاسْتَكْمَلَ الْأَجْرَ، وَأَدْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَفَازَ بِجَائِزَةِ الرَّبِّ، قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: جَائِزَةٌ لَاتُشْبِهُ جَوَائِزَ الْأُمَرَاءِ۔(۲۱)

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے اسلام اور تندرستی کی حالت میں رمضان کا مہینہ پایا پھر اس کے دن میں روزہ رکھا اور رات میں قیام کیا (نماز پڑھی) اپنی آنکھوں کو جھکا کر رکھا اپنی شرمگاہ، زبان اور ہاتھوں کی حفاظت کی اور تمام نمازوں کی حفاظت کی اور نیکیاں اکٹھی کرنے میں جلد بازی کی تو اس نے پورے مہینے کا روزہ رکھا اور پورا پورا اجر پالیا اور لیلۃ القدر کو پالیا اور اپنے رب کی مہمان نوازی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ ابو جعفر کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی مہمان نوازی امراء کی مہمان نوازی کی طرح نہیں ہے۔

جب رمضان کا چاند نظر آتا ہے تو

۲۲۔ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ:

إِذَا هَلَّ رَمَضَانُ هَبَّتْ رِيْحٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ، فَصَفَقَتْ وَرَقُ الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ الْحُوْرُ الْعَيْنُ إِلَى ذٰلِكَ، فَيَقُلْنَ أَيْ رَبِّ اِجْعَلْ

(۲۱)...... لطائف المعارف، صفحہ: ۳۴۰

لَنَا مِنْ عِبَادِكَ فِيْ هَذَا الشَّهْرِ أَزْوَاجًا تَقَرَّ أَعْيُنُهُمْ بِنَا، وَتَقَرَّ أَعْيُنُنَا بِهِمْ، قَالَ:۔ فَمَا مِنْ عَبْدٍ صَامَ رَمَضَانَ، إِلَّا زَوَّجَهُ اللّٰهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعَيْنِ، مِمَّا نَعَتَ اللّٰهُ۔ ﴿حُوْرٌ مَقْصُوْرَاتٌ فِيْ الْخِيَامِ﴾ [الرحمن: ٧٦]۔، لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُوْنَ أَلْف وَصِيْفٌ، وَسَبْعُوْنَ أَلْفُ وَصِيْفَةٌ لِحَاجَتِهَا، وَلِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ لَوْنٌ مِنَ الطِّيْبِ، وَلِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَلْفُ وَصِيْفٍ، فِيْ يَدِ كُلِّ وَصِيْفٍ صَحْفَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيْهَا لَوْنٌ مِنَ الطَّعَامِ، يَجِدُ لِآخِرِ لُقْمَةٍ مِنْهَا مَا يَجِدُ لِأَوَّلِهَا، وَيُعْطِي زَوْجَهَا مِثْلَ ذَلِكَ عَلَى سَرِيْرٍ مِنْ يَاقُوْتٍ، عَلَيْهِ أَكْلِيْلٌ مِنْ يَاقُوْتٍ، فِيْ سُوَّارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، هَذَا لِكُلِّ يَوْمٍ صَامَهُ مِنْ رَمَضَانَ سِوَى مَا عَمِلَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ۔(٢٢)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

جب ماہِ رمضان المبارک کا چاند نظر آتا ہے تو عرش کے نیچے سے ایک

---

(٢٢)......المسند لابی یعلی، حدیث نمبر: ٥٢٧٣......الصحیح لابن خزیمة، حدیث نمبر: ١٨٨٦...... الترغیب والترهیب للاصبهانی، حدیث نمبر: ١٧٦٥......الموضوعات لابن الجوزی ٢/١٨٨......المطالب العالیة ١/٢٧٣......المعجم الکبیر ٢٢/٩٦٧......اسد الغابة ٦/٢٨٧

ہوا چلتی ہے اور جنت کے پتوں کو ہلاتی ہے تو بڑی آنکھوں والی حوریں اس کو دیکھ کر عرض کرتی ہیں ، اے ہمارے رب ! اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے ہمارے لئے شوہر بنا جن کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں اور ہماری آنکھیں ان سے ٹھنڈی ہوں۔ (حضور ﷺ نے فرمایا) پس جو بھی بندہ ماہِ رمضان المبارک کا روزہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ ان حوروں کے ساتھ اس کا نکاح کر دیتا ہے جن کی تعریف خود اس نے بیان فرمائی ہے:

"حور **مقصورات فی الخیام**"

بڑی آنکھوں **والی حوریں جو خیموں میں باپردہ** ہیں۔

ان میں سے ہر عورت کیلئے حاجت برآری کے واسطے ستر ہزار خدمت گزار لڑکے اور ستر ہزار خدمت گزار لڑکیاں ہیں۔ اور ان میں سے ہر عورت کیلئے مختلف قسم کی خوشبوئیں ہیں ۔ اور ہر عورت کیلئے ایک ہزار خدمت گزار لڑکے ہیں جن میں سے ہر کسی کے ہاتھ میں سونے کا بڑا سا پیالہ ہے جس کے اندر مختلف قسم کے کھانے ہیں۔ آدمی اس میں سے آخری لقمے سے وہی (راحت ولذت) پائے گا جو پہلے لقمے سے پاتا ہے۔ اور ان عورتوں (حوروں) کے شوہر کو اسی کی مثل عطا کیا جائے گا، اور وہ یاقوت کے تخت پر ہوگا اور اس کے سر پر یاقوت کا تاج ہوگا اور اس کے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہونگے ۔ اور یہ سب کچھ ماہِ رمضان کے ہر روزے کا بدلہ ہے اور روزے کے علاوہ جو نیکیاں کرے گا وہ اس کے علاوہ اجر

رکھتی ہیں۔

ماہِ رمضان کی خصوصی برکات

۲۳ عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ: تَسْبِيْحَةٌ فِیْ رَمَضَانَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ تَسْبِيْحَةٍ فِیْ غَيْرِهٖ۔(۲۳)

امام زہری فرماتے ہیں:

ماہِ رمضان میں ایک مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہنا غیر رمضان میں ہزار بار سبحان اللہ کہنے سے زیادہ اجر رکھتا ہے۔

۲۴۔ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ، وَرَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِبْسِطُوْا فِی النَّفْقَةِ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَاِنَّ النَّفْقَةَ فِيْهِ كَالنَّفْقَةِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔(۲۴)

ضمرہ بن حبیب اور راشد بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماہِ رمضان میں خرچ کرو بے شک اس میں خرچ کرنا راہِ خدا میں خرچ کرنے کی مثل ہے۔

۲۵۔ عَنْ أَبِیْ بَكْرِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَشْيَخَتَنَا يَقُوْلُوْنَ: اِذَا حَضَرَ شَهْرُ رَمَضَانَ، قَدْ حَضَرَ مُطَهِّرٌ، وَيَقُوْلُوْنَ:

(۲۳)......الترغيب والترهيب للاصبهانی، حديث نمبر: ۱۷۶۰

(۲٤)...... كنز العمال، حديث نمبر: ۲۳٦۷۲

اِنْبَسِطُوْا بِالنَّفْقَةِ فِيْهِ، فَاِنَّهَا تُضَاعَفُ كَالنَّفْقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَيَقُوْلُوْنَ: اَلتَّسْبِيْحَةُ فِيْهِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ تَسْبِيْحَةٍ فِيْ غَيْرِهٖ۔

ابو بکر بن ابی مریم بیان کرتے ہیں، میں نے میرے مشائخ کو کہتے ہوئے سنا:

جب رمضان المبارک کا مہینہ آئے تو بے شک پاک کر دینے والا مہینہ آ گیا۔ اور وہ (مشائخ کرام) فرماتے ہیں اس مہینے میں خوشدلی سے خرچ کرو کیونکہ راہِ خدا میں خرچ کرنے کی طرح اس کا اجر بھی دگنا کر کے عطا کیا جاتا ہے۔ اور اس مہینے میں ایک تسبیح پڑھنا دوسرے مہینوں میں ہزار تسبیح پڑھنے سے افضل ہے۔

٢٦۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: اِنَّ كُلَّ يَوْمٍ يَصُوْمُهُ الْعَبْدُ فِيْ رَمَضَانَ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ غَمَامَةٍ مِنْ نُوْرٍ، فِيْ تِلْكَ الْغَمَامِ قَصْرٌ مِنْ دُرٍّ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ بَابٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ۔

قیس بن خالد جہنی بیان کرتے ہیں:

ماہِ رمضان کے جس دن میں بندہ روزہ رکھے گا تو بروز قیامت وہ نور کے بادل کی صورت میں آئے گا جس میں موتیوں کا بنا ہوا محل ہوگا اور اس کے سرخ یاقوت کے ستر ہزار دروازے ہوں گے۔

ماہِ رمضان میں مسجدوں کو معطر کرنا

٢٧۔ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: كَانَ ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ، وَحَمِيْدُ

الطَّوِيْلُ ـ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ۔ يَتَطَيَّبَانِ وَيَغْتَسِلَانِ لِأَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ، وَثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَيُحِبَّانِ أَنْ يُّطِيْبَ الْمَسْجِدَ بِنُضُوْحٍ۔(۲۷)

حماد بن سلمہ بیان کرتے ہیں: ثابت بنانی اور حمید الطویل رحمہما اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی چوبیسویں اور تیئسویں کو غسل کرتے اور خوشبو لگاتے۔ اور مسجدوں کو خوشبو سے معطر کرنا ان کو محبوب تھا۔

۲۸۔ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْهِ وَخَيْثَمَةَ، قَالَا: كَانَ يُقَالُ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ مَاتَ مِنْ عَامِهِ ذٰلِكَ، دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

علاء بن میسب اپنے والد اور حضرت خیثمہ سے روایت کرتے ہیں کہ کہا جاتا تھا جس نے ماہِ رمضان المبارک کے روزے رکھے پھر اس سال اس کا وصال ہو گیا تو وہ جنت میں داخل ہوا۔

۲۹۔ عَنْ مَرْوَانِ الْمُقَفَّعِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا فَطَرَ قَالَ: ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔(۲۹)

(۲۷)…… الترغيب والترهيب للاصبهاني، حديث نمبر: ۱۸۰۱

(۲۹)……السنن لابی داود، حدیث نمبر: ۲۳۵۷ ……عمل اليوم والليلة للنسائی، حدیث نمبر: ۲۹۹ ……عمل اليوم والليلة لابن السنی……>

مروان المقفع بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرتے تو فرماتے: پیاس چلی گئی، پسینے خشک ہو گئے اور ان شاء اللہ اجر ثابت ہو گیا۔

اے عمر بن خطاب! اللہ تعالیٰ تیری قبر کو روشن کرے

۳۰۔ عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِیِّ، قَالَ: خَرَجَ عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ فِیْ أَوَّلِ لَیْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْقَنَادِیْلُ تُزْهَرُ، وَکِتَابُ اللّٰهِ یُتْلَی فِی الْمَسَاجِدِ ،فَقَالَ: نَوَّرَ اللّٰهُ لَكَ یَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِیْ قَبْرِكَ کَمَا نَوَّرْتَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ بِالْقُرْآنِ۔(۳۰)

ابو اسحاق ہمدانی کہتے ہیں حضرت علی المرتضی رمضان المبارک کی پہلی رات نکلے تو دیکھا کہ شمعیں روشن ہیں اور مساجد میں کتاب اللہ کی تلاوت کی جا رہی ہے، آپ نے فرمایا: اے عمر بن خطاب! اللہ تعالیٰ تیری قبر کو روشن کرے جیسے تو نے اللہ کی مسجدوں کو قرآن مجید سے روشن کر دیا۔

<……حدیث نمبر: ۴۷۸ ……السنن لدار قطنی ۶/۱۸۰ …… المستدرك للحاکم ۱/۴۲۲ …… السنن الکبری للبیهقی، ۴/ ۲۳۹ ……شرح السنة للبغوی، حدیث نمبر: ۱۷۴۰

(۳۰)……الترغیب والترهیب، حدیث نمبر: ۱۷۹۲ …… مختصر قیام اللیل للمقریزی صفحه: ۳۸

ماہِ رمضان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطاب

۳۱۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَكِيْمٍ ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ: اَلَا اِنَّ هٰذَا كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَلَمْ يَكْتُبْ عَلَيْكُمْ قِيَامَهُ، فَمَنْ قَامَ مِنْكُمْ فَاِنَّهَا مِنْ نَوَافِلِ الْخَيْرِ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ ”وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ“ وَمَنْ لَا فَلْيَنَمْ عَلٰى فِرَاشِهِ، وَلْيَتَّقِ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ: اَصُوْمُ اِنْ صَامَ فُلَانٌ، وَاَقُوْمُ اِنْ قَامَ فُلَانٌ، مَنْ صَامَ اَوْ قَامَ فَلْيَجْعَلْ ذٰلِكَ لِلّٰهِ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ، فَقَالَ: اَلَا لَا يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ، ثُمَّ صُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ، فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاَتِمُّوْا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ، وَاَقِلُّوْا اللَّغْوَ فِيْ مَسَاجِدِ اللّٰهِ، وَلْيَعْلَمْ اَحَدُكُمْ اَنَّهُ فِيْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ، اَلَا وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوُا اللَّيْلَ يَغْسِقُ عَلَى الظِّرَابِ۔(۳۱)

حضرت عبداللہ بن حکیم بیان کرتے ہیں جب رمضان المبارک شروع ہوتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس طرح سے خطاب فرماتے:

سنو یہی مہینہ ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کئے اور اس کا قیام (نوافل) تم پر فرض نہیں کیا۔ سو جس نے اس مہینے میں قیام کیا تو یہ بہترین نفلی

---

(۳۱)......المصنف لعبد الرزاق ، حدیث نمبر:۷۷۴۸......المصنف لابن ابی شیبة، حدیث نمبر:۸۸۷۳......فضائل الاوقات للبیهقی، حدیث نمبر:۶۰

عبادت ہے جس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے "ومن تطوع خیرا فھو خیر لہ" جس نے نفلی عبادت کی تو اس کیلئے بہتر ہے۔ اور جس نے قیام نہیں کرنا وہ اپنے بستر پر سو جائے۔ اور ہر شخص یہ کہنے سے بچے کہ فلاں روزہ رکھے گا تو میں بھی روزہ رکھوں گا اور فلاں قیام کرے گا تو میں بھی قیام کروں گا۔ جو بھی روزہ رکھے یا قیام کرے تو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے یہ عمل کرے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ کو بلند کیا اور فرمایا: تم میں کوئی رمضان المبارک سے پہلے روزہ نہ رکھے، سنو! تم چاند دیکھ کر ہی روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے ختم کرو۔ اگر آسمان صاف نہ ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرو اور مساجد میں شور کم کیا کرو تم میں سے ہر شخص جان لے کہ جب تک وہ نماز کے انتظار میں ہوتا ہے تو گویا وہ نماز میں ہی ہوتا ہے اور سن لو کہ جب تک پہاڑوں پر رات نہ دیکھ لو روزہ افطار نہ کیا کرو۔

حضرت کعب اور حضرت ابو ہریرہ کی ملاقات

٣٢۔ عَنْ [عَبْدِاللّٰهِ بْنِ] خَرَاشٍ الْكَعْبِيِّ، قَالَ: اِلْتَقٰى أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَكَعْبُ الْأَحْبَارُ، فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: يَا كَعْبُ! كَيْفَ تَجِدُ هٰذَا الشَّهْرَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ؟ ـ يَعْنِيْ: رَمَضَانَ۔ فَقَالَ كَعْبٌ: لَا أُخْبِرُكَ حَتّٰى تُخْبِرَنِيْ مَا قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَقُوْمُ أَحَدٌ رَمَضَانَ وَيَصُوْمُهُ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، إِلَّا غُفِرَ لَهُ فَقَالَ كَعْبٌ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ

"حِطَّةٌ"۔(۳۲)

حضرت عبداللہ بن خراش کعبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہما کی ملاقات ہوئی تو حضرت ابو ہریرہ نے کعب الاحبار سے پوچھا: اے کعب آپ اس مہینے (رمضان المبارک) کو کتاب اللہ میں کیسا پاتے ہو؟ تو حضرت کعب نے کہا نہیں بلکہ آپ فرمایئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کے ساتھ رمضان المبارک کا روزہ رکھتا ہے، اس کی بخشش فرما دی جاتی ہے۔ تو کعب نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک کتاب اللہ میں "حطۃ" یعنی مغفرت کا ذکر موجود ہے۔

مہینوں کا سردار

۳۳۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَیِّدُ الشُّھُوْرِ شَھْرُ رَمَضَانَ، وَسَیِّدُ الْاَیَّامِ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ۔(۳۳)

(۳۲)...... التاریخ الکبیر للبخاری ۳۸۱۱/۱ ...... الشعب الایمان، حدیث نمبر:۳۶۱٦

(۳۳)......الشعب الایمان، حدیث نمبر:۳٦۳۸ ...... المصنف لابن ابی شیبۃ، حدیث نمبر:۹۰۰۹ ......مجمع الزوائد ۱٤۰/۳

حضرت ابن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں:

رمضان المبارک تمام مہینے اور جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے۔

٣٤: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَرَاشٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ كَعْبٌ :أَلَا تُحَدِّثُنِيْ بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ - يَعْنِي رَمَضَانَ- ؟ قَالَ كَعْبٌ! أَخْبِرْنِيْ أَنْتَ - قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَصُوْمُهُ أَحَدٌ وَيَقُوْمُهُ إِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا، اِلَّا غُفِرَ لَهُ فَقَالَ كَعْبٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :صَدَقَ اللّٰهُ ، اِنَّهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ لَحِطَّةٌ۔

حضرت عبد اللہ بن حراش کعبی بیان کرے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہما کی ملاقات ہوئی تو حضرت ابو ہریرہ نے کعب الاحبار سے پوچھا: اے کعب آپ اس مہینے (رمضان المبارک) کو کتاب اللہ میں کیسا پاتے ہو؟ تو حضرت کعب نے کہا نہیں بلکہ آپ فرمایئے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کے ساتھ رمضان المبارک کا روزہ رکھتا ہے، اس کی بخشش فرمادی جاتی ہے۔ تو کعب نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک کتاب اللہ میں ''حطۃ'' یعنی مغفرت کا ذکر موجود ہے۔

۳۵۔ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْهِ وَخَيْثَمَةَ ، قَالَا: كَانَ يُقَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ مَاتَ مِنْ عَامِهِ ذٰلِكَ، دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

علاء بن مسیب اپنے والد اور حضرت خیثمہ سے روایت کرتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ جس نے ماہِ رمضان المبارک کے روزے رکھے پھر اس سال اس کا وصال ہو گیا تو وہ جنت میں داخل ہوا۔

۳۶۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: شَهْرُ رَمَضَانَ يُكَفِّرُ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِلَى شَهْرِ رَمَضَانَ الْمُقْبِلِ۔(۳۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
ماہِ رمضان (میں روزے رکھنا) اس رمضان سے اگلے رمضان تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

رحمت، مغفرت اور جہنم سے آزادی

۳۷۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

---

(۳۶)......اس حدیث کا معنی درست ہے لیکن الفاظ میں ضعف ہے، صحیح مسلم ۲۰۹/۱ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
ایک رمضان دوسرے رمضان کے مابین ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے جب کہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔

ﷺ: أَوَّلُ شَهْرِ رَمَضَانَ رَحْمَةٌ، وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ۔(۳۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رمضان المبارک کا اول رحمت، درمیان مغفرت اور آخر جہنم سے آزادی ہے۔

کچھ روزے دار ایسے بھی ہیں

۳۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: رُبَّ قَائِمٍ حَظُّهُ مِنْ قِيَامِهِ السَّهْرُ، وَرُبَّ صَائِمٍ حَظُّهُ مِنْ صِيَامِهِ الْعَطْشُ۔(۳۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بہت سے قیام کرنے والوں کے حصے میں صرف تھکاوٹ اور بہت سے

---

(۳۷)...... الکامل لابن عدی، ۳۱۱/۳...... موضح اوهام الجمع والتفریق للخطیب ۱٤۹/۲

(۳۸)......المسند للامام احمد ۲۷۳/۲......السنن لابن ماجه، حدیث نمبر: ۱٦۹۰......الصحیح لابن خزیمة، حدیث نمبر: ۱۹۹۷...... الصحیح لابن حبان، حدیث نمبر: ۳٤۸۱۔

یہ حدیث حضرت ابن عمر سے بھی مروی ہے دیکھئے:

المعجم الکبیر، حدیث نمبر: ۱۳٤۱۳......مجمع الزوائد ۲۰۲/۳

روزہ داروں کے حصے میں صرف پیاس آتی ہے۔

۳۹۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رِوَایَةً قَالَ: اِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ یَوْمًا صَائِمًا فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَجْهَلُ، فَاِنْ أَمْرُؤٌ شَاتَمَهُ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْیَقُلْ: اِنِّیْ صَائِمٌ، اِنِّیْ صَائِمٌ۔(۳۹)

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص روزے کی حالت میں صبح کرے تو اپنی بیوی سے جماع نہ کرے اور نہ جہالت کا کوئی کام کرے اور جب کوئی شخص اسے گالی دینے لگے یا اسے قتل کرنے لگے تو کہہ دے میں روزہ دار ہوں۔

روزہ صرف پیٹ کا نہیں ہوتا

۴۰۔ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِیَّةِ، قَالَ: لِیَصُمْ سَمْعُكَ وَبَصَرُكَ وَلِسَانُكَ وَبَدَنُكَ، فَلَا تَجْعَلْ یَوْمَ فِطْرِكَ مِثْلَ یَوْمِ صَوْمِكَ، وَاتَّقِ أَذَى الْخَادِمِ۔

ابن الحنفیہ بیان کرتے ہیں کہ تمہارے کان، آنکھ، زبان اور بدن کو بھی روزہ دار ہونا چاہئے اور تم اپنے افطار کے دن کو روزہ کے دن جیسا نہ بناؤ اور خادم

---

(۳۹)......المسند للامام احمد، حدیث نمبر: ۷۳۴۴......المسند للحمیدی، حدیث نمبر: ۱۰۱۴......الصحیح للبخاری، حدیث نمبر: ۱۸۹۴......الصحیح لمسلم، حدیث نمبر: ۱۱۵۱

کو اذیت دینے سے بچو۔

استقبال رمضان پر حضور ﷺ کا خطبہ

٤١ ۔ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ، فَقَالَ:

أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً، وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا، مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ، كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ، وَمَنْ أَدَّى فَرِيْضَةً فِيْهِ، كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ، وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ، وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ، وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْ رِزْقِ الْمُؤْمِنِ، مَنْ أَفْطَرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةٌ مِنْ ذُنُوْبِهِ، وَعِتْقُ رَقَبَةٍ مِنَ النَّارِ، وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ۔

قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا يُفَطِّرُ الصَّائِمَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى مَذْقَةِ لَبَنٍ، أَوْ تَمْرَةٍ، أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ، وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا، سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔

وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ، أَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَاٰخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ، مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهِ فِيْهِ۔ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ۔ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ، فَاسْتَكْثِرُوْا فِيْهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ: خَصْلَتَانِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ ۔عَزَّوَجَلَّ ۔ ، وَخَصْلَتَانِ لَا غِنَى بِكُمْ عَنْهُمَا، أَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ: فَشَهَادَةُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَتَسْتَغْفِرُوْنَهُ ، وَأَمَّا اللَّتَانِ لَا غِنَى بِكُمْ عَنْهُمَا: فَتَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَتَعُوْذُوْنَ بِهِ مِنَ النَّارِ۔(٤١)

حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شعبان کے آخری روز خطبہ ارشاد دیا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے، وہ مبارک مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے روزے فرض کئے اور اس کی رات کو قیام کرنا نفل قرار دیا۔ جس نے اس مہینے میں بھلائی کی ایک خصلت کے ساتھ قرب حاصل کیا (یعنی ایک نفلی عبادت کی) وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا ہو۔ اور جس نے ماہِ رمضان میں ایک

---

(٤١)......الصحيح لابن خزيمة ١٩١/٣ ...... فضائل الاوقات، حديث نمبر: ٣٧ ......الشعب الايمان ، حديث نمبر:٣٦٠٨ ...... الترغيب والترهيب للاصبهاني، حديث نمبر:١٧٥٣

فرض ادا کیا وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے غیر رمضان میں ستر 70 فرض ادا کئے۔ اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ اور یہ ایک دوسرے کا غم بانٹنے کا مہینہ ہے، اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جس نے اس مہینے میں کسی روزہ دار کو روزہ افطار کروایا، اس کیلئے گناہوں کی بخشش ہے اور اس کی گردن دوزخ سے آزاد کر دی جائے گی۔ اور روزہ افطار کروانے والے کو روزے دار جتنا ثواب ملے گا اور اس کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر کسی کے پاس اتنا نہیں کہ وہ روزہ افطار کروا سکے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس آدمی کو بھی عطا فرمائے گا جو کسی کو دودھ کے ایک گھونٹ یا ایک کھجور کے ساتھ یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کروائے۔ اور جو کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے سیراب کرے گا اور وہ پھر پیاسا نہ رہے گا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ یہ مہینہ ہے جس کا اول رحمت ہے، درمیان مغفرت ہے اور آخر جہنم سے آزادی ہے۔ جس نے اس مہینے میں اپنے غلام پر نرمی کی، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا اور اس کو جہنم سے آزاد کر دے گا۔ تم لوگ اس مہینے میں چار چیزوں کی کثرت کرو، دو کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کر لو گے اور دو ایسی ہیں جن سے تم بے نیاز نہیں رہ سکتے۔ پہلی دو "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" اور "استغفار" ہیں اور دوسری دو، جنت میں جانے کی دعا اور جہنم سے آزادی کی دعا ہیں۔

آخری عشرہ کی طاق راتوں میں عبادات کی کثرت

٤٢ ـ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فِيْ شَيْءٍ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى كَانَ لَيْلَةُ سَابِعَةٍ بَقِيَتْ، قَالَ: فَقَامَ بِنَا إِلٰى نَحْوٍ مِنْ ثُلُثِ اللَّيْلِ، قَالَ: ثُمَّ لَمْ يَقُمْ لَيْلَةَ سَادِسَةٍ بَقِيَتْ، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ خَامِسَةٍ بَقِيَتْ قَامَ إِلٰى نَحْوٍ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، فَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ، قَالَ: ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا لَيْلَةَ رَابِعَةٍ بَقِيَتْ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ ثَالِثَةٍ بَقِيَتْ قَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا أَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ، قُلْتُ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: ـ السُّحُوْرُ، قَالَ: وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَبِنَاتَهُ وَنِسَائَهُ ـ (٤٢)

حضرت جبیر بن نفیر حضرمی حضرت ابوذر غفاری ﷺ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ماہِ رمضان گزارنے کا موقع نصیب ہوا تو آپ ﷺ نے نفل قیام نہ فرمایا حتی کہ سات راتیں باقی رہ گئیں

---

(٤٢)......الجامع للترمذی، حدیث نمبر: ٨٠٦ ...... السنن للنسائی، حدیث نمبر: ١٦٠٤ ......السنن لابی داود، حدیث نمبر: ١٣٧٥ ......السنن لابن ماجہ، حدیث نمبر: ١٣٢٧

، تب آپ ﷺ ہمارے ساتھ کھڑے ہوئے اور رات کے تہائی حصے تک قیام فرمایا۔ پھر چوبیسویں رات کو قیام نہ فرمایا اور جب پچیسویں رات آئی تو آدھی رات تک قیام فرمایا۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا آپ ﷺ نے ساری رات نماز کیوں نہ پڑھائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص امام کے ساتھ (باجماعت عشاء کی) نماز مکمل کرے تو اس کیلئے پوری رات کا قیام لکھا جاتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے چھبیسویں رات کو قیام نہ فرمایا اور جب تین راتیں باقی رہ گئیں (یعنی ستائیسویں شب آئی) تو آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ اس قدر قیام فرمایا کہ ہمیں فلاح کے فوت ہو جانے کا خوف ہوا، راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا فلاح کیا ہے، فرمایا: سحری۔ اور رسول اللہ ﷺ اپنے گھر والوں، اپنی بیٹیوں اور بیویوں کو جگایا کرتے تھے۔

حضرت علی تراویح کی امامت کرواتے

۴۳۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّهُمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ۔(۴۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رمضان المبارک میں لوگوں کو (نماز تراویح وغیرہ کی) امامت کرواتے تھے۔

---

(۴۳)......المصنف لابن ابی شیبة، حدیث نمبر: ۷۷۰۱

٤٤ ـ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الْجَدَلِيِّ، قَالَ: غَزَوْتُ عَلَى عَهْدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَلَاثَ غَزَوَاتٍ، وَلَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَهُ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ تَطَوُّعًا، وَكَانَ إِذَا فَرَغَ الْقَارِئُ، خَرَجَ فَأَوْتَرَ بِثَلَاثٍ۔

حضرت ابو اشعث جدلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ﷛ کے دور میں تین جنگوں میں شرکت کی اور میں نے ان کے ساتھ رمضان کی راتوں میں نفلی قیام کیا۔اور جب قاری نماز سے فارغ ہو جاتا تو آپ نکل جاتے اور تین وتر ادا کرتے۔

٤٥ ـ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ: أَقَامَ بِهِمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَهْرَ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: يَأْخُذُ بِكَلَامِ الصِّبْيَانِ، وَاللّٰهِ لَقَدْ قَامَ بِهِمْ

ابو بکر بن عیاش بیان کرتے ہیں، عطاء بن سائب سے کسی آدمی نے سوال کیا کہ کیا حضرت علی ماہِ رمضان میں لوگوں کو قیام کرواتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا: کیا بچوں جیسی باتیں کر رہے ہو بخدا وہ لوگوں کو قیام کرواتے تھے (یعنی نوافل پڑھاتے تھے)

٤٦ ـ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَامَ بِهِمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ۔

حضرت عطا بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی

ﷺ ماہِ رمضان میں ان کو قیام کرواتے۔

٤٧۔ عَنْ أَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ، قَالَ: کَانَ یَؤُمُّنَا فِیْ رَمَضَانَ فَیَقْرَأُ بِنَا عَشَرَ آیَاتٍ۔

ابوعبدالرحمٰن السلمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ماہِ رمضان میں ہمیں نماز پڑھاتے اور اس میں دس آیات کی تلاوت فرماتے۔

٤٨۔ عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰی أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَکَانَ یُصَلِّیْ بِھِمْ عِشْرِیْنَ لَیْلَۃً من الشھر، ولا یَقْنُتُ بِھِمْ اِلَّا فِیْ النِّصْفِ الثَّانِیِّ، فَاِذَا کَانَتِ الْعَشَرُ الْاَوَاخِرُ، تَخَلَّفَ یُصَلِّیْ فِیْ بَیْتِہٖ، فَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ: اَبَقَ اُبَیٌّ۔(٤٨)

حضرت حسن ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے لوگوں کو حضرت اُبی بن کعب پر جمع کیا، وہ لوگوں کو (رمضان المبارک کی) بیس راتیں نماز پڑھاتے تھے اور ان میں قنوت نہ پڑھتے سوائے نصف ثانی میں، اور جب آخری عشرہ آتا تو اپنے گھر میں نماز پڑھنے لگتے اور لوگ کہتے کہ ابی دوڑ گئے ہیں۔

---

(٤٨)......السنن لابی داود، حدیث نمبر:١٤٢٩......المصنف لابن ابی شیبة، حدیث نمبر: ٦٩٣٥......المعجم الاوسط ٢٠٦/٥...... السنن الکبری للبیھقی ٤٩٨/٢

تراویح بیس رکعت ہیں

٤٩۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِی رِبَاحٍ، قَالَ: كَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرُ ثَلَاثًا۔(٤٩)

عطا بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ لوگ ماہِ رمضان المبارک میں بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھا کرتے تھے۔

٥٠۔ عَنْ يُوْنُسٍ، قَالَ: شَهِدْتُ النَّاسَ قِبَلَ وَقْعَةِ ابْنِ الْأَشْعَثِ وَهُمْ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَكَانَ يَؤُمُّهُمْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ وَسَعِيْدُ بْنُ أَبِی الْحَسَنِ، وَعِمْرَانُ الْعَبْدِیُّ، فَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً، وَلَا يَقْنُتُوْنَ إِلَّا فِی النِّصْفِ الثَّانِیْ، وَكَانُوْا يَخْتِمُوْنَ الْقُرْآنَ مَرَّتَيْنِ۔

حضرت یونس بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ماہِ رمضان میں ابن الاشعث کے گھر کی جانب اکٹھے ہوتے ہیں اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق صحابی رسول ﷺ، سعید بن ابی الحسن، عمران العبدی ان کی امامت کرواتے۔ وہ لوگوں کو بیس رکعات تراویح پڑھاتے اور صرف نصف ثانی میں قنوت پڑھتے اور دو مرتبہ قرآن مجید کو ختم کرتے۔

---

(٤٩)......المصنف لابن ابی شيبة، حديث نمبر:٧٦٨٨

تراویح پڑھنے کا ایک خوبصورت انداز

۵۱۔ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، قَالَ: كَانَ أَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ يَؤُمُّ أَهْلَ مَسْجِدِهٖ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِيْنَ آيَةً، وَيَقُوْمُ فِيْمَا بَيْنَ التَّرْوِيْحَتَيْنِ لِسَعَةٍ بِثَلَاثِيْنَ آيَةً، يَقُوْلُ لَهُمْ: الصَّلَاةَ۔ الصَّلَاةَ، وَكَانَ إِذَا أَوْتَرَ دَعَا بِدُعَاءِ الْقُرْآنِ، وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهٗ وَهُمْ سُكُوْتٌ ، وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَا يَقُوْلُ ، يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، وَيَقُوْلُ :اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنَا بِسُنَّتِهٖ، وَأَوْزِعْنَا بِهَدْيِهٖ، وَاجْعَلْنَا ---۔ ثَوْبَيْهِ لِلَا حَرَامِ الَّذِيْ أَحْرَمَ فِيْهِمَا [يالف]فَكَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ دَعَا بِدَعْوَاتٍ، قَالَ: فَالْتَقَى حَمِيْدٌ،وَيُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ ، وَأَيُّوْبُ، قَالَ حَمِيْدُ الطَّوِيْلُ لِيُوْنُسَ :أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ أَيُّوْبَ قَدْ صَارَ يَقُصُّ، فَتَبَسَّمُوْا۔(۵۱)

ابن حوشب سے مروی ہے کہ حضرت ایوب سختیانی ماہِ رمضان میں اپنی مسجد میں لوگوں کی امامت کرواتے اور ہر رکعت میں تیس آیات کی تلاوت فرماتے دو ترویحوں کے مابین تیس آیات کی مقدار بیٹھتے ،لوگوں سے کہتے نماز، نماز۔ اور جب آپ وتر پڑھتے تو قرآنی دعائیں پڑھتے اور آپ کے پیچھے کھڑا آدمی آمین

---

(۵۱)......امام بیہقی نے اسے مختصرا روایت کیا ہے۔ الشعب الایمان ، حدیث نمبر: ۳۲۸۵

کہتا اور لوگ خاموش کھڑے رہتے ۔ اور آپ کا آخری کلام رسول اللہ ﷺ پر درود شریف ہوتا، پھر یوں دعا کرتے: اے اللہ! ہمیں نبی کریم ﷺ کی سنت پر عامل بنا اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت کی طرف ہماری راہنمائی فرما اور ہمیں متقین کا پیشوا بنا۔ پھر آپ سجدے میں گر جاتے۔

جب عید الفطر کا دن آتا تو غسل کرتے اور احرام کے کپڑے دھوتے جن کو آپ احرام کیلئے استعمال کرتے تھے۔ اور جب نماز سے فارغ ہوتے تو متعدد دعائیں پڑھتے۔

ایک مرتبہ، حمید، یونس بن عبید اور ایوب کی ملاقات ہوئی تو حمید الطویل نے یونس سے کہا کیا تم جانتے ہو ایوب قصہ گو ہو گئے ہیں؟ پھر سب مسکرانے لگے۔

٥٢ ۔ عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ ۔: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ حِيْنَ دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ، يَقُوْلُ: مَا أَعْلَمُ كُمْ يَقُوْلُ: اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ، فَإِذَا جَاءَتْ لَيْلَةٌ أُخْرَى، قَالَ: اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ۔

حضرت ایوب کہتے ہیں جب ماہِ رمضان شروع ہوا تو میں نے حجاج بن یوسف کو کہتے ہوئے سنا: مجھے تم میں سے کسی کے بارے علم نہ ہو کہ وہ کہتا ہے یہ رات لیلۃ القدر ہے اور جب دوسری رات آئے تو کہے یہ رات لیلۃ القدر ہے۔

٥٣ ۔ عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَانُوْا يُصَلُّوْنَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً، فَإِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ زَادَ تَرْوِيْحَةً شُفْعَيْنِ۔

حضرت حسن کہتے ہیں لوگ بیس رکعتیں تراویح پڑھا کرتے تھے اور جب آخری عشرہ آتا تو ایک ترویحہ زیادہ کرتے۔

جو عبادت کی جائے ہمیشہ کی جائے اگرچہ تھوڑی ہو

٥٤ ـ عَنْ أَبِی أُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ـ قَالَ أَحْدَثْتُمْ قِیَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَلَمْ یَكْتُبْ عَلَیْكُمْ، إِنَّمَا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامَ، فَدُوْمُوْا عَلَی الْقِیَامِ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ، وَلَا تَتْرُكُوْهُ، فَإِنَّ نَاسًا مِنْ بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ ابْتَدَعُوْا بِدْعَةً لَمْ یَكْتُبْهَا اللّٰهُ بِتَرْكِهَا، قَالَ: ﴿وَرُهْبَانِیَّةً ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَیْهِمْ﴾ الی آخر الآیة۔(٥٤)

صحابی رسول حضرت ابوامامہ باہلی ﷛ نے (لوگوں سے) فرمایا:

تم ماہِ رمضان میں قیام کے متعلق باتیں کر رہے ہو حالانکہ وہ تم پر فرض نہیں کیا گیا اور تم پر صرف اس مہینے کے روزے فرض ہیں۔ اور اگر تم نے قیام کرنا ہی ہے تو اس پر ہمیشگی اختیار کرو اور پھر اسے ترک نہ کرو۔ کیونکہ بنی اسرائیل کے لوگوں نے ایسی عبادت خود پر لازم کر لی تھی جو اللہ تعالیٰ نے ان پر لازم نہ کی تھی اور انہوں نے یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کیا تھا لیکن وہ اس کی کما حقہ رعایت نہ کر

(٥٤)......قیام رمضان للمروزی (مختصر للمقریزی) صفحہ: ٣٧)

سکے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ترک پر انہیں سزا دی ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے،

﴿ورهبانية ابتدعوها ما كتبنها عليهم﴾الی آخر الآیة۔

٥٥۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُرَوِّحُنَا فِيْ رَمَضَانَ مَا يَذْهَبُ رَجُلٌ اِلَى سَلْعٍ مِنَ الْمَسْجِدِ۔(٥٥)

حضرت زید بن وہب کہتے ہیں ماہِ رمضان میں (تراویح کے دوران) حضرت عمرؓ ہمیں (آرام کیلئے) اتنا وقت دیتے تھے کہ ایک آدمی مقام سلع تک جا سکتا تھا۔

٥٦۔ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ : كَانَ الْمُتَهَجِّدُوْنَ يُصَلُّوْنَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ يُصَلُّوْنَ لِاَ نْفُسِهِمْ، لَا يَأْتَمُّوْنَ بِاِمَامٍ۔(٥٦)

---

(٥٥)...... السنن الكبرى للبيهقي ٤٩٧/٢

(٥٦)......المصنف لابن ابی شيبة ، حديث نمبر: ٧٧٢٣ ...... شرح معانی الاثار للطحاوی ٣٥١/١

(حضرت ابن سیرین کا سیدہ عائشہ سے سماع ثابت نہیں لیکن یہ اثر صحیح ہے۔ محدثین نے حضرت عروہ کے طریق سے سیدہ عائشہ سے روایت کیا ہے۔

دیکھئے: الموطا للامام مالک ١١٦/١ ...... السنن الکبری ٣ /٨٨ ...... فضائل الاوقات ، حديث نمبر: ١٣٠

حضرت ابراہیم بیان کرتے ہیں تہجد گزار لوگ ماہِ رمضان میں مسجد کے ایک کونے میں نماز پڑھتے تھے۔ وہ اکیلے ہی نماز پڑھتے تھے کسی امام کی اقتداء نہ کرتے۔

٥٧ ـ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَأْمُرُ غُلَامًا لَهَا فَيُصَلِّي فِيْ رَمَضَانَ ، يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ۔

ابن سیرین کہتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے ایک غلام کو حکم دیتیں تو وہ رمضان المبارک میں نماز پڑھتا اور قرآن مجید کی تلاوت کرتا۔

روزہ افطار کرانے کی فضیلت

٥٧ ـ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا فِيْ رَمَضَانَ مِنْ كَسْبٍ حَلَالٍ، صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ لَيَالِيْ رَمَضَانَ كُلَّهَا، وَصَافَحَهُ جِبْرِيْلُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَمَنْ صَافَحَهُ جِبْرِيْلُ يَرِقُّ قَلْبُهُ وَتَكْثُرُ دُمُوْعُهُ فَقَالَ رَجُلٌ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَكُنْ ذَاكَ عِنْدَهُ؟ قَالَ: بِقُبْضَةٍ مِنْ طَعَامٍ قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَكُنْ ذَاكَ عِنْدَهُ ؟ قَالَ: فَفُلْقَةُ خُبْزٍ قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَكُنْ ذَاكَ عِنْدَهُ ؟ قَالَ: فَمُذْقَةٌ مِنْ لَبَنٍ قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَكُنْ ذَاكَ عِنْدَهُ ؟ قَالَ: فَشَرْبَةٌ مِنْ مَاءٍ۔(٥٧)

(٥٧)...... الكامل لابن عدى ٢ /٢٢١ ...... المحروحين لابن حبان ١ /٢٤٧ ...... الموضوعات لابن الحوزى...... ٢/١٩٢ ......>

حضرت سلمان فارسی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو حلال کی کمائی سے ماہِ رمضان کا روزہ افطار کراتا ہے تو فرشتے رمضان المبارک کی تمام راتوں میں اس کیلئے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور لیلۃ القدر میں جبریل امین علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور جس سے جبریل مصافحہ کریں اس کا دل نرم ہو جاتا ہے اور اسکی آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہیں۔

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جس کے پاس یہ (مال و دولت) نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا: چلو بھر کھانے سے کروا دے، عرض کیا اگر کسی کے پاس اتنا بھی نہ ہو؟ فرمایا: روٹی کے ایک لقمے سے کروا دے، عرض کیا گیا اگر اتنا بھی نہ ہو، فرمایا دودھ کا ایک گھونٹ پلا دے، عرض کیا اگر یہ بھی نہ ہو تو؟ فرمایا: پانی کا ایک گھونٹ پلا کر روزہ افطار کروانے والے کیلئے بھی یہی اجر ہے۔

سحری میں برکت ہے

۵۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً(۵۹)

<…… فضائل الاوقات للبیھقی، ۷۲……الترغیب و الترھیب للاصبھانی، حدیث نمبر:۱۷۶۳

(۵۹)……الصحیح للبخاری، حدیث نمبر:۱۹۲۳……>

حضرت انس بن مالک ﷜ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سحری کھایا کرو بے شک سحری میں برکت ہے۔

٦٠۔ عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ جَدِّهِ شَيْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاسْتَأْذَنْتُ وَتَنَحْنَحْتُ، فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَسَحَّرُ، فَقَالَ: هَلُمَّ أَبَا يَحْيٰ الْغَدَاءَ قُلْتُ: إِنِّيْ أُرِيْدُ الصَّوْمَ۔ قَالَ: وَأَنَا أُرِيْدُ الصَّوْمَ، لٰكِنْ مُؤَذِّنُنَا فِيْ بَصَرِهِ شَيْءٌ، فَأَذَّنَ قَبْلَ أَنْ يَّطْلَعَ الْفَجْرُ۔ (٦٠)

ابن ہبیرہ اپنے دادا حضرت شیبان ﷜ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں میں مسجد نبوی میں گیا اور حضور ﷺ سے اجازت طلب کی اور کھانسی کی، دیکھا تو آپ ﷺ سحری تناول فرما رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: آؤ ابو یحییٰ کھانا کھالو، میں نے عرض کیا میرا روزے کا ارادہ ہے، فرمایا: میرا بھی روزے کا ارادہ ہے لیکن ہمارے مؤذن کی آنکھ میں کچھ ہے کہ اس نے طلوع فجر سے پہلے ہی اذان پڑھ دی ہے۔

< ......الصحیح لمسلم، حدیث نمبر: ١٠٩٥ ......المسند للبزار، حدیث نمبر: ٩٧٦

(٦٠) ......المعجم الکبیر للطبرانی، جلد: ٧، صفحہ: ٣١١ ......حدیث نمبر: ٧٢٢٨ ...... مجمع الزوائد، ١٥٣/٣

٦١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نِعْمَ غَدَاءِ الْمُؤْمِنِ السُّحُوْرُ، إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِيْنَ۔(٦١)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مومن کا اچھا کھانا، سحری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

٦٢۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْإِسْكَنْدَرَانِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الْجَمَاعَةُ بَرَكَةٌ، وَالثَّرِيْدُ بَرَكَةٌ، وَالسُّحُوْرُ بَرَكَةٌ، تَسَحَّرُوْا فَإِنَّهُ يَزِيْدُ فِي الْقُوَّةِ، تَسَحَّرُوْا وَلَوْ عَلَى جُرْعَةٍ مِنْ مَاءٍ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَى الْمُتَسَحِّرِيْنَ۔(٦٢)

حضرت ابوسعید الاسکندرانی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(٦١)...... کنز العمال ، حدیث نمبر:٢٣٩٨٤ ......مجمع البحرین، حدیث نمبر.، ١٠ ......الصحیح لابن حبان ، حدیث نمبر:٤٣٦٧

(٦٢)......المعجم الکبیر للطبرانی ، حدیث نمبر:٦١٢٧ ...... الشعب الایمان ، حدیث نمبر: ٧٥٢٠ ...... مجمع الزوائد ١٥١/٣ ، ......الترغیب والترہیب، ١٣٧/٢

جماعت میں برکت ہے، ثرید میں برکت ہے، سحری میں برکت ہے۔تم لوگ سحری کیا کرو بے شک یہ قوت میں اضافہ کرتی ہے۔سحری کروا گرچہ پانی کے ایک گھونٹ سے ہی کرو، سحری کرنے والوں پر اللہ کی رحمتیں ہیں۔

٦٣۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اسْتَعِينُوْا بِقَائِلَةِ النَّهَارِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ، وَاسْتَعِينُوْا بِأَكْلَةِ السَّحْرِ عَلَى الصِّيَامِ۔(٦٣)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن کے وقت قیلولہ کر کے رات کے قیام میں مدد لیا کرو اور سحری کھا کر روزہ رکھنے پر مدد حاصل کیا کرو

☆☆☆☆☆☆☆☆

(٦٣)......السنن لابن ماجه، حديث نمبر:١٦٩٣ ...... قيام الليل للمروزى، حديث نمبر:٩٤ ......الصحيح لابن خزيمة، حديث نمبر:٢٩٣٠ ...... المعجم الكبير، حديث نمبر:١١٦٢٥ ...... المستدرك للحاكم، ٤٢٥/١ ...... الترغيب والترهيب للاصبهانى، حديث نمبر:١٧٩٦

فضائل رمضان

تالیف

الامام الحافظ تقی الدین ابو محمد

عبد الغنی بن عبد الواحد

الجماعیلی المقدسی الدمشقی الصالحی

ترجمہ۔ تخریج۔ تحقیق

محمد عرفان طریقتی القادری

مدیر ماہنامہ بہار اسلام، بہار اسلام اسلامک ریسرچ سنٹر

صاحب کتاب پر ایک نظر

آپ کا نام عبدالغنی، کنیت ابو محمد، لقب تقی الدین اور والد کا نام عبدالواحد ہے۔ سلسلہ نسب یہ ہے:

الامام الحافظ تقی الدین ابو محمد عبدالغنی بن عبدالواحد بن علی بن سرور الجماعیلی المقدسی الدمشقی الصالحی رحمۃ اللہ علیہ۔

نابلس کی ایک بستی ''جمّاعیل'' میں ۵۴۱ھ میں پیدا ہوئے اور بچپن کے دن وہیں بسر کئے۔ پھر ۵۵۱ھ میں اپنی قوم کے ساتھ دمشق کی طرف ہجرت کی اور کم سنی میں ہی علمی کمال حاصل کیا اور حدیث کی سماعت کی۔

۵۶۱ھ میں پہلا علمی سفر اختیار کیا اور اپنے خالہ زاد بھائی امام الموفق بن قدامہ علیہ الرحمہ کے ساتھ بغداد پہنچے اور سند الاولیاء امام الاصفیاء الحافظ الفقیہ شیخ عبدالقادر بن عبداللہ الجیلی (سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ) کی زندگی کی آخری پچاس راتیں ان کے ساتھ گزارنے کا شرف حاصل کیا۔ آپ کی علمی و روحانی فیض کے جام بھر بھر کر نوش کئے اور خوب سیراب ہوئے۔ ان کے علاوہ بغداد کے دیگر مشائخ سے بھی علمی میراث حاصل کی اور چار سال کا عرصہ وہیں بسر کیا۔

اس کے بعد ۵۶۶ھ میں اسکندریہ کا سفر کیا اور الحافظ ابو طاہر احمد بن محمد

السِّلفی سے ملاقات کی اور ان کی صحبت اختیار کی اور حدیث کی سماعت کی۔ آپ نے حافظ موصوف سے بہت سے اجزائے حدیث کی کتابت کی حتی کہ کہا جاتا ہے کہ آپ نے ایک ہزار کے قریب اجزاء لکھے۔

علامہ مقدسی اسی طرح مختلف شہروں اور بستیوں میں پھرتے رہے اور علم حدیث کی تحصیل میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ پھر واپس دمشق آگئے اور حدیث کی تبلیغ میں مصروف ہو گئے۔ آپ نے بغداد اور مصر کے بعد، الجزیرہ، اصبھان، ہمدان اور موصل کا سفر کیا۔ اور اسی علمی مسافرت کا نتیجہ ہے کہ آپ کے شیوخ حدیث بکثرت ہیں اور مسموعات ومرویات کی تعداد اعداد وشمار سے متجاوز ہے۔

دمشق میں علم حدیث کے فروغ واشاعت میں امام عبد الغنی المقدسی کا کردار مرکز کی حیثیت کا حامل ہے۔ خاص طور سے آپ کی علمی مجالس جو جامع دمشق میں منعقد ہوتی تھیں علم حدیث کے فروغ کا مؤثر ذریعہ ہیں اور اس کی وجہ سے آپ کے تلامذہ کی تعداد حد شمار سے باہر ہے۔

حافظ ابراہیم بن محمد المصری کہتے ہیں:

میں نے ملک شام میں علم حدیث کا پھیلاؤ محض حافظ عبد الغنی کی برکت کے سبب ہی دیکھا، میں نے جس سے بھی سوال کیا اس نے پہلا جملہ یہی کہا ''میں نے امام الحافظ عبد الغنی سے حدیث سنی'' اور انہی نے مجھے طلب علم پر ابھارا۔

حافظ مقدسی کے مشہور تلامذۃ میں سے چند یہ ہیں:

ابو بکر احمد بن عبد الدائم المقدسی

ابو محمد عبد القادر بن عبد اللہ الرہاوی

ابو الحجاج یوسف بن خلیل الدمشقی

ابو الوفاء فضائل بن علی المصری

اور علامہ مقدسی کے صاحبزادے ابو الفتح محمد، ابو موسی عبد اللہ، ابو سلیمان عبد الرحمٰن رحمہم اللہ تعالیٰ آپ کے تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔

آپ اپنے ہمعصر علماء میں قائد کی حیثیت رکھتے تھے، اور نہ صرف دیگر علماء بلکہ آپ کے اساتذہ بھی آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ آپ کے شیخ حافظ ابو موسی المدینی فرماتے ہیں:

ہمارے پاس بہت کم شاگرد آئے ہیں جن کا فہم وذکاء شیخ ضیاء الدین ابو محمد عبد الغنی بن عبد الواحد المقدسی کے فہم جیسا تھا۔

تاج الدین ابو الیمن زین بن الحسن کندی فرماتے ہیں:

امام دارقطنی کے بعد حافظ عبد الغنی جیسا کوئی نہیں ہوا۔

حافظ عماد الدین بن کثیر فرماتے ہیں:

علم حدیث اور حفظ حدیث میں یگانہ روزگار شخصیت تھے۔

امام شمس الدین الذہبی فرماتے ہیں:

آپ متن وسند کے لحاظ سے حفظ حدیث کا منتھی تھے اور اس فن کی

معرفت میں ید طولیٰ رکھتے تھے اس کے ساتھ ساتھ تقویٰ، عبادت اور صالحین کے معمولات پر عمل کرنے میں آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔

حافظ مقدسی سیرت میں نابغہ عصر تھے، اخلاق حسنہ کے زیور سے آراستہ، جود و سخا میں بے مثل، کریم النفس اور واسع الصدر شخصیت کے مالک تھے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر آپ کا خاصہ تھا اس میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا کوئی ڈر اور خوف آپ کو متزلزل نہیں کر سکا بلکہ اس کے سبب اللہ تعالیٰ نے آپ کی شخصیت میں ایک رعب اور وقار پیدا فرما دیا تھا۔

تدریس حدیث کے ساتھ ساتھ قلم و قرطاس کے ساتھ بھی لگاؤ قابل قدر رہا، آپ کی قلمی میراث میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

☆......عمدۃ الاحکام من کلام خیر الانام ﷺ

☆......الاقتصاد فی الاعتقاد

☆......مختصر سیرۃ النبی ﷺ واصحابہ العشرۃ

☆......الامر بالمعروف والنھی عن المنکر

☆......ذکر النار

☆......التوحید للہ عزوجل

☆......الترغیب فی الدعاء والحث علیہ

آپ کی بعض تصانیف ابھی تک مخطوطات کے پردے میں پڑی ہیں جن

میں سے کچھ یہ ہیں:

☆......الکمال فی اسماء الرجال

☆......المصباح فی عیون الصحاح

☆...... من احادیث الانبیاء علیہم السلام

☆......کتاب العلم من نہایۃ المراد من کلام خیر العباد

آپ کا وصال ماہِ سرور ربیع النور کے آخر میں ۶۰۰ھ میں ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر انسٹھ 59 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قبر پر رحمتیں نازل فرمائے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے

١ :عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ، فَإِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ یُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، هَاجَرَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ أَوْجَلَسَ فِیْ أَرْضِهِ الَّتِیْ وَلَدَ فِیْهَا قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، أَفَلَا نُنَبِّیءُ النَّاس بِذَلِكَ ؟ قَالَ: إِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللّٰهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ لِلْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِهِ، مَا بَیْنَ كُلِّ دَرَجَتَیْنِ كَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ تَعَالٰى فَسَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ، فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ، وَفَوْقُهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ۔(١)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔ نماز قائم کی اور رمضان

(١)......الصحیح للبخاری، کتاب الجهاد ، حدیث نمبر: ٢٧٩٠ ...... المسند للامام احمد ، جلد:٢،صفحه: ٣٣٩و ٣٣٥......الصحیح لابن حبان معه الاحسان ، ، حدیث نمبر:١٧٤٧ ......السنن الکبریٰ للبیهقی ، جلد: ٩،صفحه: ١٥٨-١٥٩

کے روزے رکھے تو اللہ تعالی اسے جنت میں داخل فرمائے گا جس نے ہجرت کی اللہ تعالی کی راہ میں یا وہ ایسی زمین پر بیٹھا جس پر اسے پیدا کیا صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ یہ خبر ہم لوگوں تک پہنچا دیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک جنت کے سو درجے ہیں جو اللہ تعالی نے جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں دو درجوں کے درمیان زمین آسمان کے جتنا فاصلہ ہے پس تم جب اللہ تعالی سے جنت کا سوال کرو تو جنت الفردوس مانگو کیوں کہ یہ درمیانی جنت ہے اور اس کے اوپر عرش عظیم ہے اور اس سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔

ایسا عمل جو جنت سے قریب اور جہنم سے دور کر دے

۲: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْأَ خْرَمِ ، عَنْ أَبِيْهِ، أَوْ عَنْ عَمِّهِ، اَلْاَعْمَشُ يَشُكُّ ـ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُرِيْدُ أَنْ أَسْأَلَهُ، فَقِيْلَ لِيْ: هُوَ بِعَرَفَةَ، فَاسْتَقْبَلْتُهُ فَأَخَذْتُ بِزَ مَامِ النَّاقَةِ، قَالَ: فَصَاحَ بِيْ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: دَعُوْهُ، فَارب مَا جَاءَ بِهِ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يُقَرِّبُنِيْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ، فَقَالَ: لَئِنْ كُنْتُ أَوْجَزْتُ فِي الْخُطْبَةِ، لَقَدْ أَعْظَمْتَ وَأَطْوَلْتَ الْمَسْأَلَةَ فَسَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ، وَتُحِبُّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ أَنْ يُؤْتٰى إِلَيْكَ،

وَمَا كَرِهْتَ لِنَفْسِكَ فَدَعِ النَّاسَ مِنْهُ ، خَلَّ عَنْ سَبِيْلِ النَّاقَةِ۔(۲)

حضرت مغیرہ بن سعد بن اخرم اپنے باپ یا چچا سے روایت کرتے ہیں (اعمش راوی کو شک ہے) میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سوال کرنے کی غرض سے حاضر ہوا تو مجھے بتایا گیا کہ آپ ﷺ عرفہ میں تشریف فرما ہیں میں عرفہ کی طرف چل پڑا اور آپ کی سواری کے سامنے آکر اس کی مہار پکڑ لی ۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ کے صحابہ چیخ اٹھے (کہ چھوڑو چھوڑو) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو اسے کوئی حاجت یہاں تک لائی ہے۔ میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کرے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں اپنا خطبہ مختصر کرتا تو تو تفصیل کیساتھ مسئلہ بیان کر لیتا، پھر کچھ دیر خاموش رہے پھر اپنا سر مبارک اٹھایا اور آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ اللہ تعالی کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا نماز ادا کر، زکوۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھ، بیت اللہ کا حج کر لوگوں کے لئے وہ ہی چیز پسند کر جو تو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جو تو خود پسند کرتا ہے اسے لوگوں کے لئے بھی پسند کر اور اونٹنی کے سامنے نہ چل۔

---

(۲)......الامالی لابی القاسم بن بشران ، حدیث نمبر:۶۹۱...... فضائل الصحابة لابی نعیم ، جلد:۳،صفحہ: ۱۲۷٤ ......زیادات المسند، جلد: ٤،صفحہ: ۷۸۔۷۷

٣:عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهْنِيِّ ،قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ رَجُلٌ مِنْ قُضَاعَةَ، فَقَالَ: شَهِدْتُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ ،وَصُمْتُ الشَّهْرَ، وَقُمْتُ رَمَضَانَ، وَآتَيْتُ الزَّكَاةَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ :مَنْ مَاتَ عَلٰى هٰذَا كَانَ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ۔(٣)

حضرت عمرو بن مرہ جہنی روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ قضاء سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں ، بے شک آپ ﷺ اللہ تعالی کے رسول ہیں ، میں پانچ نمازیں ادا کرتا ہوں رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہوں رمضان میں قیام کرتا ہوں اور نماز ادا کرتا ہوں اور زکوۃ ادا کرتا ہوں تو نبی علیہ السلام نے اسے فرمایا:

''جو ایسی حالت میں مرگیا وہ صدیقین اور شہداء میں سے ہوگا۔''

اسلام کی بنیاد پانچ چیزیں ہیں

٤ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بُنِيَ الْاِ سْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةُ أَنْ

---

(٣)......التاریخ الکبیر للبخاری ، جلد:٦ ،صفحہ: ٣٠٨ ...... المسند البزار معہ الکشف، جلد: ١ ،حدیث نمبر: ٢٥ ...... الاحاد والمثانی لابن ابی عاصم ، جلد: ٥ ،صفحہ: ٢٣ ...... المعرفۃ والتاریخ للفسوی ، جلد:١ ،صفحہ: ٣٣٣

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِقَامُ الصَّلَاةِ ، وَاِيْتَاءُ الزَّكَاةِ، وَحَجُّ الْبَيْتِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَالْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ؟ فَقَالَ: الْجِهَادُ حَسَنٌ، هٰكَذَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ـ(٤)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) اسلام کی بنیاد پانچ چیزیں ہیں۔ یہ گواہی دینا کے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، نماز ادا کرنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا، راوی کہتے ہیں اس شخص نے جہاد فی سبیل اللہ کے بارے میں پوچھا؟ یعنی کیا یہ بھی اسلام کی بنیاد ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا جہاد حسن ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا۔

سب سے اچھا مہینہ

٥: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: نِعْمَ الشَّهْرُ شَهْرُ رَمَضَانَ، تُفْتَحُ فِيْهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ فِيْهِ أَبْوَابُ النَّارِ، وَتُصْفَدُ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ، وَيُغْفَرُ فِيْهِ اِلَّا لِمَنْ أَبٰى قَالُوْا: وَمَنْ يَأْبٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: الَّذِيْ لَا يَسْتَغْفِرُ ـ(٥)

---

(٤)......المسند للامام احمد ، جلد: ٢ ،صفحه: ٢٦ ...... تاريخ دمشق ، جلد: ٦٥ ، صفحه: ١٣٠ـ١٣١

(٥)......تاريخ بغداد ، جلد: ٥ ،صفحه: ٣١٨ ، فضائل رمضان لابن شاهين ، حديث نمبر: ١٤

حضرت ابو ہریرہ ﷜ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سب سے اچھا مہینہ رمضان المبارک ہے، اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے اور ہر شخص کو بخش دیا جاتا ہے سوائے اس کے جو انکار کرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا انکار کرنے والا کون ہے یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا وہ شخص جو بخشش نہ مانگے۔

اگلے پچھلے تمام گناہوں کی معافی

٦: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ، وَثَابِتٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ۔(٦)

حضرت ابو ہریرہ ﷜ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے بحالت ایمان نیکی کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

یوم ولادت کی طرح پاکیزگی

٧: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

(٦)......اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

رَمَضَانَ فَفَضَّلَهُ عَلَى الْأَشْهَرِ بِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَقَالَ: اِنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ فَرَضَ اللّٰهُ صِيَامَهُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَسَنَنْتُ قِيَامَه فَمَنْ صَامَهُ وَ قَامَهُ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ۔(۷)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر فرمایا اور اسکی وہ فضیلت بیان کی جو اللہ تعالی نے دوسرے مہینوں پر عطا فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالی نے ماہ رمضان کے روزے مسلمان پر فرض کئے اور میں نے اس کے قیام کو سنت قرار دیا ہے پس جو شخص بحالت ایمان نیکی کی نیت سے روزے رکھے اور قیام کرے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جائے گا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے جنم لیا ہے۔

۸: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: أَوْضَعُ مَا يُصِيْبُ صَاحِبَ شَهْرِ رَمَضَانَ اِذَا أَحْسَنَ صِيَامَهُ وَقِيَامَهُ، أَنْ يَّخْرُجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ۔(۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور اس کے روزے رکھے اور قیام اچھے طریقے سے ادا کیا وہ گناہوں سے ایسے نکل گیا گویا اس کی ماں نے آج ہی اسے جنا ہے۔

---

(۷)......اس کی تخریج گزر چکی ہے۔
(۸)......اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

اگر لوگوں کو علم ہو

٩:عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَدَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ۔ فَقَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَالَهُمْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، لَتَمَنَّتْ أُمَّتِيْ أَنْ تَكُوْنَ السَّنَةُ كُلُّهَا شَهْرُ رَمَضَانَ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔(٩)

حضرت ابن مسعود ﷛ بیان کرتے ہیں، میں نے رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگ جان لیں کہ رمضان میں کتنی برکت ہے تو میری امت سارا سال رمضان رہنے کی تمنا کرے۔

١٠:عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ شَهْرُ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمُرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَيُنَادِيْ مُنَادٍ: يَابَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَلِلّٰهِ عِتْقَاءُ مِنَ النَّارِ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ۔(١٠)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ جب ماہِ رمضان کی پہلی شب ہوتی ہے تو شیطانوں اور سرکش جنوں کو بیڑیاں پہنادی جاتی ہیں اور جہنم کے

---

(٩)......اس کی تخریج گزرچکی ہے۔

(١٠)......اس کی تخریج گزرچکی ہے۔

دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اوران میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا اور جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اوران میں سے کوئی دروازے بند نہیں کیا جاتا۔اورایک پکارنے والا پکارتا ہے''اے طالبِ خیر! آگے آ،اے شر کے متلاشی! رک جا،اور(اس رات) اللہ تعالیٰ کئی لوگوں کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے،اورایسا ساری رات ہوتا رہتا ہے۔

۱۱:عَنْ أَبِیْ قَلَابَةَ، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ:قَدْ جَاءَ کُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ ، اِفْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْکُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيْهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ ،وَتُغَلُّ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ، وَتُغَلَّقُ فِيْهِ أَبْوَابُ الْجَحِيْمِ، فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ۔(۱۱)

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
تحقیق تمہارے پاس ماہ رمضان آیا ہے اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کئے ہیں،اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اوراس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں

۱۲:عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ:سَمِعْتُ رَسُوْلَ

---

(۱۱)......اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

اللّٰہِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ أَبْوَابَ الْجِنَانِ تُفْتَحُ فِيْ أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ إِلَى آخِرِ لَيْلَةٍ مِنْهُ فَلَا يُغْلَقُ مِنْهَا بَابٌ، وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ مِنْ أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ إِلَى آخِرِ لَيْلَةٍ مِنْهُ فَلَا يُفْتَحُ مِنْهَا بَابٌ، وَتُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ لِحَقِّ رَمَضَانَ وَحُرْمَتِهِ، وَيَبْعَثُ اللّٰهُ مُنَادِيًا يُّنَادِيْ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ غُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلَى طُلُوْعِ الْفَجْرِ، يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلُمَّ، مَنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ؟ مَنْ سَائِلٌ يُّعْطَى سُؤَالَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُ يُغْفَرُ لَهُ؟ مَنْ تَائِبٌ يُتَبْ عَلَيْهِ؟ وَلِلّٰهِ تَعَالٰى عُتَقَاءُ عِنْدَ وَقْتِ فِطْرٍ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، عِبَادٌ وَإِمَاءٌ۔(۱۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

رمضان المبارک کی پہلی رات سے آخری رات تک جنتوں کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اسی طرح رمضان المبارک کی پہلی رات سے آخری رات تک جہنم کے تمام دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو رمضان المبارک کے حق اور حرمت کی وجہ سے قید کر دیا جاتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ایک منادی کو پہلے آسمان پر بھیجتا ہے وہ ہر رات غروب شمس سے طلوع فجر تک اعلان کرتا ہے ''اے بھلائی سے بغاوت کرنے والے جلدی کر (لوٹ آ)

---

(۱۲)......فضائل رمضان لابن شاهين، حديث نمبر:۱۲

، ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا کو قبول کیا جائے ، ہے کوئی سوال کرنے والا کہ اس کو عطا کیا جائے ، ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ اسکو بخش دیا جائے ، ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اسکی توبہ قبول کر لی جائے ۔ ماہِ رمضان میں ہر رات افطار کے وقت اللہ تعالیٰ غلاموں اور باندیوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔

۱۳:عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: ذُكِرَ لَنَا أَنَّ لَيَالِيَ رَمَضَانَ وَ نَهَارَهَا تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَيُنَادِىْ كُلَّ لَيْلَةٍ مُنَادٍ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى سُؤْلَهُ ، هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرُ لَهُ وَكَانَ يُقَالُ مَنْ لَمْ يُغْفِرْ لَهُ فِيْ رَمَضَانَ فَلَنْ يُّغْفَرَ لَهُ ـ

حضرت قتادہ ﷺ بیان کرتے ہیں ،ہمیں بتایا گیا کہ رمضان المبارک کے دن رات میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ۔رات کے شروع ہوتے ہی اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے، ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کر لی جائے ، ہے کوئی سوال کرنے والا کہ اسے عطا کیا جائے ، ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ اس کو بخش دیا جائے ۔اور کہا جاتا تھا کہ جسے رمضان المبارک میں نہیں بخشا گیا تو پھر اسے نہیں بخشا جائے گا۔

مومن کیلئے غنیمت اور منافق کے لئے بوجھ

۱٤:عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَظَلَّكُمْ شَهْرُ كُمْ هٰذَا، بِمَحْلُوْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَامَرَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ شَهْرٌ خَيْرٌ لَّهُمْ

[مِنْهُ]،وَلَا يَأْتِيْ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ شَهْرٌ شَرٌّ لَّهُمْ مِنْهُ، بِمَحْلُوْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَكْتُبُ أَجْرَهُ وَثَوَابَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّدْخُلَ، وَذٰلِكَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَعُدُّ فِيْهِ النَّفْقَةَ لِلْقُوَّةِ فِي الْعِبَادَةِ ، وَيَعُدُّ الْمُنَافِقُ فِيْهِ اغْتِيَابُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاتِّبَاعَ عَوْرَاتِهِمْ، فَهُوَ غَنَمٌ لِلْمُؤْمِنِ وَمَعْصِيَةٌ لِلْفَاجِرِ۔ يَعْنِيْ: شَهْرَ رَمَضَانَ۔ (١٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جو قسم کے لائق ہے، تم پر ایسا مہینہ (رحمت بن کر) چھایا ہے جس سے بہتر کوئی مہینہ مومنوں پر نہیں آیا۔ اور منافقوں پر اس سے سخت مہینہ کوئی نہیں۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ اس کے نوافل اور اس کے اجر کو شروع ہونے سے پہلے ہی لکھ دیتا ہے۔ اور کوئی شک نہیں کہ مومن میں اس مہینے میں عبادت کی قوت لوٹائی جاتی ہے اور منافق میں غفلت، اور مومن کیلئے یہ مہینہ غنیمت اور منافق کیلئے بوجھ ہے۔

١٥-:عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ ، وَأُغْلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔(١٥)

---

(١٤)......الشعب الایمان ، جلد: ٣،صفحہ: ٣٠٤...... المسند للامام احمد ، جلد: ٢،صفحہ: ٥٢٤...... المعجم الاوسط ،حدیث نمبر:٩٠٠٨

(۱۵)......تخریج گزر چکی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جب ماہِ رمضان المبارک آتا ہے تو جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

١٦: عَنْ عَمْرِو بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا دَنَا رَمَضَانُ: قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ فَاغْتَنِمُوْهُ، بِمَحْلُوْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا دَخَلَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ شَهْرٌ قَطُّ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا دَخَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ قَطُّ شَرٌّ مِنْهُ بِمَحْلُوْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَكْتُبُ لِلْمُؤْمِنِ أَجْرَهُ وَنَوَافِلَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّدْخُلَهُ وَيَكْتُبُ لِلْمُنَافِقِ شِقَاءَهُ وَ وِزْرَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّدْخُلَهُ وَذٰلِكَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَعُدُّ فِيْهِ الْقُوَّةَ عَلَى الْعِبَادَةِ وَالْكَفَّ عَنِ الْأَذٰى وَالْإِنْبِسَاطَ فِي النَّفَقَةِ، وَيَعُدُّ فِيْهِ الْمُنَافِقُ اتْبَاعَ غَفَلَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاتْبَاعَ عَوْرَاتِهِمْ وَالتَّفَرُّغَ لِأَذَى الْمُسْلِمِيْنَ وَهُوَ غَنَمٌ لِلْمُؤْمِنِ وَ نِقْمَةٌ لِلْفَاجِرِ۔(١٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ قریب آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے:

---

(١٦)...... تخریج گزر چکی ہے۔

بے شک تم پر ماہِ رمضان چھانے والا ہے، اسے غنیمت سمجھو۔

رسول اللہ ﷺ نے حلفاً فرمایا: مومنوں پر اس سے بہتر مہینہ کبھی نہیں آیا اور منافقوں پر اس سے سخت مہینہ کبھی نہیں آیا۔

رسول اللہ ﷺ نے حلفاً فرمایا:

بے شک اس ماہ مبارک میں اللہ تعالیٰ مومن کا اجر اس کے نوافل شروع کرنے سے پہلے ہی لکھ دیتا ہے۔ اور منافق کی بدبختی اور اس کا بوجھ اس میں داخل ہونے سے پہلے لکھ دیتا ہے۔ اور مومن کو عبادت کرنے کی قوت عطا کی جاتی ہے اور تکلیف دینے سے روک دیا جاتا ہے اور وہ خوشی سے خرچ کرتا ہے۔ اور منافق مومنوں کی غفلتوں اور ان کے رازوں کے پیچھے پڑ جاتا ہے اور مسلمانوں کو تکلیف دینے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ مومن کیلئے غنیمت اور فاجر کیلئے سزا ہے۔

۱۷: عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَدْ جَاءَ کُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرٌ مُبَارَکٌ، افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ صِیَامَهُ، تُفْتَحُ فِیْهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ فِیْهِ أَبْوَابُ الْجَحِیْمِ، وَتُغَلُّ فِیْهِ الشَّیَاطِیْنُ، فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَیْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ۔ (۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب

---

(۱۷)......تخریج گزر چکی ہے۔

کوخوشخبری سناتے ہوئے ارشاد فرمایا:

بے شک تمہارے پاس رمضان المبارک کا مہینہ آ رہا ہے یہ ایک بابرکت مہینہ ہے، جس کا روزہ رکھنا اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کیا ہے۔ اس میں جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس میں شیطانوں کو قید کر دیا جاتا ہے۔ اس مہینے میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس کے خیر سے محروم ہوا تو وہ (ہر خیر سے) محروم ہو گیا۔

پانچ خصوصی عطائیں

۱۸: عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُعْطِیَتْ أُمَّتِیْ فِیْ رَمَضَانَ خَمْسُ خِصَالٍ۔ لَمْ تُعْطِهِنَّ أُمَّةٌ كَانَتْ قَبْلَهُمْ۔: خَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ عِنْدَ اللّٰهِ، أَطْیَبُ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ، وَیَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰی یُفْطِرُوْا، وَتُصْفَدُ مَرَدَّةُ الشَّیَاطِیْنِ، فَلَا یَصِلُوْنَ اِلَی مَا كَانُوْا یَصِلُوْنَ اِلَیْهِ، وَیُزَیِّنُ اللّٰهُ جَنَّتَهُ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ، فَیَقُوْلُ: یُوْشَكُ عِبَادِیْ الصَّالِحُوْنَ أَنْ یُلْقَوْا عَنْهُمُ الْمَؤُوْنَةَ وَالْاَذٰی، وَیَصِیْرُوْا اِلَیْكَ، وَیَغْفِرُ لَهُمْ فِیْ آخِرِ لَیْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ۔

فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اهِیَ لَیْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا یُوَفّٰی أَجْرَهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ عَمَلِهِ۔ (۱۸)

---

(۱۸)……تخریج گزر چکی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری امت کو ماہِ رمضان میں پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو اس سے پہلی امتوں کو عطا نہیں ہوئیں۔

(۱) روزہ داروں کے منہ کی خوشبو اللہ عزوجل کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار ہے۔

(۲) اور فرشتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ روزہ نہ افطار کرلیں۔

(۳) سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور وہ وہاں تک نہیں پہنچ سکتے جہاں تک پہنچ جایا کرتے تھے۔

(۴) اللہ تعالیٰ ہر روز جنت کو سجاتا ہے، پھر فرماتا ہے: قریب ہے کہ میرے صالح بندوں پر سے اذیت و تکلیف کو ہٹا دیا جائے اور وہ تجھ میں داخل ہوں۔

(۵) رمضان المبارک کی آخری رات ان کی بخشش کردی جاتی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ ''شب قدر'' ہے؟ فرمایا، نہیں بلکہ جب مزدور اپنا کام مکمل کرتا ہے تو اس کو اس کی مزدوری دی جاتی ہے۔ (یعنی ماہِ رمضان کی آخری رات مزدوری لینے کی رات ہے، کیونکہ اس رات ماہِ رمضان کی عبادات ختم ہوتی ہیں۔)

١٩:عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ تَسْبِيْحَةٌ لَيْلَةٍ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ تَسْبِيْحَةٍ فِيْ غَيْرِهِ۔(١٩)

حضرت امام زہری بیان کرتے ہیں: رمضان المبارک کی رات میں ایک بار سبحان اللہ کہنا غیر رمضان میں ہزار بار سبحان اللہ کہنے سے افضل ہے۔

ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کے گناہوں کا کفارہ

٢٠: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الصَّلَاةُ الْمَكْتُوْبَةُ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ الَّتِيْ بَعْدَهَا كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَالشَّهْرُ إِلَى الشَّهْرِ - يَعْنِيْ: شَهْرَ رَمَضَانَ- كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ: إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ فَعَرَفْتُ بَعْدَ أَنَّ ذٰلِكَ لِأَمْرٍ حَدَثَ، قَالَ: إِلَّا مِنَ الْإِشْرَاكِ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَنَكْثِ الصَّفْقَةِ، وَتَرْكَ السُّنَّةِ، قَالَ: أَمَّا نَكْثُ الصَّفْقَةِ: تُبَايِعُ رَجُلًا بِيَمِيْنِكَ، ثُمَّ تَخَالَفَ إِلَيْهِ فَتُقَاتِلُهُ بِيَمِيْنِكَ، وَأَمَّا تَرْكُ السُّنَّةِ، فَالْخُرُوْجُ مِنَ الْجَمَاعَةِ۔(٢٠)

---

(١٩)......الترغيب والترهيب، جلد: ٢، حديث نمبر: ١٧٦٠

(٢٠)......المسند للامام احمد، جلد: ٢، صفحه: ٢٢٩ ...... الامالى للحرفى، باب: ضمن مجموع، ق: ٢٢٥ ...... الشعب الايمان، جلد: ٤، حديث نمبر: ٣٦٢٠ ...... المستدرك للحاكم، جلد: ٤، صفحه: ٢٥٩

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک فرض نماز کے بعد دوسری فرض نماز پڑھنا درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہے اور ایک ماہ (رمضان) دوسرے ماہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہے سوائے تین قسم کے گناہوں کے۔ راوی کہتے ہیں میرے خیال میں اس کے بعد (میرے شیخ کو) کوئی کام عارض آ گیا پھر آپ نے یہ کہا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے، عہد توڑنے اور سنت کو چھوڑنے کے علاوہ تمام گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔ عہد توڑنے کا مطلب یہ ہے کہ تو قسم اٹھا کر کسی آدمی سے بیع کرے پھر اس کے خلاف کرے تو تو نے اپنی قسم سے اس کا قتل کیا اور سنت کو چھوڑ دینے کا مطلب یہ ہے کہ جماعت سے نکل جانا۔

رحمت مغفرت اور جہنم سے آزادی

۲۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ رَحْمَةٌ، وَوَسَطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ۔ (۲۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رمضان المبارک کا اول رحمت، درمیان مغفرت اور آخر جہنم سے آزادی ہے۔

---

(۲۱)……تخریج گزر چکی ہے۔

پہلی ہی رات اہل قبلہ کی بخشش

۲۲:عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا حَضَرَهُ رَمَضَانُ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، مَاذَا تَسْتَقْبِلُوْنَ، وَمَاذَا يَسْتَقْبِلُ بِكُمْ قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَحْيٌ أُنْزِلَ، أَوْ عَدُوٌّ حَضَرَ؟ فَقَالَ: لَا، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَغْفِرُ فِيْ أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِكُلِّ أَهْلِ هٰذِهِ الْقِبْلَةِ قَالَ: وَفِيْ نَاحِيَةِ الْقَوْمِ رَجُلٌ يَهُزُّ رَأْسَهُ قَالَ: بَخٍ بَخٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَأَنَّكَ ضَاقَ صَدْرُكَ بِمَا سَمِعْتَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ ذَكَرْتُ الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ الْمُنَافِقَ كَافِرٌ وَلَيْسَ لِكَافِرٍ فِيْ ذَا شَيْءٌ)(۲۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (ایک دفعہ) رمضان المبارک شروع ہونے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سبحان اللہ کیا ہی اچھا ہے جس کا تم استقبال کرنے والے ہو اور وہ تمہارا استقبال کرنے والا ہے؟ یہ جملہ رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا حضرت عمر بن خطاب نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کوئی وحی نازل ہوئی ہے یا کوئی دشمن آنیوالا

(۲۲)......المعجم الاوسط ، حدیث نمبر:۴۹۳۵ ...... الصحیح لابن خزیمة ، جلد: ۳، حدیث نمبر:۱۸۸۵ ...... الشعب الایمان ،جلد:۴، حدیث نمبر: ۳۶۲۱

ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا نہیں بے شک اللہ رمضان المبارک کی پہلی رات اس قبلہ والے تمام لوگوں کو بخش دے گا کونے میں سے ایک شخص جو سر ہلا رہا تھا اس نے کہا واہ واہ نبی علیہ السلام نے اسے فرمایا گویا جو تو نے سنا ہے اس سے تیرا سینہ تنگ ہوا ہے اس نے عرض کی نہیں! اللہ کی قسم یا رسول اللہ ﷺ مجھے منافقین یاد آتے ہیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک منافق کافر ہے اور کافر کا اس میں کچھ حصہ نہیں۔

دو عظیم البرکت خطبے

۲۳: عَنْ أَبِیْ مَسْعُوْدٍ، أَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ:

اِذَا هَلَّ رَمَضَانُ هَبَّتْ رِیْحٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ ، فَصَفَقَتْ وَرَقُ الْجَنَّةِ، فَیَنْظُرُ الْحُوْرُ الْعِیْنُ اِلٰی ذٰلِكَ، فَیَقُلْنَ یَاۤ رَبِّ اِاجْعَلْ لَّنَا مِنْ عِبَادِكَ فِیْ هٰذَا الشَّهْرِ أَزْوَاجًا تَقَرُّ أَعْیُنُهُمْ بِنَا، وَتَقَرُّ أَعْیُنُنَا بِهِمْ، قَالَ:۔ فَمَامِنْ عَبْدٍ صَامَ رَمَضَانَ، اِلَّا زَوَّجَهُ اللّٰهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ، مِمَّا نَعَتَ اللّٰهُ۔ ﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ﴾ [الرحمن: ۷۶]۔ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُوْنَ أَلْف وَصِیْفٌ، وَسَبْعُوْنَ أَلْفُ وَصِیْفَةٌ لِحَاجَتِهَا، وَلِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ لَوْنٌ مِنَ الطِّیْبِ، وَلِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَلْفُ وَصِیْفٍ، فِیْ یَدِ كُلِّ وَصِیْفٍ صَحْفَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فِیْهَا لَوْنٌ مِنَ الطَّعَامِ، یَجِدُ لِاٰخِرِ لُقْمَةٍ مِنْهَا مَا یَجِدُ لِاَوَّلِهَا، وَیُعْطِی زَوْجَهَا

مِثْلَ ذَلِكَ عَلَى سَرِيْرٍ مِنْ يَاقُوْتٍ، عَلَيْهِ أُكْلِيْلٌ مِنْ يَاقُوْتٍ ، فِيْ سُوَّارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، هَذَا لِكُلِّ يَوْمٍ صَامَهُ مِنْ رَمَضَانَ سِوَى مَا عَمِلَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ۔(٢٣)

حضرت ابو مسعود ﷺ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

جب ماہِ رمضان المبارک کا چاند نظر آتا ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے اور جنت کے پتوں کو ہلاتی ہے تو بڑی آنکھوں والی حوریں اس کو دیکھ کر عرض کرتی ہیں ، اے ہمارے رب ! اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے ہمارے لئے شوہر بنا جن کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں اور ہماری آنکھیں ان سے ٹھنڈی ہوں ۔ (حضور ﷺ نے فرمایا) پس جو بھی بندہ ماہِ رمضان المبارک کا روزہ رکھتا ہے ، اللہ تعالیٰ ان حوروں کے ساتھ اس کا نکاح کر دیتا ہے جن کی تعریف خود اس نے بیان فرمائی ہے:

''حور مقصورات فی الخیام''

(بڑی آنکھوں والی حوریں جو خیموں میں باپردہ ہیں۔)

ان میں سے ہر عورت کیلئے حاجت برآری کے واسطے ستر ہزار خدمت گزار لڑکے اور ستر ہزار خدمت گزار لڑکیاں ہیں۔ اور ان میں سے ہر عورت کیلئے

---

(۲۳)......تخریج گزر چکی ہے۔

مختلف قسم کی خوشبوئیں ہیں ۔اور ہر عورت کیلئے ایک ہزار خدمت گزار لڑکے ہیں جن میں سے ہر کسی کے ہاتھ میں سونے کا بڑا سا پیالہ ہے جس کے اندر مختلف قسم کے کھانے ہیں آدمی اس میں سے آخری لقمے سے وہی (راحت ولذت) پائے گا جو پہلے لقمے سے پاتا ہے۔اوران عورتوں (حوروں) کے شوہر کو اسی کی مثل عطا کیا جائے گا،اور وہ یاقوت کے تخت پر ہوگا اور اس کے سر پر یاقوت کا تاج ہوگا اور اس کے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہونگے ۔اور یہ سب کچھ ماہِ رمضان کے ہر روزے کا بدلہ ہے اور روزے کے علاوہ جو نیکیاں کرے گا وہ اس کے علاوہ اجر رکھتی ہیں۔

٢٤: عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ- رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ، فَقَالَ:

أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً، وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا، مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ، كَانَ كَمَنْ أَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ، وَمَنْ أَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ ، كَانَ كَمَنْ أَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ، وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ، وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ، وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْ رِزْقِ الْمُؤْمِنِ، مَنْ أَفْطَرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةٌ مِنْ ذُنُوْبِهِ، وَعِتْقُ رَقَبَةٍ مِنَ النَّارِ، وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْقُصَ مِنْ أَجْرِهٖ شَيْءٌ۔

قُلْنَا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا يُفْطِرُ الصَّائِمَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا عَلَى مَذْقَةِ لَبَنٍ، أَوْ تَمْرَةٍ ، أَوْ شُرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ، وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا ، سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔(٢٤)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں شعبان کے آخری روز خطبہ ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے، وہ مبارک مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے روزے فرض کئے اور اس کی رات کو قیام کرنا نفل قرار دیا۔ جس نے اس مہینے میں بھلائی کی ایک خصلت کے ساتھ قرب حاصل کیا (یعنی ایک نفلی عبادت کی) وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا ہو۔ اور جس نے ماہِ رمضان میں ایک فرض ادا کیا وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے غیر رمضان میں ستر 70 فرض ادا کئے ۔ اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے ۔ اور یہ ایک دوسرے کا غم بانٹنے کا مہینہ ہے، اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جس نے اس مہینے میں کسی روزہ دار کو روزہ افطار کروایا، اس کیلئے گناہوں کی بخشش ہے اور اس

(۲۴)......تخریج گزر چکی ہے۔

کی گردن دوزخ سے آزاد کردی جائے گی ۔اور روزہ افطار کروانے والے کو روزے دار جتنا ثواب ملے گا اور اس کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی ۔ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر کسی کے پاس اتنا نہیں کہ وہ روزہ افطار کرواسکے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس آدمی کو بھی عطا فرمائے گا جو کسی کو دودھ کے ایک گھونٹ یا ایک کھجور کے ساتھ یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کروائے ۔اور جو کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے سیراب کرے گا اور وہ پھر پیاسا نہ رہے گا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا ۔یہ مہینہ ہے جس کا اول رحمت ہے ،درمیان مغفرت ہے اور آخر جہنم سے آزادی ہے ۔جس نے اس مہینے میں اپنے غلام پر نرمی کی ،اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا اور اس کو جہنم سے آزاد کردے گا ۔تم لوگ اس مہینے میں چار چیزوں کی کثرت کرو، دو کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کرلو گے اور دو ایسی ہیں جن سے تم بے نیاز نہیں رہ سکتے ۔پہلی دو ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه'' اور ''استغفار'' ہیں اور دوسری دو، جنت میں جانے کی دعا اور جہنم سے آزادی کی دعا ہیں ۔

ماہ رمضان کی برکات کا تفصیلی بیان

۲۵ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ :اِنَّ الْجَنَّةَ لَتُنَجَّدُ وَتُزَيَّنُ مِنَ الْحَوْلِ اِلَى الْحَوْلِ لِدُخُوْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ،فَاِذَا كَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ يُقَالُ لَهَا الْمُثِيْرَةُ، فَتَصْطَفِقُ وَرَقُ أَشْجَارِ الْجِنَانِ وَحِلَقُ الْمَصَارِيْعِ،

فَيُسْمَعُ لِذَلِكَ طَنِيْنٌ لَمْ يَسْمَعِ السَّامِعُوْنَ أَحْسَنَ مِنْهُ فَيُشْرِفُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ حَتَّى يَقِفْنَ عَلَى شَجَرِ الْجِنَانِ ، فَيُنَادِيْنَ: هَلْ مِنْ خَاطِبٍ إِلَى اللّٰهِ فَيُزَوِّجُهُ؟ ثُمَّ يَقُلْنَ: يَا رِضْوَانُ مَاهٰذِهِ اللَّيْلَةُ؟ فَيُجِيْبُهُنَّ بِالتَّلْبِيَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَاخَيْرَاتِ حَسَّانٍ هٰذِهِ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَتُفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُ الْجِنَانِ لِلصَّائِمِيْنَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ ، وَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا رِضْوَانُ افْتَحْ أَبْوَابَ الْجِنَانِ، يَا مَالِكُ أَغْلِقْ أَبْوَابَ الْجَحِيْمِ عَنِ الصَّائِمِيْنَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ ، يَاجِبْرِيْلُ اِهْبِطْ إِلَى الْأَرْضِ فَصَفِّدْ مَرَدَةَ الشَّيَاطِيْنِ وَغُلَّهُمْ فِي الْأَغْلَالِ، ثُمَّ اقْذِفْ بِهِمْ فِيْ لُجَجِ الْبِحَارِ حَتَّى لَا يُفْسِدُوْا عَلَى أُمَّةِ حَبِيْبِيْ۔ قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ سُؤْلَهُ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَأَتُوْبَ عَلَيْهِ؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَلَهُ؟ مَنْ يُقْرِضُ الْمَلِيَّ غَيْرَ الْمُعْدَمِ، الْوَفِيَّ غَيْرَ الظَّلُوْمِ۔ قَالَ۔ وَلِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَلْفُ أَلْفِ عَتِيْقٍ مِنَ النَّارِ، فَإِذَا كَانَ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ۔ أَوْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔ أَعْتَقَ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ مِنْهَا أَلْفَ أَلْفِ عَتِيْقٍ مِنَ النَّارِ، كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبَ الْعَذَابَ، فَإِذَا كَانَ آخِرُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، أَعْتَقَ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ بِعَدَدِ مَا أَعْتَقَ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ إِلَى آخِرِ

هِ، فَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ أَمَرَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَهْبِطُ فِيْ كَبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، وَمَعَهُ لِوَاءٌ أَخْضَرُ، فَيُرَكِّزُ اللِّوَاءَ عَلَى أَظْهَرِ الْكَعْبَةِ وَلَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ، مِنْهَا جَنَاحَانِ لَايَنْشُرُهُمَا إِلَّا فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَيَنْشُرُهُمَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَيُجَاوِزَانِ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ۔ قَالَ:۔ وَيَبُثُّ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَلَائِكَةَ فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ،فَيُسَلِّمُوْنَ عَلَى كُلِّ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ وَمُصَلٍّ وَذَاكِرٍ، فَيُصَافِحُوْنَهُمْ وَيُؤَمِّنُوْنَ عَلَى دُعَائِهِمْ، حَتّٰى يَطْلَعَ الْفَجْرُ، فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ نَادَى جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ:يَا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ الرَّحِيْلَ الرَّحِيْلَ، فَيَقُوْلُوْنَ:إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ نَظَرَ إِلَيْهِمْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَعُفِيَ عَنْهُمْ وَغُفِرَ لَهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةً۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :وَهٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةُ:رَجُلٌ مُدْمِنُ خَمْرٍ، وَعَاقٌّ لِوَالِدَيْهِ، وَقَاطِعُ رَحِمٍ، وَمُشَاحِنٌ۔ فَقِيْلَ:يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا الْمُشَاحِنُ؟۔ قَالَ:هُوَ الصَّارِمُ، فَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْفِطْرِ سُمِّيَتْ لَيْلَةَ الْجَائِزَةِ، فَإِذَا كَانَ غَدَاةُ الْفِطْرِ يَبْعَثُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى الْمَلَائِكَةَ فِيْ كُلِّ بَلَدٍ، فَيَهْبِطُوْنَ إِلَى الْأَرْضِ، فَيَقُوْمُوْنَ عَلَى أَفْوَاهِ السِّكَكِ، فَيُنَادُوْنَ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ جَمِيْعُ مَنْ خَلَقَ اللّٰهُ إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ، فَيَقُوْلُوْنَ:يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، اُخْرُجُوْا إِلَى رَبٍّ كَرِيْمٍ يَغْفِرُ الْعَظِيْمَ، فَإِذَا بَرَزُوْا فِيْ

مُصَلَّاهُمْ، يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :يَا مَلَائِكَتِيْ، مَاجَزَاءُ الْأَجِيْرِ إِذَاعَمِلَ عَمَلَهُ؟ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ:إِلٰهَنَا وَسَيِّدَنَا ، جَزَاؤُهُ أَنْ تُوَفِّيَهُ أَجْرَهُ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أُشْهِدُكُمْ يَامَلَائِكَتِيْ إِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَهُمْ مِنْ صِيَامِهِمْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَقِيَامِهِمْ رَضَائِيْ وَمَغْفِرَتِيْ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :سَلُوْنِيْ ، فَوَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا تَسْأَلُوْنِيْ الْيَوْمَ شَيْئًا فِيْ جَمْعِكُمْ هٰذَا لِا خِرَتِكُمْ إِلَّا أَعْطَيْتُكُمُوْهُ، وِلِدُنْيَاكُمْ إِلَّا نَظَرْتُ لَكُمْ، وَعِزَّتِيْ لَأَسْتُرَنَّ عَلَيْكُمْ عَثَرَاتِكُمْ مَا رَاقَبْتُمُوْنِيْ، وَعِزَّتِيْ لَا أُخْزِيْكُمْ وَلَا أَفْضَحُكُمْ بَيْنَ أَصْحَابِ الْحُدُوْدِ۔ أَوِ: الْحُدُوْدِ، شَكَّ أَبُوْ عَمْرٍو۔،انْصَرِفُوْا مَغْفُوْرًا لَكُمْ، قَدْ أَرْضَيْتُمُوْنِيْ وَرَضِيْتُ عَنْكُمْ، قَالَ: فَتَفْرَحُ الْمَلَائِكَةُ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِمَا يُعْطِيْ اللّٰهُ عَزَّوَجَّل هٰذِهِ الْأُمَّةَ إِذَا أَفْطَرُوْا۔(٢٥)

حضرت ابن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

بیشک جنت کو رمضان المبارک کی آمد کے لئے ایک سال سے دوسرے

---

(٢٥)......الشعب الایمان ، جلد:٣،، حدیث نمبر:٣٦٩٥...... الترغیب والترهیب ، جلد: ٢، حدیث نمبر:١٧٦٨...... العلل المتناهية، جلد: ٢ ،صفحه: ٤٣ـ٤٥

سال تک سجایا جاتا ہے۔اس میں تجدید کی جاتی ہے۔جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش عظیم کے نیچے ایک ہوا چلتی ہے۔جسے مثیرہ کہا جاتا ہے جس سے جنتی درختوں کے پتے اور دروازے کے پٹ ہلنے لگتے ہیں اور ان میں اتنی خوبصورت آواز پیدا ہوتی ہے جس سے اچھی آواز آج تک کسی نے نہیں سنی پس جنتی حوریں درختوں پر آکر ٹھہر جاتی ہیں اور ندا دیتی ہیں ہے کوئی اللہ تعالی کی طرف نکاح کا پیغام بھیجنے والا تاکہ اس کا نکاح کردیا جائے پھر وہ کہتی ہیں اے رضوان! یہ کونسی رات ہے تو رضوان الجنت انہیں لبیک کہتے ہوئے جواب دیتا ہے، اے خیرات حسان! یہ رمضان المبارک کی پہلی رات ہے اس میں امت محمد یہ کے روزے داروں کے لئے جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے اے رضواں جنت جنتوں کے دروازے کھول دے اور اے جہنم کے داروغہ امت محمد یہ ﷺ کے روزے داروں کے لئے جہنم کے دروازے بند کردے،اے جبریل زمین پر جاؤ اور شیطان مردودوں کو باندھ دو، پیروں میں بیڑیاں ڈال دو اور انہیں سمندر کی تہوں میں پھینک دو تاکہ وہ میرے حبیب ﷺ کی امت میں فساد نہ کریں پھر اللہ تعالی رمضان المبارک کی ہر رات تین مرتبہ ارشاد فرماتا ہے۔

ہے کوئی سوال کرنے والا؟ میں اس کے سوال کو پورا کروں۔

ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ میں اسکی توبہ قبول کروں۔

ہے کوئی بخشش طلب کرنیوالا؟ کہ میں اسے بخش دوں۔

اور ہے کوئی قرض سے خلاصی چاہنے والا؟ تا کہ میں اسے بغیر ظلم کے قرض سے نجات دوں۔

اور فرمایا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی ہر رات ہزار ہزار بندوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے جب جمعۃ المبارک کی رات ہوتی ہے یا جمعۃ المبارک کا دن ہوتا ہے ہر گھڑی ہزار ہزار بندوں کو جہنم سے آزادی عطا فرماتا ہے تمام کے تمام وہ ہوتے ہیں جن پر عذاب واجب ہو چکا ہوتا ہے جب رمضان المبارک کی آخری رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن اتنے انسانوں کو جہنم سے آزادی عطا فرماتا ہے جتنے پہلے پورے ماہ میں آزاد کر چکا ہوتا ہے۔

جب لیلۃ القدر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ جبریل امین علیہ السلام سے فرماتا ہے فرشتوں کے ایک گروہ کے ساتھ جائے ان کے پاس سبز جھنڈا ہوتا ہے وہ جھنڈا لے کر خانہ کعبہ کی چھت پر گاڑھ دیتے ہیں حضرت جبریل امین کے سو پر ہیں ان میں سے دو پر صرف لیلۃ القدر کو ہی کھلتے ہیں اور ان دونوں کو اس رات پھیلانے میں وہ مشرق سے مغرب تک کو گھیر لیتے ہیں اور جبریل امین تمام فرشتوں کو پوری امت میں پھیلا دیتے ہیں اور وہ ہر قیام کرنے والے، بیٹھ کر ذکر کرنے والے ،نماز پڑھنے والے،اور ذکر کرنے والوں پر سلامتی بھیجتے رہتے ہیں۔ان سے ہاتھ ملاتے ہیں اور اور انکے دعا مانگنے پر آمین کہتے ہیں یہاں تک کے فجر ہو جاتی ہے۔

جب فجر ہوتی ہے تو حضرت جبریل آمین کہتے ہیں اے فرشتوں کے گروہ اپنی سواریاں لو تو فرشتے حضرت جبریل سے پوچھتے ہیں اے جبریل اللہ تعالی نے امت محمدیہ کے مومنین کے حوائج کا کیا فیصلہ فرمایا ہے؟ تو حضرت جبریل امین کہتے ہیں اللہ تعالی نے ان پر نظر رحمت فرمائی ہے ان سے درگزر فرمایا ہے اور انہیں بخش دیا ہے سوائے چار قسم کے آدمیوں کے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وہ چار قسم کے بندے یہ ہیں شراب پینے والا، ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا، قطع تعلقی کرنے والا، اور مشاحن، پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشاحن کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈاکو، جب عید الفطر کی رات آتی ہے اور اسے لیلۃ الجائزہ (یعنی بدلہ کی رات) بھی کہتے ہیں جب عید الفطر کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تبارک وتعالی فرشتوں کو ہر شہر میں بھیجتا ہے وہ زمین پر اترتے ہیں اور قطار بنا کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آوازیں دیتے ہیں جسے انسانوں اور جنوں کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے وہ کہتے ہیں اے امت محمدیہ رب کریم کی طرف آؤ وہ بڑی بخشش عطا فرماتا ہے۔ جب وہ اپنی جگہ پر پہنچ جاتے ہیں (یعنی اپنی نماز کی جگہ پر) تو اللہ تعالی فرماتا ہے اے میرے فرشتو! مزدور کی اجرت کیا ہے جب وہ اپنا کام پورا کر لے؟ تو فرشتے عرض گزار ہوتے ہیں اے ہمارے معبود ہمارے سردار اسکی اجرت یہ ہے کہ تو اسے پورا اجر عطا فرما تو اللہ تعالی فرماتا ہے اے

میرے فرشتو میرے گواہ ہو جاؤ میں نے اس کے قیام اور روزوں کا ثواب، اپنی رضا اور اپنی طرف سے مغفرت کے طور پر عطا فرمایا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مجھ سے مانگو مجھے میری عزت وجلالت کی قسم آج تم مجھ سے آخرت کے بارے میں جو بھی سوال کرو گے میں تمہیں عطا کروں گا اور دنیا کا سوال کرو تو میں نظر رحمت فرماؤں گا اور مجھے میری عزت کی قسم میں ضرور تمہارے رازوں کو پوشیدہ رکھوں گا۔ اور جو تم مجھ سے ڈرتے رہے اور مجھے میری عزت کی قسم میں تمہیں اصحاب حدود کے درمیان رسوا نہیں کروں گا۔ (ابوعمرو راوی کو شک ہے ''حدود'' کہا یا ''خدود'' کہا۔) جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا تم نے مجھے راضی کیا اور میں تم سے راضی ہو گیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا فرشتے خوش ہو جاتے ہیں اور جو عطا کیا جاتا ہے اس پر خوشخبری دیتے ہیں اس امت کو جب وہ افطار کرتے ہیں۔

۲۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ الْجَنَّةَ لَتُزَيَّنُ وَتُنَجَّدُ مِنَ الْحَوْلِ إِلَى الْحَوْلِ لِدُخُوْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ يُقَالُ لَهَا الْمُثِيْرَةُ، فَتُصَفِّقُ أَوْرَاقُ أَشْجَارِ الْجِنَانِ وَحِلَقُ مَصَارِيْعِ أَبْوَابِ الْجِنَانِ، فَيُسْمَعُ لِذٰلِكَ طَنِيْنٌ لَمْ يَسْمَعِ السَّامِعُوْنَ أَحْسَنَ مِنْهُ وَتَزَيَّنُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ حَتّٰى يَقِفْنَ عَلٰى شُرُفِ الْجَنَّةِ، فَيُنَادِيْنَ:

هَلْ مِنْ خَاطِبٍ اِلَى اللّٰهِ فَيُزَوِّجُهُ؟ ثُمَّ يَقُلْنَ: يَارِضْوَانُ! مَاهٰذِهِ اللَّيْلَةُ؟ فَيُجِيْبُهُنَّ بِالتَّلْبِيَةِ: يَاخَيْرَاتٍ حِسَانٍ هٰذِهِ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَتُفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُ الْجِنَانِ لِلصَّائِمِيْنَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ، يَا جِبْرِيْلُ اِهْبِطْ اِلَى الْأَرْضِ فَصَفِّدْ مَرَدَةَ الشَّيَاطِيْنِ وَغُلَّهُمْ فِي الْأَغْلَالِ، ثُمَّ اقْذِفْ بِهِمْ فِيْ لُجَجِ الْبِحَارِ حَتّٰى لَا يُفْسِدُوْا عَلٰى أُمَّةِ حَبِيْبِيْ صِيَامَهُمْ، قَالَ:۔ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ سُؤْلَهُ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَأَتُوْبَ عَلَيْهِ؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ؟ مَنْ يُقْرِضُ الْمَلِيَّ غَيْرَ الْمُعْدَمِ، الْوَفِيَّ غَيْرَ الظَّلُوْمِ؟ ۔ قَالَ:۔ وَلِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ أَلْفُ أَلْفِ عَتِيْقٍ مِنَ النَّارِ، وَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ۔ أَوْيَوْمُ الْجُمُعَةِ۔ أَعْتَقَ اللّٰهُ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ مِنْهَا أَلْفَ عَتِيْقٍ مِنَ النَّارِ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبَ الْعَذَابَ، فَإِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، أَعْتَقَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ بِعَدَدِ مَنْ أَعْتَقَ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ اِلَى آخِرِهِ، فَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ جِبْرِيْلَ، فَيَهْبِطُ فِيْ كَبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَى الْأَرْضِ وَمَعَهُ لِوَاءٌ أَخْضَرُ، فَيَرْكُزُ اللِّوَاءَ عَلٰى ظَهْرِ الْكَعْبَةِ وَلَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ، مِنْهَا جَنَاحَانِ لَا يَنْشُرُهُمَا اِلَّا فِيْ كُلِّ لَيْلَةِ قَدْرٍ فَيَنْشُرُهُمَا فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ،

فَيُجَاوِزَانِ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ ، وَيَبُثُّ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَلَائِكَةَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، فَيُسَلِّمُوْنَ عَلَى كُلِّ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ وَمُصَلٍّ وَذَاكِرٍ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ، فَيُصَافِحُوْنَهُمْ وَيُؤَمِّنُوْنَ عَلَى دُعَائِهِمْ حَتّٰى يَطْلَعَ الْفَجْرُ ، فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ نَادٰى جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةَ الرَّحِيْلَ الرَّحِيْلَ، فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: يَا جِبْرِيْلُ ، مَاصَنَعَ اللّٰهُ فِيْ حَوَائِجِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ ؟ فَيَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ نَظَرَ إِلَيْهِمْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَعَفٰى عَنْهُمْ وَغَفَرَلَهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةً۔ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةُ ؟ قَالَ رَجُلٌ مُدْمِنُ خَمْرٍ ،وَعَاقٌّ لِوَالِدَيْهِ، وَقَاطِعُ رَحِمٍ وَمُشَاحِنٌ۔ قَالُوْا: هُوَ الصَّارِمُ ، فَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْفِطْرِ سُمِّيَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ لَيْلَةَ الْجَائِزَةِ ، فَإِذَا كَانَتْ غَدَاةُ الْفِطْرِ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَلَائِكَةَ فَيَهْبِطُوْنَ فِيْ كُلِّ بِلَادِ الْأَرْضِ ، وَيَقُوْلُوْنَ عَلٰى أَفْوَاهِ السِّكَكِ، فَيُنَادُوْنَ، بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ جَمِيْعُ مَنْ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، أُخْرُجُوْا إِلٰى رَبٍّ كَرِيْمٍ يُعْطِي الْجَزِيْلَ وَيَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ، فَإِذَا بَرَزُوْا فِيْ مُصَلَّاهُمْ، يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْمَلَائِكَةِ: يَا مَلَائِكَتِيْ! مَاجَزَاءُ الْأَجِيْرِ إِذَا عَمِلَ عَمَلَهُ؟ ۔ قَالَ: فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: إِلٰهَنَا وَسَيِّدَنَا جَزَاؤُهُ أَنْ يُوَفّٰى أَجْرُهُ، ۔قَالَ:۔ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: فَإِنِّيْ

أُشْهِدُكُمْ يَا مَلَائِكَتِيْ اِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَهُمْ مِنْ صِيَامِهِمْ رَمَضَانَ رَضَائِيْ وَمَغْفِرَتِيْ، ۔قَالَ۔ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :يَاعِبَادِيْ سَلُوْنِيْ، فَوَعِزَّتِيْ لَا تَسْأَلُوْنِيْ الْيَوْمَ شَيْئًا فِيْ جَمْعِكُمْ هَذَا لِأُخْرَاكُمْ اِلَّا أَعْطَيْتُكُمْ، وَلَا لِدُنْيَاكُمْ اِلَّا نَظَرْتُ لَكُمْ، وَعِزَّتِيْ لَأَسْتُرَنَّ عَلَيْكُمْ مَا رَاقَبْتُمُوْنِيْ، وَعِزَّتِيْ لَاَ فْضَحَنَّكُمْ بَيْنَ أَصْحَابِ الذُّنُوْبِ، انْصَرِفُوْا مَغْفُوْرًا لَكُمْ، فَقَدْ أَرْضَيْتُمُوْنِيْ وَرَضِيْتُ عَنْكُمْ، ۔قَالَ: فَتَفْرَحُ الْمَلَائِكَةُ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِمَا يُعْطِيْ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ اِذَا أَفْطَرُوْا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔(٢٦)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

بیشک جنت کو رمضان المبارک کی آمد کے لئے ایک سال سے دوسرے سال تک سجایا جاتا ہے۔اس میں تجدید کی جاتی ہے۔جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش عظیم کے نیچے ایک ہوا چلتی ہے۔جسے مثیرہ کہا جاتا ہے جس سے جنتی درختوں کے پتے اور دروازے کے پٹ ہلنے لگتے ہیں اور ان میں اتنی خوبصورت آواز پیدا ہوتی ہے جس سے اچھی آواز آج تک کسی نے نہیں سنی پس جنتی حوریں درختوں پر آکر ٹھہر جاتی ہیں اور ندا دیتی ہیں ہے کوئی اللہ تعالی کی

(٢٦)…… مشيخة ابن ابی الصقر، حديث نمبر: ٦٧

طرف نکاح کا پیغام بھیجنے والا تاکہ اس کا نکاح کر دیا جائے پھر وہ کہتی ہیں اے رضوان الجنت یہ کونسی رات ہے تو رضوان الجنت انہیں لبیک کہتا ہے، پھر کہتا ہے اے خیرات حسان! یہ رمضان المبارک کی پہلی رات ہے اس میں امت محمدیہ کے روزے داروں کے لئے جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے اے رضوانِ جنت! جنتوں کے دروازے کھول دے اور اے جہنم کے داروغہ امت محمدیہ ﷺ کے روزے داروں کے لئے جہنم کے دروازے بند کر دے، اے جبریل زمین پر جاؤ اور شیطان مردودوں کو باندھ دو، پیروں میں بیڑیاں ڈال دو اور انہیں سمندر کی تہوں میں پھینک دو تاکہ وہ میرے حبیب ﷺ کی امت میں فساد نہ کریں پھر اللہ تعالی رمضان المبارک کی ہر رات تین مرتبہ ارشاد فرماتا ہے۔

ہے کوئی سوال کرنے والا؟ میں اس کے سوال کو پورا کروں۔

ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ میں اسکی توبہ قبول کروں۔

ہے کوئی بخشش طلب کرنیوالا؟ کہ میں اسے بخش دوں۔

اور ہے کوئی قرض سے خلاصی چاہنے والا؟ تاکہ میں اسے بغیر ظلم کے قرض سے نجات دوں۔

اور فرمایا اللہ کی قسم اللہ تعالی رمضان المبارک کی ہر رات ہزار ہزار بندوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے جب جمعۃ المبارک کی رات ہوتی ہے یا جمعۃ

المبارک کا دن ہوتا ہے ہر گھڑی ہزار ہزار بندوں کو جہنم سے آزادی عطا فرماتا ہے تمام کے تمام وہ ہوتے ہیں جن پر عذاب واجب ہو چکا ہوتا ہے جب رمضان المبارک کی آخری رات ہوتی ہے تو اللہ تعالی اس دن اتنے انسانوں کو جہنم سے آزادی عطا فرماتا ہے جتنے پہلے پورے ماہ میں آزاد کر چکا ہوتا ہے۔

جب لیلۃ القدر آتی ہے تو اللہ تعالی جبریل امین علیہ السلام سے فرماتا ہے فرشتوں کے ایک گروہ کے ساتھ جائے ان کے پاس سبز جھنڈا ہوتا ہے وہ جھنڈا لے کر خانہ کعبہ کی چھت پر گاڑھ دیتے ہیں حضرت جبریل امین کے سو پر ہیں ان میں سے دو پر صرف لیلۃ القدر کو ہی کھلتے ہیں اور ان دونوں کو اس رات پھیلانے میں وہ مشرق سے مغرب تک کو گھیر لیتے ہیں اور جبریل امین پوری امت میں فرشتوں کو پھیلا دیتے ہیں اور وہ ہر قیام کرنے والے، بیٹھ کر ذکر کرنے والے ،نماز پڑھنے والے،اور ذکر کرنے والوں پر سلامتی بھیجتے رہتے ہیں۔ان سے ہاتھ ملاتے ہیں اور انکے دعا مانگنے پر آمین کہتے ہیں یہاں تک کے فجر ہو جاتی ہے۔ جب فجر ہوتی ہے تو حضرت جبریل آمین کہتے ہیں اے فرشتوں کے گروہ اپنی سواریاں لو تو فرشتے حضرت جبریل سے پوچھتے ہیں اے جبریل اللہ تعالی نے امت محمدیہ کے مومنین کے حوائج کا کیا فیصلہ فرمایا ہے؟ تو حضرت جبریل امین کہتے ہیں اللہ تعالی نے ان پر نظر رحمت فرمائی ہے ان سے درگزر فرمایا ہے اور انہیں بخش دیا ہے سوائے چار قسم کے آدمیوں کے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وہ چار قسم کے بندے یہ ہیں شراب پینے والا ، ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا ، قطع تعلقی کرنے والا ، اور مشاحن ، پوچھا گیا یارسول اللہ ﷺ مشاحن کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ڈاکو، جب عید الفطر کی رات آتی ہے اور اسے لیلۃ الجائزہ (یعنی بدلہ کی رات) بھی کہتے ہیں جب عید الفطر کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تبارک وتعالی فرشتوں کو ہر شہر میں بھیجتا ہے وہ زمین پر اترتے ہیں اور قطار بنا کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آوازیں دیتے ہیں جسے انسانوں اور جنوں کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے وہ کہتے ہیں اے امت محمد یہ رب کریم کی طرف آؤ وہ بڑی بخشش عطا فرماتا ہے۔ جب وہ اپنی جگہ پر پہنچ جاتے ہیں (یعنی اپنی نماز کی جگہ پر) تو اللہ تعالی فرماتا ہے اے میرے فرشتو! مزدور کی اجرت کیا ہے جب وہ اپنا کام پورا کر لے؟ تو فرشتے عرض گزار ہوتے ہیں اے ہمارے معبود ہمارے سردار اسکی اجرت یہ ہے کہ تو اسے پورا اجر عطا فرما تو اللہ تعالی فرماتا ہے اے میرے فرشتو میرے گواہ ہو جاؤ میں نے اس کے قیام اور روزوں کا ثواب، اپنی رضا اور اپنی طرف سے مغفرت کے طور پر عطا فرمائی ہے۔

پھر اللہ تعالی فرماتا ہے:

مجھ سے مانگو مجھے میری عزت وجلال کی قسم آج تم مجھ سے آخرت کے بارے میں جو بھی سوال کرو گے میں تمہیں عطا کروں گا اور دنیا کا سوال کرو تو میں

نظر رحمت فرماؤں گا اور مجھے میری عزت کی قسم میں ضرور تمہارے رازوں کو پوشیدہ رکھوں گا۔ اور جو تم مجھ سے ڈرتے رہے اور مجھے میری عزت کی قسم میں تمہیں گناہگاروں کے درمیان رسوا نہیں کروں گا۔ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا تم نے مجھے راضی کیا اور میں تم سے راضی ہو گیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا فرشتے خوش ہو جاتے ہیں اور جو عطا کیا جاتا ہے اس پر خوشخبری دیتے ہیں اس امت کو جب وہ افطار کرتے ہیں۔

روزے دار کی جنت میں مہمان نوازی

۲۷: عَنْ أَبِیْ سُرَیْحَةَ الْغِفَارِیِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: قَدْ أَهَلَّ رَمَضَانُ لَوْ یَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا لَهُمْ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَتَمَنَّى الْعِبَادُ أَنْ یَّكُوْنَ شَهْرُ رَمَضَانَ سَنَةً، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ حَدِّثْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الْجَنَّةَ لَتُزَیَّنُ لِشَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ إِلَى الْحَوْلِ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَیْلَةٍ مِنْهُ هَبَّتْ رِیْحٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ فَصَفَقَتْ وَرَقُ الْجَنَّةِ فَنَظَرَ الْحُوْرُ الْعِیْنُ إِلَى ذَالِكَ فَقُلْنَ: یَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ فِیْ هَذَا الشَّهْرِ أَزْوَاجًا تَقَرُّ أَعْیُنُنَا بِهِمْ وَ تَقَرُّ أَعْیُنُهُمْ بِنَا، فَمَا مِنْ عَبْدٍ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا زَوَّجَهُ اللّٰهُ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ، فِیْ خَیْمَةٍ مِنْ دُرَّةٍ مَحْوَفَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فِیْهِ لَوْنٌ مِنَ الطَّعَامِ یَجِدُ لِآخِرِهِ مِنَ اللَّذَّةِ مِثْلَ مَا یَجِدُ لِأَوَّلِهِ وَ یُعْطِی

زَوْجَهَا مِثْلَ ذَالِكَ عَلَى سَرِيْرٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ عَلَيْهِ سُوَّارَانِ مِنْ ذَهَبٍ مُرَصَّعٍ بِالْيَاقُوْتِ الْأَحْمَرِ هَذَا لِكُلِّ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، سِوَى مَا عَمِلَ مِنَ الْحَسَنَاتِ۔ (۲۷)

ابو سریحہ الغفاری بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

رمضان کا چاند طلوع ہوا ہے، اگر بندے جان لیں کہ اس مہینے میں ان کیلئے کیا کیا اجر ہیں تو تمنا کریں کہ پورا سال ہی ماہِ رمضان ہو۔

بنو خزاعہ کے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ بیان فرما دیجئے۔ فرمایا: ماہِ رمضان کیلئے ایک سال سے دوسرے تک جنت کو مزین کیا جاتا ہے۔ جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش الٰہی کے نیچے سے ہوا چلتی ہے جس سے جنت کے دروازے ہلنے لگتے ہیں۔ حور العین اسے دیکھ کر کہتی ہیں: اے رب کریم! اس مہینے میں ہمارے لئے تیرے بندوں میں سے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے۔ لہذا کوئی ایسا بندہ نہیں جو اس مہینے کے روزے رکھے اور اللہ تعالیٰ اس کا نکاح حور العین سے نہ کرتا ہو، وہ حوریں کھلے منہ والے موتیوں سے بنے خیموں میں جلوہ گر ہوتی ہیں جن کی شان اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے:

---

(۲۷)...... المعجم الكبير للطبراني ، جلد: ۲۲، حديث نمبر: ۹٦۷

''حوریں جو خیموں میں باپردہ ہیں''

ان میں سے ہر عورت پر ستر پوشاکیں ہیں جن کے رنگ جدا جدا ہیں اور ہر ایک کو ستر جداگانہ خوشبوئیں میسر ہیں جو ایک دوسرے جیسی نہیں ہیں۔ ہر عورت (حور) یاقوت سے بنے تختوں پر متمکن ہے جن میں موتی جڑے ہوئے ہیں۔اس میں قسم قسم کے کھانے چنے ہوئے ہیں۔ان کے آخری لقمے کی لذت ویسی ہی ہوگی جیسی پہلے لقمے میں ہے (یعنی وہ کھانے بوسیدہ نہ ہونگے) اور اس عورت کے شوہر کو بھی یہی کچھ عطا کیا جائے گا وہ بھی سرخ یاقوت کے بچھونے پر بیٹھے گا اور اس کے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہونگے جس میں سرخ یاقوت جڑے ہیں، اور یہ سب کچھ صرف روزہ رکھنے کا اجر ہے باقی نیک اعمال کا اجر اس کے سوا ہوگا۔

روزے نور کا بادل بن کر آئیں گے

۲۸: عَنْ قَیْسٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ: اِنَّ کُلَّ یَوْمٍ یَصُوْمُهُ الْعَبْدُ مِنْ رَمَضَانَ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ غَمَامَةً مِنْ نُوْرٍ ، فِیْ تِلْكَ الْغَمَامَةِ قَصْرٌ مِنْ دُرٍّ لَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفَ بَابٍ ، کُلُّ بَابٍ یَاقُوْتَةٌ حَمْرَاءُ۔(۲۸)

حضرت قیس بن جہنی ﷜ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رمضان لمبارک کا ہر دن جس میں بندہ روزہ رکھتا ہے قیامت کے دن وہ نورانی بادل کی صورت میں آئے گا اس بادل میں ایک محل ہوگا جو موتیوں سے بنا

(۲۸)......تخریج گزرچکی ہے۔

ہوگا اس میں ستر دروازے ہوں گے ہر دروازہ سرخ یاقوت سے بنا ہوگا۔

حضور ﷺ نے فرمایا آمین

٢٩: سَلْمَةُ بْنُ وُرْدَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: ارْتَقَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ دَرَجَةً فَقَالَ: آمِيْنْ، ثُمَّ ارْتَقَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ: آمِيْن، ثُمَّ ارْتَقَى الثَّالِثَةَ فَقَالَ: آمِيْن، ثُمَّ اسْتَوَىٰ فَجَلَسَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ عَلَى مَا أَمَّنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ أَتَانِيْ فَقَالَ: رَغِمَ أَنْفُ امْرِئٍ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ آمِيْن، وَرَغِمَ أَنْفُ امْرِئٍ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ إِحْدٰهُمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ آمِيْن، وَرَغِمَ أَنْفُ امْرِئٍ أَدْرَكَ رَمَضَانَ وَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَقُلْتُ آمِيْن۔ (٢٩)

حضرت سلمہ بن وردان کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک کو کہتے سناوہ،فرماتے ہیں:

رسول ﷺ منبر کی ایک سیڑھی پر چڑھے فرمایا آمین، دوسری پر چڑھے تو فرمایا آمین تیسری پر چڑھتے ہوئے بھی یہ ہی فرمایا آمین۔ پھر منبر پر بیٹھ گئے۔ صحابہ کرام نے پوچھا یارسول ﷺ آپ نے آمین کس بات پر کہی فرمایا جبریل علیہ

---

(٢٩)......الغيلانيات، جلد:١، حديث نمبر: ١٨١ ...... مسند البزار، جلد: ٤، حديث نمبر: ٣١٦٨ ...... المطالب العاليه، جلد: ٨، حديث نمبر: ٢٦٥٣

السلام میرے پاس آئے اور فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا گیا اس نے آپ پر درود نہیں بھیجا تو میں نے کہا آمین پھر کہا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے ماں باپ کو پایا یا دونوں میں سے کسی ایک کو پایا لیکن جنت میں داخل نہ ہوا (یعنی انکی خدمت کے سبب جنت کا مستحق نہ ہوا) تو میں نے کہا آمین پھر کہا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا تو اسکو بخشا نہ گیا تو میں نے کہا آمین۔

۳۰: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

رَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنبَرِ فَرَقِیَ الْمِرْقَاةَ الْأُوْلٰى فَقَالَ: آمِيْن، ثُمَّ رَقِیَ الثَّانِيَةَ وَقَالَ: آمِيْن، وَرَقِیَ الثَّالِثَةَ وَقَالَ: آمِيْن، ثُمَّ نَزَلَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ اِنَّكَ رَقِيْتَ الْمِنبَرَ فَقُلْتَ آمِيْن ثَلَاثاً، فَقَالَ: نَعَمْ رَقِيْتُ أَوَّلَ مِرْقَاةٍ فَأَتَانِیْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ أَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَ أَسْحَقَهُ، قُلْ آمِيْن، فَقُلْتُ آمِيْن، ثُمَّ رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ فَأَتَانِیْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ أَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَ أَسْحَقَهُ، قُلْ آمِيْن فَقُلْتُ آمِيْن۔ ثُمَّ رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ فَأَتَانِیْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ اِحْدَاهُمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ أَوْ قَالَ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ، قَالَ سُلَيْمَانُ الشَّكُّ مِنِّیْ أَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَ أَسْحَقَهُ قُلْ آمِيْن،

فَقُلْتُ آمِيْنَ۔(۳۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے ایک سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا آمین دوسری پر چڑھے تو فرمایا آمین تیسری پر چڑھتے ہوئے بھی یہ ہی فرمایا آمین۔

پھر اترے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے منبر پر چڑھتے ہوئے تین بار آمین کہا آپ ﷺ نے فرمایا:

ہاں! جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو حضرت جبریل امین میرے پاس آئے اور کہا اے محمد ﷺ جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے تو اللہ تعالی اسے اپنی رحمت سے دور کردے آپ آمین کہیں تو میں نے آمین کہا پھر میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل امین آئے اور کہا اے محمد ﷺ جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور اپنی بخشش نہ کروائی تو اللہ تعالی اسے اپنی رحمت سے دور کردے آپ ﷺ آمین کہیے، تو میں نے آمین کہا پھر تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام آئے اور فرمایا جس نے اپنے والدین کو پایا یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور جنت میں داخل نہ ہوا (یعنی انکی خدمت کے سبب جنت کا مستحق نہ ہوا) تو اسے اللہ تعالی اپنی رحمت سے دور کردے آپ ﷺ کہیے آمین، میں نے آمین کہا۔

---

(۳۰)......الامالی لابی القاسم الحرفی ، ق: ۲۲٦ ...... القول البدیع، صفحہ: ۱۴۲

آسمان، زمین، پہاڑ، درخت اور حشرات الارض روزے دار کی بخشش کی دعائیں کرتے ہیں

۳۱: عَنْ كَعْبٍ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ قَالَ: يَا مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ، إِنِّي أَفْرَضْتُ الصِّيَامَ عَلَى عِبَادِيْ، وَهُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ، يَا مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ، إِنَّهُ مَنْ وَافَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِيْ صَحِيْفَتِهِ عَشَرَ رَمَضَانَ فَهُوَ مِنَ الْمُخْبِتِيْنَ، وَمَنْ وَافَى بِعِشْرِيْنَ رَمَضَانَ فَهُوَ مِنَ الْأَبْرَارِ، وَمَنْ وَافَى بِثَلَاثِيْنَ رَمَضَانَ فَهُوَ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ عِنْدِيْ، يَا مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ، إِنِّيْ أَمَرْتُ حَمَلَةَ عَرْشِيْ أَنْ يَمَسَّكُوْا عَنِ الْعِبَادَةِ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ، وَأَنْ كُلَّمَا دَعَا صَائِمُوْ رَمَضَانَ أَنْ يَقُوْلُوْا؛ آمِيْنَ، فَإِنِّيْ آلَيْتُ عَلَى نَفْسِيْ أَنْ لَا أَرُدَّ دَعْوَةَ صَائِمِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، يَامُوْسَى إِنِّيْ أُلْهِمُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ السَّمٰوٰاتِ وَالْأَرْضَ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ وَالدَّوَابَّ أَنْ يَسْتَغْفِرُوْا لِصَائِمِيْ رَمَضَانَ ۔(۳۱)

حضرت کعب ﷺ بیان کرتے ہیں بے شک اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے فرمایا:

اے موسیٰ بن عمران! بے شک میں نے اپنے بندے پر رمضان المبارک

(۳۱)......الامالی لابی المطیع المصری، ۱/ق۲۷ ...... الحلیة لابی نعیم، جلد: ۷، صفحہ: ۱۶۔۱۸

کے روزے فرض کیے ہیں۔ بے شک وہ فرمانبرداروں میں سے ہوگا جس کے نامہ اعمال میں قیامت کے دن دس رمضان المبارک کے روزے ہوں گے۔ اور جس کے نامہ اعمال میں بیس رمضان المبارک کے روزے ہونگے وہ ابراروں میں سے ہوگا اور جس کے نامہ اعمال میں تیس رمضان المبارک کے روزے ہونگے وہ میرے نزدیک شہیدوں سے افضل ہے اے موسیٰ بن عمران علیہ السلام جب رمضان المبارک شروع ہوتا ہے تو میں حملۃ العرش (یعنی جن فرشتوں نے عرش کو اٹھا رکھا ہے) کو حکم دیتا ہوں کہ عبادت کو چھوڑ دو اور جب رمضان المبارک کا روزہ دار دعا کرے تو تم آمین کہا کرو۔ بے شک میں نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ میں رمضان المبارک کے روزے دار کی دعا رد نہیں کروں گا اور اے موسیٰ بن عمران، میں نے آسمانوں، زمینوں، پہاڑوں، درختوں اور حشرات الارض کو الھام کردیا ہے کہ وہ رمضان المبارک کے روزہ دار کیلئے بخشش طلب کریں۔

کونسی آسمانی کتاب کس روزے میں نازل ہوئی

۳۲: عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نُزِلَتْ صُحُفُ اِبْرَاهِيْمَ أَوَّلَ لَيْلَةٍ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ وَ أُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ لِسِتٍّ مَضَيْنَ مِنْ رَمَضَانَ وَأُنْزِلَ الْاِنْجِيْلُ لِثَلَاثِ عَشَرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ وَالْقُرْآنُ لِاَرْبَعٍ وَّ عِشْرِيْنَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ۔(۳۲)

(۳۲)......التفیسر لابن جریر، جلد: ۳،صفحہ: ٤٤٦......=

حضرت واثلہ بن اسقع کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحائف رمضان المبارک کی ایک رات گزرنے کے بعد نازل ہوئے، تورات چھ راتیں گزرنے کے بعد، انجیل تیرہ 13 راتیں گزرنے کے بعد اور قرآن کریم رمضان المبارک کے چوبیس راتیں گزرنے کے بعد نازل ہوا۔

پوری زندگی کے روزے بھی قضاء نہیں بن سکتے

۳۳: عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أَفْطَرَ یَوْمًا فِیْ رَمَضَانَ لَمْ یَقْضِ عَنْهُ صِیَامُ الدَّهْرِ، وَإِنْ صَامَهُ۔(۳۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے رمضان المبارک کا ایک روزہ چھوڑ دیا، پھر وہ قیامت روزے رکھتا رہے تو بھی رمضان المبارک کے روزے کی قضا نہیں بن سکتے۔

= التفیسر لابن ابی حاتم، جلد: ۱، صفحہ: ۳۱۰ ...... المعجم الکبیر، جلد: ۲۲، حدیث نمبر: ۱۸۵ ......السنن الکبریٰ للبیهقی، جلد: ۹، صفحہ: ۱۸۸ ...... التفسیر الوسیط للواحدی، جلد: ۱، صفحہ: ۲۸۰ ...... الترغیب والترهیب، جلد: ۲، حدیث نمبر: ۱۸۱۸

(۳۳)......السنن لابی داؤد، جلد: ۲، حدیث نمبر: ۲۳۹۷ ...... المسند للامام احمد، جلد: ۲، صفحہ: ٤٧٠

ماہِ رمضان، ماہِ رحمت ہے

۳۴:عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ:شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرُ الرَّحْمَةِ، تُفْتَحُ فِیْهِ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَتُغَلَّقُ فِیْهِ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رمضان المبارک رحمت کا مہینہ ہے، اس میں رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

۳۵:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : سَیِّدُ الشُّهُوْرِ شَهْرُ رَمَضَانَ، وَسَیِّدُ الْاَیَّامِ یَوْمُ الْجُمُعَةِ۔(۳۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مہینوں کا سردار ماہِ رمضان اور دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے۔

۳۶:عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ، وَمَنْ صَامَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فَكَأَنَّمَا صَامَ اَلْفَ شَهْرٍ لَیْسَ فِیْهِ رَمَضَانَ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:أَحَبُّ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَیَّ مَنْ فَطَرَ صَائِمِیْ رَمَضَانَ، فَاِنَّ جِبْرِیْلَ یُصَافِحُهٗ لَیْلَةَ الْقَدْرِ وَیُسَلِّمُ عَلَیْهِ۔(۳۶)

---

(۳۵)......تخریج گزر چکی ہے۔

(۳۶)......تخریج گزر چکی ہے۔

حضرت سلمان فارسی ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:

جس نے ایمان کی حالت میں نیکی کی نیت کے ساتھ ماہِ رمضان کا روزہ رکھا اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے گئے۔ اور ماہِ رمضان کا ایک روزہ رکھا تو ایسے ہے جیسے غیر رمضان میں ہزار مہینوں کے روزے رکھے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں مجھے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو روزے داروں کا روزہ افطار کرائے۔ بے شک جبریل امین علیہ السلام لیلۃ القدر میں اس کے ساتھ مصافحہ کریں گے اور اس پر سلام بھیجیں گے۔

افطاری کا وقت قبولیت دعا کا وقت ہے

۳۷: عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لِلصَّائِمِ عِنْدَ اِفْطَارِهِ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ۔ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا أَفْطَرَ دَعَا أَهْلَهُ وَوَلَدَهُ وَ دَعَا۔ (۳۷)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد کے واسطے سے دادا سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

وقت افطار روزے دار ایک دعا ضرور شرف قبولیت پاتی ہے اور عبداللہ

---

(۳۷)......المسند للطيالسى، صفحه: ۲۹۹، حديث نمبر: ۲۲۶۲ ...... السنن لابن ماجه، حديث نمبر: ۱۷۵۳ ...... المستدرك، جلد: ۱، صفحه: ۴۲۲

بن عمرو جب روزہ افطار کرتے تو اپنے اہل وعیال کو بلا کر دعا کرتے۔

ماہِ رمضان کی دعا

۳۸: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ۔ وَحَضَرَ رَمَضَانُ۔ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ حَضَرَ رَمَضَانُ، فَمَا أَقُوْلُ؟ قَالَ: قُوْلِيْ: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ، فَاعْفُ عَنِّيْ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں کیا دعا پڑھوں؟ فرمایا: یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ، فَاعْفُ عَنِّيْ۔

قبولت کے تین اوقات

۳۹: سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ: كَانَ يُسْتَحَبُّ ثَلَاثُ مَآبَاتٍ فِي السَّنَةِ عِنْدَ رُجُوْعِ حَجٍّ وَ عِنْدَ رُجُوْعٍ مِنْ غَزْوٍ أَوْ عِنْدَ انْقِضَاءِ شَهْرِ رَمَضَانَ ۔

حضرت سفیان بن وکیع کہتے ہیں میں نے میرے والد کو کہتے ہوئے سنا: سال میں تین مواقع ہیں جنہیں (دعا کیلئے) محبوب سمجھا جاتا ہے، حج سے واپسی پر ، جہاد سے واپسی اور رمضان کا روزہ افطار کرتے وقت۔

۴۰: الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْهِ وَ خَيْثَمَةُ قَالَا: كَانَ يُقَالُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ مَاتَ مِنْ عَامِهِ ذَالِكَ دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔

علاء بن میتب اپنے والد سے اور خیثمہ سے روایت کرتے ہیں دونوں نے فرمایا: (صحابہ وتابعین میں) مشہور تھا کہ جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے پھر اس سال اس کی وفات ہوگئی تو وہ جنت میں گیا۔

نیکی کا اجر اور برائی کا گناہ دگنا ہوتا ہے

٤١: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِتَّقُوْا الْمَآثِمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَإِنَّ الْحَسَنَةَ تُضَاعَفُ فِيْهِ مَالَا تُضَاعَفُ فِيْ غَيْرِهِ، وَكَذٰلِكَ السَّيِّئَاتُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماہِ رمضان میں گناہ کرنے سے بچو، بے شک اس میں نیکی میں اتنے گنا اضافہ ہوتا ہے کہ غیر رمضان میں اتنا نہیں ہوتا اور اسی طرح گناہوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

٤٢: عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ أُمَّتِيْ لَنْ تُخْزِيَ مَا أَقَامُوْا صِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَاخِزْيُهُمْ فِيْ اِضَاعَةِ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: انْتِهَاكُ الْمَحَارِمِ فِيْهِ، مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً زَنٰى أَوْ شَرِبَ لَمْ يَتَقَبَّلِ اللّٰهُ مِنْهُ شَهْرَ رَمَضَانَ، وَلَعَنَهُ اللّٰهُ وَالْمَلَائِكَةُ وَالسَّمٰوَاتُ اِلٰى مِثْلِهِ مِنَ الْحَوْلِ، فَإِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ شَهْرَ رَمَضَانَ، فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنَةٌ يَتَّقِيْ بِهَا النَّارَ،

فَاتَّقُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ، فَإِنَّ الْحَسَنَاتِ تُضَاعَفُ فِيْهِ مَالَا تُضَاعَفُ فِيْ سِوَاهُ، وَكَذٰلِكَ السَّيِّئَاتِ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک میری امت رسوا نہیں ہوگی جب تک رمضان المبارک کے روزے رکھے، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ رمضان کو ضائع کرنے میں بھلا امت کی کیا رسوائی ہے؟ فرمایا: محارم خداوندی سے لاپرواہی برتنا۔ جس نے کوئی برا عمل کیا، زنا کیا یا شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس سے رمضان المبارک (کی عبادات) قبول نہیں فرماتا۔ اور اللہ، اس کے فرشتے، اور آسمانوں (کی مخلوق) پورا سال اس پر لعنت کرتی ہے اور اگر اگلا رمضان آنے سے قبل وہ فوت ہوگیا تو اللہ کے ہاں اس کی کوئی نیکی نہیں جس کے سبب اسے آگ سے پناہ ملے۔ (اے لوگو!) ماہِ رمضان سے ڈرو بے شک اس مہینے میں نیکیوں کا اجر بڑھ جاتا ہے جتنا کہ غیر رمضان میں نہیں بڑھتا اور اسی طرح گناہوں میں بھی (اضافہ ہو جاتا ہے۔)

۴۳: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اس کے تمام اگلے پچھلے گناہوں کو بخش دیا گیا۔

٤٤:عَنْ أَبِیْ أَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ ﷺ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَأَتْبَعَہُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ:فَکَأَنَّمَا صَامَ الدَّھْرَ۔(٤٤)

حضرت ابوایوب انصاری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور ان کے بعد شوال کے چھ روزے بھی رکھ لئے تو ایسے ہی ہے جیسے اس نے پوری زندگی روزے رکھے۔

سحری میں برکت ہے

٤٥:عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: تَسَحَّرُوْا، فَإِنَّ فِیْ السُّحُوْرِ بَرَکَۃً۔(٤٥)

حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سحری کیا کرو بے شک سحری میں برکت ہے۔

٤٦:عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:إِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ

---

(٤٤)......السنن لابی داؤد، جلد:٢،حدیث نمبر: ٢٤٣٣......السنن الکبری للنسائی، جلد: ٢،حدیث نمبر: ٢٨٦٣...... الصحیح لابن حبان معہ الاحسان، جلد: ٥، حدیث نمبر: ٣٦٢٦

(۴۵)......تخریج گزر چکی ہے۔

الْبَرْكَةَ فِيْ السُّحُوْرِ وَالْكَيْلِ۔(٤٦)

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے سحری اور (پورے) تول میں برکت رکھی ہے۔

سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے

٤٧:عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:اِنَّ جُزْءً ا مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءً ا مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ:تَأْخِیْرُ السُّحُوْرِ، وَتَبْکِیْرُ الْفِطْرِ، وَاِشَارَةُ الرَّجُلِّ بِاِصْبَعِهِ فِیْ الصَّلَاةِ۔(٤٧)

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نبوت کے ستر اجزاء میں سے سحری دیر سے کرنا، جلدی افطار کرنا اور نماز میں بندے کا انگلی سے اشارہ کرنا بھی ہے۔

٤٨:عَنْ أَبِیْ قَیْسٍ مَوْلَی عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ،[عَنْ عَمْرٍو]قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :فَصْلُ مَابَیْنَ صَیَامِکُمْ وَصِیَامِ أَهْلِ الْکِتَابِ أَکْلَةُ السَّحَرِ۔(٤٨)

(٤٦)......موضح اوهام الجمع والتفريق، جلد: ١ صفحه: ٤٦٢ ......مسند الشاميين، جلد٤ ١،حديث نمبر: ٧٢٤

(٤٧) ......المصنف لعبد الرزاق، جلد: ٢،حديث نمبر: ٣٢٤٦

(٤٨)......المسند للاما م احمد، جلد: ٤،صفحه: ٢٠٢ ...... >

حضرت عمرو بن عاص کے غلام ابو قیس، حضرت عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمہارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔

افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے

۴۹: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ نُّعَجِّلَ الْإِفْطَارَ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افطار میں جلدی کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

۵۰: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوْا الْفِطْرَ۔(۵۰)

حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

۵۱: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:

<......الصحيح لمسلم، حديث نمبر: ۱۰۹۶

(۵۰)......المصنف لعبد الرزاق، جلد:۴، حديث نمبر: ۷۵۹۲، المعجم الكبير للطبراني، جلد:۶، حديث نمبر: ۵۹۶۲

يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اِنَّ أَحَبَّ عِبَادِیْ اِلَیَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا۔(۵۱)

حضرت ابو ہریرہ ﷜ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندوں میں مجھے سب سے محبوب وہ شخص ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔

لیلۃ القدر کس عشرے میں ہوتی ہے

۵۲:عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِیْهِ یُبْلِغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ:رَأٰی رَجُلٌ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :أرٰی رُؤْیَاکُمْ قَدْ تَوَاطَئَتْ عَلٰی هٰذَا، فَاطْلُبُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ۔(۵۲)

حضرت سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں،وہ کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کوخبر دی گئی کہ ایک شخص نے لیلۃ القدر کو آخری عشرہ میں دیکھا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں دیکھتا ہوں کے آپ کے خواب اس پر متفق ہو گئے ہیں بس اسے

(۵۱)……المسند للامام احمد ، جلد: ۲، صفحہ: ۲۳۷۔۲۳۸ …… الجامع للترمذی ، جلد: ۳، حدیث نمبر: ۷۰۰

(۵۲)……السنن الکبری للبیھقی ، جلد: ٤،صفحہ: ۳۰۸ ……الصحیح لابی عوانہ ، جلد: ۲،ق:۲۱۳ …… الصحیح لمسلم، جلد: ۲،صفحہ: ۸۲۳

آخری عشرہ میں تلاش کیا کرو۔

٥٣: عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: أُرِيَ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَنَامِ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَئَتْ أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ۔(٥٣)

حضرت نافع ﷺ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ کو خواب میں لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری سات دنوں میں دکھائی گئی تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا:

میرا خیال ہے تمہارے خواب اس پر متفق ہو گئے ہیں کہ یہ آخری سات دنوں میں ہے جو اس کا متلاشی ہو وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

٥٤: عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيْهِ قُلْتُ لِأَبِيْ ذَرٍّ سَأَلْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ أَنَا كُنْتُ أَسْأَلُ عَنْهَا، يَعْنِيْ: فِيْ رَمَضَانَ أَوْ فِيْ غَيْرِهِ؟ فَقَالَ: لَا بَلْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَتَكُوْنُ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ مَا كَانُوْا فَإِذَا قُبِضَتِ الْأَنْبِيَاءُ وَ رُفِعُوْا

---

(٥٣)......السنن الکبریٰ للنسائی، جلد: ٢، حدیث نمبر: ٣٣٩٨

رُفِعَتْ مَعَهُمْ؟ أَوْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ؟ قَالَ :لَا بَلْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَالَ: قُلْتُ: فَأَخْبِرْنِيْ فِيْ أَيِّ شَهْرِ رَمَضَانَ هِيَ؟ قَالَ: اِلْتَمِسُوْهَا فِيْ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالْعَشْرِ الْأَوَلِ وَحَدَّثَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَ حَدَّثَ فَاهْتَبَلْتُ غَفْلَتَهُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ فِيْ أَيِّ عَشْرٍ هِيَ قَالَ: اِلْتَمِسُوْهَا فِيْ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَلَا تَسْئَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا ، ثُمَّ حَدَّثَ ، وَحَدَّثَ فَاهْتَبَلْتُ غَفْلَتَهُ فَقُلْتُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِحَقِّيْ عَلَيْكَ لَتُحَدِّثَنِيْ فِيْ أَيِّ الْعَشْرِ هِيَ فَغَضَبَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَضَبًا مَا غَضَبَهُ عَلَيَّ مِنْ قَبْلُ وَ لَا بَعْدُ ثُمَّ قَالَ: اِلْتَمِسُوْهَا فِيْ السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ وَلَا تَسْئَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا ۔(٥٤)

حضرت مالک بن مرثد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں

میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا ہے؟

فرمایا: ہاں میں پوچھا کرتا تھا میں دوسرے صحابہ اکرام کی بنسبت اس بارے میں سوال کرنے میں تیز تھا تو میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ... قدر کے بارے میں بتایئے وہ رمضان میں ہے یا کسی اور ماہ میں؟ تو

---

(٥٤)...... السنن الکبریٰ للبیھقی ، جلد: ٤، حدیث نمبر: ٣٠٧ ...... السنن الکبریٰ للنسائی ، جلد: ٢، حدیث نمبر: ٣٤٢٧

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں وہ رمضان المبارک میں ہی ہے میں نے پوچھا اے اللہ کے نبی! یہ پہلے انبیاء کے ساتھ ہی ہوتی تھی تو کیا جب انکی ارواح کو قبض کر لیا گیا تو ان کے ساتھ یہ بھی اٹھالی گئی یا قیامت تک رہے گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ قیامت تک رہے گی۔ تو میں نے پوچھا یہ رمضان المبارک کے کس عشرہ میں ہوتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو پھر رسول اللہ ﷺ باتیں کرنے لگ گئے میں نے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے پوچھا یہ کس عشرہ میں ہے اے اللہ کی نبی؟ آپ ﷺ نے فرمایا اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو اور اس کے بعد کسی چیز کا سوال نہ کرنا پھر آپ ﷺ باتیں کرنے لگ گئے میں نے آپ ﷺ کی بے دھیانی کو غنیمت جانتے ہوئے پوچھا یا رسول ﷺ میں آپ کو اپنے حق کی قسم دے کر کہتا ہوں جو میرا آپ پر ہے مجھے بتائیے یہ کس عشرہ میں ہے تو رسول اللہ ﷺ مجھے اتنا شدید غصہ ہوئے کہ نہ تو اس سے پہلے کبھی اتنا غصہ کیا نہ اس کے بعد کبھی کیا۔ پھر فرمایا آخری سات راتوں میں تلاش کرو اور اب اس کے بعد کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرنا۔

لیلۃ القدر کی فضیلت

۵۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔(۵۵)

---

(۵۵)......اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

حضرت ابوھریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے ایمان کی حالت میں نیکی کی نیت سے لیلۃ القدر کی رات قیام کیا اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

٥٦: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ دَخَلَ عَلَيْكُمْ، وَهُوَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُبَارَكُ، فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ، وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا كُلُّ مَحْرُوْمٍ۔(٥٦)

حضرت انس بن مالک ﷛ بیان کرتے ہیں جب رمضان المبارک شروع ہوتا تو رسول ﷺ فرماتے:

یہ جو مہینہ شروع ہوا ہے یہ اللہ تعالی کا مبارک مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جو اس سے محروم رہ گیا تو اسے تمام بھلائی سے محروم کر دیا گیا اور اسکی بھلائی سے بد بخت ہی محروم رہتا ہے۔

٥٧: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ: اِنِّيْ رَأَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ حَتّٰى تَلَاحِيْ رَجُلَانِ فَرُفِعَتْ، فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔(٥٧)

---

(٥٦)......السنن لابن ماجه، جلد: ١، حديث نمبر: ١٦٤٤

(٥٧)......اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان میں ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

مجھے یہ رات دکھائی گئی تھی حتی کہ دو آدمی آپس میں جھگڑے تو وہ اٹھالی گئی ،اب تم اسے انتیسویں، ستائیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو۔

سمندر میٹھا ہو گیا

۵۸: عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ غُلَامٌ لِعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ: يَا سَيِّدِيْ اِنَّ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ ، يَعْنِيْ شَهْرَ رَمَضَانَ، لَيْلَةً يَعْذُبُ فِيْهَا الْبَحْرُ ،قَالَ: فَاِذَا كَانَ ذَالِكَ فَاٰذِنِّيْ قَالَ: فَاٰذَنَهُ فَاِذَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةُ الْفُرْقَانِ۔

حضرت حسن ﷺ بیان کرتے ہیں کہتے ہیں حضرت عثمان بن ابوالعاص کے غلام نے کہا اے میرے سردار بے شک اس ماہ میں یعنی رمضان المبارک میں ایک رات ایسی ہے جس میں سمندر میٹھا ہو جاتا ہے، تو آپ نے کہا: جب ایسا ہو تو مجھے خبر دینا۔ پھر جب ایسا ہوا تو غلام نے آکر آپ کو خبر دی تو وہ رمضان المبارک کی 17ویں رات تھی لیلۃ الفرقان۔ (غزوہ بدر کی رات)

آخری طاق راتوں میں تلاش کرو

۵۹:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ يَعْنِيْ: لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فِيْ

تَاسِعَةٍ تَبْقِیْ ، فِیْ سَابِعَةٍ تَبْقِیْ، فِیْ خَامِسَةٍ تَبْقِیْ۔(۵۹)

حضرت ابن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں بے شک نبی ﷺ نے فرمایا:

تم اسے رمضان المبارک کے آخری دس راتوں میں تلاش کیا کرو، یعنی لیلۃ القدر کو اکیسویں رات تیئس کی رات یا پچیس کی رات کو۔

۶۰: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَ بَزَغَ الْقَمَرُ كَأَنَّهٗ فَلْقُ جَفْنَةٍ قَالَ :اَللَّیْلَةُ لَیْلَةُ الْقَدْرِ۔(۶۰)

حضرت علی ﷺ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نکلے جب چاند چمک رہا تھا گویا کے وہ بڑے پیالہ کی طرح تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا آج کی رات لیلۃ القدر ہے۔

۶۱: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ: خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ: اِنِّیْ رَأَیْتُ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ حَتّٰی تَلَاحِیْ رَجُلَانِ فَرُفِعَتْ فَالْتَمِسُوْهَا فِی التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔(۶۱)

---

(۵۹)……الصحیح للبخاری ، حدیث نمبر: ۲۰۲۱ …… السنن الابی داؤد، جلد: ۲، حدیث نمبر: ۱۳۸۱

(۶۰)……اخبار اصبهان لابی نعیم ،جلد: ۲، صفحه: ۱۹۱ ……زیادات المسند ، جلد: ۱، صفحه: ۱۰۱ …… المسند لابی یعلی، جلد: ۱، حدیث نمبر: ۵۲۱

(۶۱)……الموطا للامام مالك ، جلد: ۱، حدیث نمبر: ۸۸۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس رمضان المبارک میں تشریف لائے اور فرمایا میں نے یہ رات یعنی (لیلۃ القدر) دیکھی حتی کہ دو آدمی جھگڑا کرنے لگے تو وہ اٹھا لی گئی پس تم اسے 29، 27، اور 25 رات میں تلاش کرو۔

٦٢: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: إِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَإِنَّهُ تَلَاحَى فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَرُفِعَتْ، وَعَسَى أَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ، فَالْتَمِسُوْهَا فِي التِّسْعِ وَالسَّبْعِ وَالْخَمْسِ۔(٦٢)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تا کہ لیلۃ القدر کی خبر دیں پس مسلمانوں میں سے دو شخص جھگڑا کرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک میں تمہیں لیلۃ لقدر کی خبر دینے کے لئے آیا تھا فلان، فلاں کے جھگڑا کرنے کی وجہ سے وہ اٹھالی گئی ہے قریب تھا کہ وہ تمہارے لئے بہتر ہوتی پس تم اسے 29، 27، اور 25 رات میں تلاش کرو۔

٦٣: عَنْ أَبِي سَلْمَةَ قَالَ: تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي نَفَرٍ مِنْ

(٦٢)......السنن الکبریٰ للنسائی، جلد:٢، حدیث نمبر: ٣٣٩٤

قُرَيْشٍ فَأَتَيْتُ أَبَا سَعِيْدٍ ، وَكَانَ لِيْ صَدِيْقًا ، فَقَالَ: أَلَا تَخْرُجُ بِنَا النَّخْلِ فَخَرَجْنَا وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَهُ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِيْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ ، اِعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَخَطَبَنَا صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ فَقَالَ: إِنِّيْ رَأَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّيْ نَسِيْتُهَا أَوْ نُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِيْ وِتْرٍ فَمَنْ كَانَ اِعْتَكَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلْيَرْجِعْ وَرَأَيْتُ كَأَنِّيْ أَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَ طِيْنٍ قَالَ: فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً وَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمُطِرْنَا حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ۔ وَكَانَ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ۔ وَ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُهُ يَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَ طِيْنٍ حَتَّى رَأَيْتُ فِيْ جَبْهَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ۔ أَوْ قَالَ: أَثَرَ الطِّيْنِ فِيْ جَبْهَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ۔(٦٣)

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم قریش کے ایک گروہ میں لیلۃ القدر کے بارے میں مذاکرہ کیا تو میں حضرت ابوسعید حذری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ میرے دوست تھے انہوں نے کہا میرے ساتھ کھجوروں کے باغ کی طرف چلو گے؟ ہم باغ کی طوف چلے آئے کیونکہ ان کو بھوک لگی تھی۔

---

(٦٣)......المسند للطیالسی ، صفحہ: ٢٩١، حدیث نمبر: ٢١٨٧ ...... الصحیح للبخاری ، حدیث نمبر: ٨١٣ ...... الصحیح لمسلم، جلد: ٢، صفحہ: ٨٢٦

میں نے ان سے کہا مجھے لیلۃ القدر کے بارے میں خبر دیجئے کیا آپ نے نبی علیہ السلام سے لیلۃ القدر کا تذکرہ سنا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا تو رسول اکرم ﷺ نے بیسویں رمضان المبارک کی صبح ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ بیشک میں نے لیلۃ القدر کو دیکھا اور میں بھول گیا ہوں یا وہ مجھے بھلا دی گئی ہے پس تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ جو شخص رسول ﷺ کے ساتھ اعتکاف کر رہا تھا اسے چاہئے کہ لوٹ جائے میں نے دیکھا ہے میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوٹ آئے اور ہم نے آسمان پر کوئی بادل وغیرہ نہیں دیکھے (اچانک) بادل آئے اور ہم پر برسنے لگے یہاں تک کے مسجد کی چھت بہنے لگ پڑی اور وہ کھجور کے خوشوں سے بنی ہوئی تھی پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو میں نے دیکھا آپ ﷺ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہے تھے یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پیشانی مبارک پر مٹی کا نشان دیکھا یا پھر آپ نے کہا کہ میں نے مٹی کے نشان کو رسول ﷺ کی پیشانی مبارک میں دیکھا۔

٦٤: عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُجَاوِرُ فِیْ رَمَضَانَ الْعَشَرَ الَّتِیْ فِیْ وَسْطِ الشَّهْرِ فَإِذَا کَانَ حِیْنَ یَمْسِیْ مِنْ عِشْرِیْنَ لَیْلَةً تَمْضِیْ وَ یَسْتَقْبِلُ إِحْدٰی وَ عِشْرِیْنَ رَجَعَ

اِلَى مَسْكَنِهِ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ جَاوَرَ مَعَهُ ثُمَّ اِنَّهُ أَقَامَ فِيْ شَهْرٍ جَاوَرَ فِيهِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا، فَخَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ بِمَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ: اِنِّيْ كُنْتُ أُجَاوِرُ هٰذَا الْعَشْرَ ، ثُمَّ قَدْ بَدَا لِيْ أَنْ أُجَاوِرَ هٰذَا الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اِعْتَكَفَ مَعِيْ فَلْيَلْبِثْ فِيْ مُعْتَكَفِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا فَابْتَغُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَابْتَغُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَأَيْتُنِيْ فِيْ صَبِيْحَتِهَا أَسْجُدُ فِيْ طِيْنٍ وَّ مَاءٍ ، قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ : فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَأَمْطَرَتْ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِيْ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ اِحْدٰى وَ عِشْرِيْنَ ، فَبَصُرَتْ عَيْنَيَّ نَظَرْتُ اِلَيْهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُبْتَلٌّ طِيْنًا وَ مَاءً وَوَضَعَ اِصْبَعَهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ وَيَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ۔(٦٤)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے جب رمضان المبارک کی بیس راتیں گزر جاتیں اور اکیسویں رات آتی تو آپ ﷺ اپنے گھر لوٹ جاتے اور آپ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کرنے

---

(٦٤) ......السنن المجتبیٰ للنسائی ، جلد: ٣،حدیث نمبر: ١٣٥٥ ......السنن الکبریٰ للنسائی ، جلد: ٢ ،حدیث نمبر: ٣٣٤٢

والے بھی اپنے اپنے گھر کو لوٹ جاتے پھر ایک دن آپ ﷺ اس رات کھڑے ہوئے جس رات آپ گھر لوٹتے تھے اور لوگوں کو خطبہ دیا اور اس چیز کا حکم دیا جو اللہ تعالی نے چاہا۔ پھر فرمایا میں اس عشرہ میں اعتکاف کیا کرتا تھا پھر میرے لئے ظاہر کیا کہ میں اس آخری عشرہ میں اعتکاف کروں بس جو شخص میرے ساتھ اعتکاف میں تھا وہ اپنے اعتکاف میں ٹھہرا رہے تحقیق میں نے اس رات (یعنی لیلۃ القدر) کو دیکھا ہے اور میں بھول گیا ہوں پس تم اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو اور اسے ہر وتر رات میں تلاش کرو تحقیق میں نے دیکھا ہے کہ میں اس صبح مٹی اور پانی میں سجدہ کروں گا۔

حضرت ابو سعید فرماتے ہیں:

اس رات بادل گرجا اور بارش برسی اور مسجد کی چھت رسول اللہ ﷺ کے مصلے پر ٹپکنے لگی، یہ اکیسویں رمضان کی رات تھی۔ پس میری آنکھیں آپ کو دیکھ رہی تھیں کہ آپ ﷺ صبح کی نماز سے پھرے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک مٹی اور پانی سے آلودہ تھا تو آپ ﷺ نے آنکھوں پر انگلی اور پیشانی پر ہاتھ رکھ لیا۔

لیلۃ القدر ستائیسویں شب ہے

٦٥: عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: سَأَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَحَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ، قُلْتُ: بِمَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ؟ فَقَالَ: بِالْآيَةِ اَوْ بِالْعَلَامَةِ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ ﷺ :اِنَّهَا تُصْبِحُ فِيْ ذٰلِكَ تَطْلَعُ الشَّمْسُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ۔(٦٥)

حضرت زر بن حبیش ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا انہوں نے قسم کھائی اور فرمایا یہ ستائیسویں رمضان المبارک کی رات ہی ہے میں نے کہا آپ یہ کیسے کہہ رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا اس نشانی یا علامت کی بنا پر جو رسول ﷺ نے بتائی تھی ''اس کی صبح سورج بغیر شعاعوں کے طلوع ہوتا ہے۔''

٦٦:عَنْ زِرٍّ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ فِيْ نَفَرٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ وَأَيْمَ اللّٰهِ اِنْ حَرَّضَنِيْ عَلَى الْوِفَادَةِ اِلَّا لُقِيُّ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ لَقِيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَكَانَا جَلِيْسَيَّ وَ صَاحِبَيَّ فَقَالَ لِيْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: مَا تُرِيْدُ أَنْ تَدَعَ مِنَ الْقُرْآنِ آيَةً اِلَّا سَأَلْتَنِيْ عَنْهَا؟ قَالَ: وَكَانَتْ فِيْ أُبَيٍّ شَرَاسَةٌ فَقُلْتُ أَبَا الْمُنْذِرِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ أَخْبِرْنِيْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَاِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْهَا، قَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَوَاللّٰهِ لَقَدْ عُلِمَ أَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ وَلٰكِنَّهُ عُمِّيَ عَنِ النَّاسِ لِكَيْلَا يَتَّكِلُوْا عَلَيْهِ وَالَّذِيْ أَنْزَلَ

---

(٦٥)......السنن الكبرىٰ للبيهقي، جلد: ٤، صفحه: ٣١٢

الْكِتَابَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ اِنَّهَا لَفِى رَمَضَانَ وَاِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ ، فَقُلْتُ: اِنِّىْ عَلِمْتُ ذَالِكَ يَا أَبَا الْمَنْذَرِ؟ قَالَ بِالْآيَةِ الَّتِىْ أَنْبَأَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لِزِرٍّ: مَا الْآيَةُ يَا أَبَا مَرْيَمَ؟ قَالَ: تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى طَلَعَ لَا شُعَاعَ لَهَا كَأَنَّهَا طَسْتٌ حَتّٰى تَرْتَفِعَ قَالَ زِرٌّ: فَرَمَقْتُهَا مِرَارًا لَا شُعَاعَ لَهَا حَتّٰى تَرْتَفِعَ۔ (٦٦)

حضرت زر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں ایک گروہ کے ساتھ نکلا جو اہل کوفہ سے تعلق رکھتا تھا اللہ کی قسم مجھے رسول ﷺ کے مہاجر اور انصاری صحابیوں کی ملاقات نے اس سفر پر ابھارا، کہتے ہیں جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو میں حضرت ابی بن کعب اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما سے ملا وہ میرے ساتھ بیٹھا کرتے تھے میرے دوست تھے حضرت زر کہتے ہیں مجھے ابی بن کعب نے کہا:

آپ چاہیں تو قرآن مجید کی کسی آیت کے بارے میں مجھ سے پوچھ سکتے ہیں، راوی کہتے ہیں حضرت ابی کی طبیعت میں سختی تھی۔ میں نے کہا:

ابو منذر! اللہ تعالی آپ پر رحم کرے مجھے لیلۃ القدر کے بارے میں بتائیے، بے شک حضرت ابن مسعود کہتے ہیں جو پورا سال قیام کرے (یعنی راتوں کو نفل پڑھے) وہ اس رات تک پہنچتا ہے؟ فرمایا:

---

(٦٦)...... المسند للاما م احمد، جلد: ٥، صفحہ: ١٣١

اللہ ابوعبدالرحمٰن (حضرت عبداللہ بن مسعود کی کنیت ہے) پر رحم کرے، بے شک وہ جانتے ہیں کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک میں ہوتی ہے لیکن انہوں نے لوگوں سے اس لئے چھپائی کہ کہیں لوگ (عبادات میں) سست نہ ہو جائیں۔ اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ پر کتاب نازل فرمائی، بے شک یہ رات رمضان المبارک میں ہی ہے اور اس بات میں بھی شک نہیں کہ یہ ستائیسویں رات ہے۔

میں نے کہا: اے ابوالمنذر! آپ کیسے جانتے ہیں؟

فرمایا: اس نشانی کے ذریعے جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمائی ہے (راوی کہتے ہیں) میں نے زر سے پوچھا اے ابومریم! وہ نشانی کیا ہے؟ کہا: اس رات کے بعد بغیر شعاؤں کے سورج طلوع ہوتا ہے اور ایک طشت کی مانند ہوتا ہے حتیٰ کہ بلند ہو جائے۔ زر کہتے ہیں: میں نے کئی بار اس پر غور کیا، اس کی شعاع نہیں ہوتی جب تک کہ بلند نہ ہو جائے۔

٦٧: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔(٦٧)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ رمضان کے آخری عشرے میں قیام کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمالی۔

---

(٦٧)……المسند، جلد: ٢، صفحہ: ٢٨١ ……المصنف لعبد الرزاق، جلد: ٤، حدیث نمبر: ٧٦٨٢ ……الجامع للترمذی، جلد: ٣، حدیث نمبر: ٧٩٠ ……السنن الکبری لنسائی، جلد: ٢، حدیث نمبر: ٣٣٣٥

شرح
مائة عامل
مترجم
علامہ مفتی حافظ عبدالغفار سیالوی
پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795
پروگریسو بکس

معین النظر
مترجم
علامہ مفتی حافظ عبدالغفار سیالوی
پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795
پروگریسو بکس

نورِ حق
مترجم
علامہ مفتی حافظ عبدالغفار سیالوی
پروگریسو بکس لاہور
یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795
پروگریسو بکس لاہور

محدثین کرام
کے
حالات و واقعات
مترجم
علامہ امجد علی قادری
پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ۰ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار ۰ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

کلام
بیدم شاہ وارثی
محمد عون المصطفیٰ قادری
پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ٥ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار ٥ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

ماہِ رمضان

ہماری خطائیں اور اصلاح